

۵۷۸۹۷

حقیقت سادات

۵۷۹۱

اموی سیاست



مکتبہ دارالعلوم
پنجاب
لاہور

تفہیم القرآن

ترجمہ و تفسیر
مکتبہ دارالعلوم
لاہور

در مطبع نظامی واقع و کتور یا اسٹریٹ لکھنؤ طبع شد

سادات بنی فاطمہ کے دوستدارو

جیسی زمانہ کی ضرورت دہی ہماری خدمت ملاحظہ کرو

ایک اسلام میں بھاسے ایک دوز بردست مذہب مکی دشیعہ چار شریف
تو میں سید شیخ مغل پٹھان اور بت سے رذیل پیشے جا بجا نظر آتے ہیں انہیں
کچھ صرف آل رسول والہ بیت کے ذاتی ہیں تو بت سے چار یاری دم لگاتے
ہیں ایسے غلط سمجھتے ہیں اس بات کی نادانیوں کے سامنے خاص کر خیلانے کی
سمت ضرورت ہوئی کہ وہ پہلے آل رسول والہ بیت کو جانیں کہ وہ کون ہیں
اصحاب رسول کون تھے اور دونوں کو رسول سے کیا علاقہ تھا۔

(د) مسلمانوں کی چاروں شریف قوموں میں شیعہ مذہب کس قوم سے خاص
ہے اور مذہب سنی والہ کس کس قوم اور رذیل پیشوں سے مخصوص ہے
ان کی درسیانی گفتگیاں ہر اک طالب حق پر عیاں ہو جائیں گے سامنے
حق و باطل میں اسی تیز ہو جائے کہ وہ حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھیں
اسی قدر کافی ہے خواہ وہ اپنے باطل کو نہ چھوڑیں وہ بات دوسری ہے
پس اسے براہ ایمانی اپنے حسینی مشن کی ایسی مطبوعہ کتب کی جلد قدر کر د
خریاری میں پس و پیش نہ کر د۔ تا مقدور بہت سے رسالے خرید کر
اپنے پرائیوں کو مفت بٹاؤ اپنے المہ کو خوش کر د۔

۱۵۔ جنوری ۱۹۳۲ء

سرفہ اجیت و حقیقت سادات ایک نئی چیز جلد منگا لے۔ قیمت ۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 ۴۸۲
 منصف الحق پسند و نکی خدمتیں
 واجبہ عرض ہے

کہ اس کتاب کو اول تا آخر عالی مرتبت سے تمہارا اس وقت تک کے واسطے
 نکال کر بغور ملاحظہ فرمائیں جو امر اپنے خلاف مزاج خلاف اعتقاد اس میں
 پائیں تو ہذا اس کتاب کو نفرت سے نہ دیکھیں بغیر ختم کیے نہ بیجوڑ میں
 بخلاف خدا انصاف سے کام لیں اسکی تحقیق ان کتابوں سے کریں کہ جنکے
 نام میں اربع میں حقیقہ الزام دنیا یا حقیقہ برا کہنا ہو وہ ان کتابوں
 کے مصنف عالموں اور راویوں کو دیں کہ جنہوں نے اپنے مذہب اعتقاد
 کے خلاف مضرب باتیں اور اہلبیت کی اطاعت و خلافت ثابت کرنیوالی
 مصنف باتیں دونوں اپنی کتابوں میں درج کر دی ہیں جن سے خدا سے زبرد
 انجام کے درست کرنے والے بحسب مرضی خدا اور رسول اہلبیت کے صراطِ مستقیم
 کو حاصل کر لیتے اور کو رائے تقلید کرتے والے حق و انصاف کو بالائے
 طاق رکھ کر اپنے آبائی اعتقاد پر بدستور جمے رہنے کو برحق اور عین مرضی
 خدا اور رسول جانتے ہیں۔

ہم اپنے ناواقف نادان بھائیوں کے سامنے موافق اور مخالف تھیں
 اس لیے خدا سے ڈر کر ظاہر کرنے میں کہ ہمارے ناواقف بھائی ابھی بڑی باتوں
 سے واقف ہو کر راہِ صواب حاصل کرنے کی بابت ذاتی رائے لگانے کی
 جرات کر سکیں اور آجانی کفر کی بڑائیاں چھوڑنے اور اسلام کی
 اچھائیاں معلوم کر کے اختیار کرنے پر اصحاب رسول کی طرح ہمت کر سکیں
 نجات کی خاطر تبادول خیالات کو کتابوں سے مذہبی حقیقات کو عیب نہ
 سمجھیں۔ آپس میں نفرت بغض و عداوت اور ازیت رسائی سے بچیں۔
 ہر شخص اپنا اعتقاد دلیل سے کراہی قبر میں سودے لگا۔ اور بعد خدا و رسول
 کی محبت امامت کا سوال ہو حسن حسین و دیگرانہ کے سب مردوں سے ہو گا
 جمالی خلافت امامت کا قائل نہیں تو وہ ہرگز نہ بننا جائے گا اگر اسکے
 جنازہ کو ہزاروں نے مل کر دفن کیا ہو اور ہر رسول کے اہلبیت کی حفاظت
 خلافت امامت پر مرا ہے اسکے جنازہ کو غسل و کفن نہ ملے۔ نہ نماز یا کہ قبر
 بھی میرے ہو تو یہ اور پری بانیں اسکے نجات اور مغفرت حاصل کرنے میں
 ضرر نہ پہنچائیں گی۔

حصہ اول

حقیقت سادات و معرفت الہدیت از کتب المسنت

(۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم | ارشاد رسول ہے کہ ہر کام سے پہلے بسم اللہ کر دو۔ تو کام پورا ہو گا اور نہ کوئی گم ہو گا۔ تو کام خراب ہو جائے گا جیسے بسم اللہ دنیا کے تمام جائز و حلال کاموں کو فتح اور کامیاب کرنے کا باعث اور قرآن کی سورہ نوبہ مجیدہ شہادت پڑھنے اور اس کے کھولنے کی کنجی ہے یا کہ کاموں کے فتح کرنے کا باب ہے تو حضرت علی کا ابن عباس ایسے علیل القدر صحابی رسول سے ایک رات کو بسم اللہ کی تفسیر صحیح تک بیان کرتے ہوئے یہ فرمانا کہ دیکھو ابن عباس مسبقہ ریاضت دنیا بھر کی قرآن میں ہیں وہ بسم اللہ فاتحہ یعنی سورہ حمد میں ہیں اور جو کچھ سورہ فاتحہ میں ہے وہ بسم اللہ میں ہے اور جو بسم اللہ میں ہے وہ بات بسم اللہ میں ہے اور جو بات بسم اللہ میں ہے وہ اس نقطہ میں ہے کہ جو ب کے نیچے دیا جاتا ہے اور وہ نقطہ میں ہوں۔ جس کے مطالب ایک دو نہیں پچاسوں ایسے نکلتے ہیں کہ جن سے بعد خدا رسول فقط علی کی واحد ذات ایسی دکھائی کہ جو تسبیح قرآن یا کہ تمام دنیا کے کروردوں مقاصد مطالب و نتائج کا مرجع و مقصد یا مبداء و منتهی ہو گی جس میں وہ اس علم قرآنی و علم کونی علی جیسے کو زو یا نقطہ میں سماد یا گیا ہوا دھر تو خود حضرت علی اپنے قول سے

ثابت کرو کھاتے ہیں کہ ہر طرح خدا کے نام بسم اللہ سے ساری کام کھلتے
 آسان ہوتے ہیں اسی طرح میرے نام ملی سے جو خدا کا نام ہے زبان پر جاری
 کرنے یا کہ معرفت علی حاصل کرنے سے ہر مخلوق کے مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں
 جس طرح ہر رب کی تہذیب نقطہ سے ہوتی ہے تو مجھے بھی حق و باطل میں دنیا کو
 تیسرے ہو گی اور نقطہ کے بغیر فلاسفہ کا ایک درجہ ہی نہیں بن سکتا تو بعد اہم
 نہیں بن سکتا پس آپ کا مطلب یہ ہے کہ تمام زمین و آسمان کے بننے بگڑنے
 حرکت و سکون کا کیل اور تہذیب تو میرے نقطہ اور ایک نکتہ پر ہے۔ تمام حرکت
 و فرسش کے حالات بعد سے پوچھ لو۔ یہ کیفیت مختصر تو بسم اللہ اور نقطہ بسم اللہ
 کی بیان ہوئی اور رسول نے بھی علی کو دروازہ اور اپنے آپ کو شہر علم فرمایا ہے
 تو اسے مسلمانوں تمام دنیا کے لوگوں میں شہر کا دروازہ ایسا ہو جس کا مختصر بیان
 صرف ب کے نقطہ سے ہوا ہے تو بتاؤ اس شہر کے کیا مسافت ہونگے۔

پس علیؑ جیسے نقطہ کی معرفت و اطاعت پر خدا و رسول اور قرآن و
 احادیث کی معرفت و اطاعت کل عالم کی حقیقت کا مدار ہے جس شہر کے دروازہ
 کی یہ رفعت ہو کہ قلعہ نبوت کا باب بنا دیا جائے تو شہر و قلعہ نبوت کے علم کی اہمیت
 کا اندازہ تو خدا ہی کر سکتا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ کہ جو نالیوں پر نالوں کو
 یا کہ دیوار پھاند لے کر دو ساحتہ سیڑھیاں یا کہ تے تے دروازے لگا لگا کر شہر میں
 بغیر مرنی بغیر قاعدہ کس جانے کو چھوڑ کر علیؑ جیسے لبنہ کھلے دروازہ سے باقاعدہ
 رسول کی قد مبہوسی کریں۔ ورنہ بغیر علیؑ جیسے دروازہ کے مذکورہ بالا صورتوں سے
 شہر میں گھسنے والا ضرور مجرم خدا اور رسول ہو جائے گا۔

(۲۱) سورہ الحمد میں۔

اٰمداً نالصلٰط المستقيم ۵ سے محمد و آل محمد کا طریقہ مراد ہے جسکو
امام ثعلبی نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں مسلم ابن حیان سے زبانی ابو ہریرہ
روایت کی ہے۔ (معالم التنزیل اور النص الجلی) پھر صراط الذین
النعمت علیہم راستہ (طریقہ) ان کا کہ جن پر تو نے اپنی نعمت نازل
کی ہے جن سے محمد و آل محمد مراد ہیں اور اقممت علیکم نعمتی سے خدا نے
نعمت یق کی ہے۔

(۳) ^{۱۲۱-۱۲۲} قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلٰی مُسْتَقِیْمٍ ۵ کہا اللہ نے (شیطان)
کہ یہ سیدھا راستہ ہے کہ جو محمد تک پہنچتا ہے۔ یہ علی کا راستہ سیدھا ہے۔
مناقب خوارزمی میں حضرت خواجه حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ وہ اس
آیت کو صراط علی مستقیم پڑھتے تھے اور اُس میں لکھتے ہیں کہ یہاں علی کا
سیدھا راستہ مراد ہے۔ تفسیر درنثور جلد ۳ مطبوعہ مصر میں علامہ سیوطی نے
رسول سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ حسب طرح انبیاء کے وارث خدا کی کتاب میں
اور نبی کی حدیث کے ہوتے آئے ہیں ایسے ہی تم میرے وارث ہو خدا کی
کتاب اور میری احادیث کے۔ تم میرے بھائی میرے قصر حنبت میں میرے
ہمراہ رہو گے۔

(۴) اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓ اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهٖمَ وَّ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ
علامہ ثعلبی اپنی تفسیر میں اعمش سے اور وہ ابن داکل سے نا قائل ہیں کہ ابن مسعود
کے کلام مجید میں آل عمران کے بعد آل محمد علی العالمین موجود تھا (نص جلی)

(۵) آل النبیین آل محمد | پارہ تیس سو۳۳ سورۃ والصلوات میں خدا سلام علی آل
آل رسول اللہ بیت میں | پسین کلمہ آل محمد آل رسول یعنی الہ بیت سادات
پر سلام بھیجتا ہے۔

امام ہادی اپنی تفسیر میں اور کاہن اور فضل بن زور بیان اپنی کتاب
میں آل النبیین سے مراد آل محمد روایت کرتے ہیں کہ نکل النبیین محمد کا نام ہے
بہر سب کا اتفاق ہے۔

اور سادات قاریوں میں سے ابن عامر - نافع یعقوب کی قراءت میں سجا
الیاسین کے آل النبیین پڑھا ہے اسکی تائید میں دو روایتیں ہیں منگو
ابن عاتق نے - طہرانی نے اور ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس سے روایت
کیا ہے کہ آل النبیین آل محمد ہی ہیں۔ (دیکھو تفسیر و تفسیر علامہ سیوطی جلد
۵ صفحہ ۲۸۶ سطر ۳۶ مطبوعہ مصر۔)

کتاب الہست کنز المعانی میں بحوالہ طہرانی یہ روایت ہے کہ رسول نے
فرمایا الہ بیت سے۔

اصبر و آل یسین فان موعدکم الحبۃ۔ کہ اے آل النبیین تم اپنی ازیتوں
پر صبر کرو کیونکہ تمہارا وعدہ گھاہ منبت ہے۔

(۶) کتاب حسن الانتخاب کے مسئلہ ۱۱ میں ہے حضرت فاطمہ کی اولاد وانباء
سے حضرت کی کہی جاتی ہے خود رسول نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر نبی کی ذریت
میں سے ایک صلب میں خدا نے قرار دی اور میری اولاد علی کے صلب میں قرار دی ہے
یہ خصوصیت صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کے لیے ہے اور کسی صاحبزادی

کے لیے نہیں (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) (اعوان الراہبین و صواعق خرقہ)۔

(۱۶) اہلبیت ہیں سے بارہ اماموں میں امامت منقسم ہے (از نجاشی و مسلم)

(۱۷) اور خطب نماز میں کے سنا تب میں اور یہ علیؑ کی کتاب و حق تعالیٰ

میں سلطان فلاحی سے روایت ہے کہ میں حضرت کی خدمت میں کیا و کونتا ہوں

کہ حضرت کے زانو پر حسین بیٹھے ہیں اور آپؑ کی آنکھوں کو منہ کو چومنے سے

جانتے تھے اور زمانے تھے کہ اسے حسینؑ نو سید ہے اور سید کا بیٹا ہے۔

اور تو امام ہے اور امام کا بیٹا ہے تو محبت ہے اور محبت کا بیٹا ہے اور تو

تو محبتوں کا باپ ہے تو ان کا عالم آل محمدؑ ہے یعنی ہمہ ہی ہے اور

ابن عباس سے روایت ہے کہ آقائے نے فرمایا کہ میں اور علیؑ اور حسینؑ

اور نو شخص اور لا حسینؑ سے معصوم ہو گئے۔ اور یہ فرمایا کہ اولنا محمد

و آخرنا محمد و اوسطنا محمد و کلنا محمد قاتلنا القسط و العدا

نوٹ جبکہ لہجہ اشد کے ب کے نقطہ کو علیؑ نے بتا دیا کہ میں ہوں بغیر میرے

یہ جانتے کسی کلام کی انتہاء و تفسیر نہیں ہو سکتی اور مردوں نے علیؑ کو اپنے

شہر علم کا دروازہ بنا کر علامیہ بتا دیا کہ جو شخص مجھ سے ملے علیؑ جیسے دروازے

کے ذریعہ سے مجھ سے مل سکتا ہے۔ محبت بھاد کے یا دیوار بھانڈ کر دیا کہ انہی

(ایسی ہی بیٹیاں لگا کر میرے پاس نہ آئے ورنہ وہ سرکار اکبری کی تعزیرات

دفن میں نازل ہوں جو کر گزرتا رہا ہے گناہیں سو رہا محمدؑ کی آیت میں

مراد استغفرم سے مراد طریقہ کہ آل محمدؑ پر قائم رہنے کی یا انہوں وقت دعا لکھنے

سے اور مال بستان سے آل محمدؑ اور نفا علیؑ کی اولاد حسینؑ اور اکی معصوم

اور باقی ائمہ رسول اللہ کی اولاد کو ہی ہائے نور امامت و خلافت انوار
رسول اور آیات سے ائمہ ناموں میں منحصر ہونے ان کے اصول اور جمعیت طہ
نما بہت ہونے اور ہر ایک کے امام ہونے کے سبب جو کہ ایک ذات و صفات
کے اعتبار سے متحد ہونے سے ہر ایک شخص کو اپنی پروردگار کی روشنی ہو سکتا ہے
کہ حق خلافت و حکومت کے لیے صرف اہلبیت ہی تر یا تھے اور اسی پر
امامت کے حود سے کے لیے خلاص کر دینا میں پیدا کیے گئے تھے ہر ایک
تسلیم جماعت کو ہی ہر ایک کے کام ہوا رسول خدا نے لیا اور باقیات
پیدا رہنے لگا۔

اور باقی صحابہ کی اطاعت حکومت خلافت طریقہ ہدایت اور اسکے
احکام و اعمال نقطہ ان کی ذاتی ہائے چمکہ کی تفریق میں اور خلافت
کے ایک اصول پر باقی رہے اور دیگر احکام اسلام اصول و فروع کے
جاری کرنے میں بڑا اختلاف ہوتا آیا اور مذہب کی ایجادات بہا ایجادات ہوئی
آئیں اور تائیات چلنے کے اعتقادات ایجادات ہوتے رہ گئے۔

(۹) جناب امیر کے القاب آداب جناب امیر کے القاب سورت زیادہ
میں شہلا نیکہ۔ امیر المومنین۔ امام المومنین مولیٰ المومنین سید المسلمین سید القادریین
سید المومنین سید العرب سید فی الدنیا و آل خرد۔ یسوسب الدین
والمومنین خاتم الوصیین خیر الوصیین امام الاولیا صدیق اکبر قادری
عظیم۔ امام البرہہ قائل العزیز۔ صاحب الایہ العظیمہ الخ۔ اسد اللہ تجہ اللہ
سیف اللہ و فی اللہ سفوف اللہ۔ غلیظہ الرسول۔ شیخ المسلمین و المؤمنین۔

تسمیہ کتاب و ایضاً و آتے ہیں الرسول و تکریر رسول اللہ و غیر البشیر سماح لمؤمنین
و آتے ہیں ایضاً۔ کتاب اہل القلۃ۔ فیل عینے لیسوب الام۔

نوشہ | صرف جناب امیر کے نام القاب خطابات سرکلمات دولت سے
نوشہ نہ یاد رہیں جو کہ غفلت سے کسی دشمن کتب میں موجود نہیں ہوتے
کی مروجہ حال کی کتابوں میں ارجح المطالب مولف صاحب اللہ اور کسی
یا اسن الامتخاب دولت پیر محمد علی سید صاحب کما کوری کے معنی ۴۴
۴۴ میں ملاحظہ کر لیجئے یوں اکثر نام تو مسلمانوں کی زبان پر بھی جاری
ہوتے ہیں۔

القاب و خطاب سرکار عالیہ سے اس کو ملے ہیں کہ جو اپنے نام امتخاب
میں کامیاب ہو کر خود کو کسی حکومت کے لیے اہل ثابت کر چکا ہو ہر گز
انکس کو خواہ خواہ خطاب نہیں ملا کرتے۔

سرکلمات میں ہیں کہ جو عدت اور خطابات ملے ہیں تو وہ کیا بیکار
دیے جاتے ہیں کیا وہ اپنے عدت سے برتینات ہو کر اپنے برابر والوں سے
افضل اور اپنے ماتحتوں پر حکمرانی نہیں کیا کرتے۔

بلکہ دنیا کے چھوٹے بڑے بادشاہوں کے عطا کیے ہوئے خطابات انکے
مردودوں کے لیے بیکار نہایت نہیں ہوتے بقدر اپنے خطابات کے
لمرانی کیا کرتے ہیں تو حضرت علی کے جملہ خطابات عطیہ کر دیے گئے
و صحابہ کیا تمام دین و دنیا کی چیزوں کے حاکم سرور مالک و مقرر کے
نے مسلمانوں کے نزدیک کیوں بیکار نہ ہوتے کہ ان کے اگر طریق

اور باقی ائمہ رسول اللہ کی اولاد کی جائے امامت و خلافت احوال
رسول اور آیات سے باوجود اہل میں منتظر ہونے ان کے موصوم اور محبت خدا
شما بہت ہونے اور ہر ایک کے نام تمام ہونے سب کے سب ہو کر ایک ذات و صفات
کے اعتبار سے متحد ہونے سے ہر ایک نصرت فرامی پر علاوہ بدوش ہو سکتا ہے
کہ حق خلافت و حکومت کے لیے سرت البیت ہی فرمایا تھے اور اسی پر
امامت کے بعد سے کے لیے خلاص کر دینا میں پیدا کیے گئے تھے ہوائت
تبلیغ ہدایت محمدی ہماری رکھنے کا کام بعد رسول خدا نے لیا اور تاقیات
لیتا رہے گا۔

اور باقی صحابہ کی امامت حکومت خلافت طریقہ عبادت اور اسکے
احکام و اعمال نقطہ ان کی ذاتی واسطے پر حق کہ منکلی تقریری میں اور خلافت
کے ایک اصول پر باقی رہے اور دیگر احکام اسلام رسول و فروعات کے
جاری کرنے میں بڑا اختلاف ہوتا آیا اور مذہب کی ایجادات ہر ایجادات ہوتی
آئیں اور تاقیات چلنے کے اعتقادات ایجادات ہوتے رہیں گے۔

(۸) جناب امیر کے القاب آداب | جناب امیر کے القاب سوت زیادہ

ہیں شہداء علیہ السلام۔ امیر المؤمنین۔ امام المومنین مولیٰ المومنین سید المسلمین سید ہاشمیین
سید المرثیین سید العرب سید علی الدنیا و الآخرة۔ یسوسب الدین
والدومنین خاتم الوصیین خیر الوصیین امام الاولیاء محمد بن اکبر فادوق
عظم۔ امام الہدی و خاتم النبیین۔ صاحب الایمان و الخیر۔ سید البشر و خاتم
سبقت البشر و خاتم النبیین۔ خاتم النبیین۔ خاتم النبیین۔ خاتم النبیین۔

تسمیہ الخبۃ والاربعۃ واثنتی عشر فی رسول اللہ وخیالہ بشیر وصالہ فیہ
 باب الکتب ایتیا۔ کتاب اہل القلۃ۔ فیہ یعسوب الامۃ۔

نوشہ [صرف جناب امیر کے نام القاب خطابات سرکار شاہد اور مذہبی سے
 شہادت نہ یاد رہیں جو کہ مفصل طور سے لکھی و شیعہ کتب میں موجود ہیں بہت
 کی مرور بہ حال کی کتابوں میں ارجح المطالب اور لفظ حبیب اللہ امیر تسمیہ کیا
 یا حسن اور انتخاب اور لفظ پیر محمد علی میرزا صاحب کجا کوری کے معنی م ۲ و
 ۳ میں ملاحظہ کر لیجیے یوں اکثر نام تو مسلمانوں کی زبان پر بھی جاری
 رہتے ہیں۔

انتخاب و خطاب سرکار عالیہ سے اُسی کو ملتے ہیں کہ جو اپنے تمام محتاجوں
 میں کامیاب ہو کر خود کو کسی حکومت کے لیے اہل نمائندت کر چکا ہو ہر گز
 ناگس کو خواہ مخواہ خطاب نہیں ملتا کرتے۔

سرکار سے جس جس کو جو عہدے اور خطابات ملتے ہیں تو وہ کیا بیکار
 دیے جاتے ہیں کیا وہ اپنے عہدے پر تعینات ہو کر اپنے برابر والوں سے
 افضل اور اپنے ماتحتوں پر حکمرانی نہیں کیا کرتے۔

بلکہ دُنیا کے چھوٹے بڑے بادشاہوں کے عطا کیے ہوئے خطابات انکے
 عہدہ داروں کے لیے بیکار نمائندت نہیں ہونے لگتے اپنے خطابات کے
 حکمرانی کیا کرتے ہیں تو حضرت علی کے جملہ خطابات عطا کر دیے گئے
 وہ صحابہ کیا تمام دین و دنیا کی چیزوں کے حاکم سرور ہاں انکے مختار و مقرر کیے
 گئے مسلمانوں کے نزدیک کیوں بیکار رہے صرف کر دیے گئے اگر کوئی طیبہ

لاء کی گئی اور نہ ان کے جملہ صفحات کا نام۔ تمام دہوتیوں کی حکومت اور
 نہ ان کی کراہیوں کرنے کے لئے میں یا کہ رسول اور دیگر انبیاء کے مقررہ
 صفحات دنیا کے نور ساتھ پیشہ اور کراہیوں کرنے کے لئے مقرر کیے گئے
 ہیں پرکہ نہیں ہیں سالوں کے نہ ایک واجب الاطاعت ہیں تو پھر ہوا
 کہ ان طلب کر کے رسول کا احکامات علی گاہ ائمہ اربعین امام شافعی مولیٰ ابو حنیفہ
 سید المسلمین سید الصادقین سید ابی الدین سید ابی امامہ صاحب الراۃ
 حمید اللہ۔ مولیٰ اللہ سید العرب و انجم و امیر رسول خلیفۃ الرسول۔
 دوسری رسول۔ امام البرہہ۔ قاتل الکفر و شیخ المہاجرین و الانصار۔
 سیرت اکبر خاتون اعظم سیدتی الدنیا و الآخرہ و غیرہ و غیرہ و انبیا
 آداب مطاکرنا اور اہمیت کی بہت طرف طرف سے فضائل و مناقب
 اوصافہ ساتھ اتحاد و وحدت مناننا اپنی اہمیت کو انکی اطاعت
 قرار دینا مسلمانوں کو بیکار نہ کر دینا چاہیے اور علی کو فقط ان انبیا
 خطابات ہی سے بعد رسول بلا فصل خلیفۃ المسلمین واجب الاطاعت
 ماننا چاہیے۔ یہی خطابات حضرت علی کے خلیفہ بلا فصل امیر المؤمنین ہونے
 کی اسی نہج پر دست مستحکم و گریباں میں کہ جنہوں نے اپنے مقابل اپنے اہمیت
 کے مقابل جہد و جفا کے جہاد کے معتقدین کے اعتقادات و اعمال کو بیکار کر کے
 انکی خلافتوں کو ناجائز کر دیا یہی لوگ اپنے اعتقاد کی طرف میں باطل باتوں
 کو پوچھتے ہیں اور علی اور حسن و حسین کے مقابل دیگر خلفاء کو ہاتھ دے رہے ہیں
 تو وہ پیش خدا و رسول باغی ہو گئے انکی نہایت ہرگز نہ ہو گئے۔

۱۰) علی کے فضائل کا احاطہ مکمل نہیں | بہت سی کتابوں کے علاوہ
 ۱۱) الطرود میں رہی۔ کفایہ النعمہ۔ اربع المخطاب الیہ کوئی تعبیہ الشریعہ
 اور سہری۔ اور حسن الامتخاب کے صفحہ ۴۴ میں مشہور روایت حضرت ابن
 عباس سے ہے۔

قال رسول الله لو كان اليعمر	رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر تمام دنیا سیاحین
من اعداء الاسلام قلاصا وکلاصا	بن جاشین تمام وقت قلم جو عالم تمام ہمارے
کر یا والمحب حشا یا ما اخصوا	تھیں تمام جن صاحب کریں تولد ہو سکتی
۱۲) ثلاث یا یا الحسن	تیسہ فضائل کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

نوٹ حضرت ابن عباس کی روایت سے رسول کا یہ ارشاد کہ اے علی
 میرے فضائل کا احاطہ غلو حیات کی طاقت سے باہر ہے مذکورہ کتب کے علاوہ
 بہت سی کتابوں میں صحیح ملے گا تو صحابہ کا کیا ذکر جبکہ ایمان ہی کا پتہ دشوار
 سہر انبیاء و ملائکہ سے فضل ثابت کر رہے ہیں۔ پھر جو شخص علی کو رسول کا
 خلیفہ بنا افضل تسلیم کرنے کے بجائے صحابہ کو افضل سمجھ کر خلیفہ رسول بنے گا
 ۱۳) مشرک ماں ہو گا۔

۱۴) آیہ وانذر عشیرتک الا قریبین ہمارے رسول نے ہر سرداران عرب کے
 سامنے علی کو کہا کہ قریب اور صی واریث اور خلیفہ ہے۔

۱۵) پنج طبری۔ سند احمد بن حنبل تفسیر عالم استغفری
 ۱۶) بارہ پچیس سورہ زحزوت کی آیت و انت لعلکم الساعۃ یعنی
 بلا شک وہ یعنی علی یا ان کی اور دوسرے امام ہمدی کی ایک بدشگونی ہیں۔

ابن عساکر نے تاریخ غلبہ مذہب خلافتی کے مناقب میں اپنے اسناد کے ساتھ
 جاہلین سے حدیث انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی
 اَنْ تَلِيَا لَعَلَّ السَّاعَةِ يَنْشِئُ الْفَاقِكُ اَللّٰى قِيَامَتُكَى اَكْبَرُ دُشْنِ اِيْسَیْ ۝۱۰۰
 علامہ ابن حجر نے صحاح معمر قمر میں اور صحاح معمری کے فصول المہرب میں اور صحاح معمری
 نے رد المحتار میں روایت کی ہے کہ یہ آیت امام عسکری آخر الزماں کے بارے میں نازل
 ہوئی۔

(۱۱) علامہ ابن حجر نے صحاح معمر قمر میں اور امام عسکری نے آملی سے بیان کیا
 ہے کہ ایک واقعہ کے سلسلے میں اپنے علی سے خطاب کر کے جمع کے ساتھ فرمایا
 کہ اے علی تمہاری مثال عیسیٰ کی طرح ہے کہ جس طرح عیسیٰ کی دوستی میں انکو
 خدا کا چٹا کئے والے اور عیسیٰ سے عداوت کرنے والے دونوں گمراہ و بددک
 ہوئے ایسے ہی تمہاری دوستی میں خدا کئے والے اور تمہارے عداوت کئے والے
 دونوں ہلاک ہیں۔

(۱۲) امامان نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ حضرت کی حدیث ستغفر
 امتی علی ثلاث و سبعین فرقہ کلمہ فی النار الا واحدہ کہ میری امت
 میں تیس فرقے ہوں گے ان میں سے ایک جنتی باقی سب جہنمی ہے۔ اور
 جنتی وہ ہوگا جس کو جگہ بارے میں خدا نے

وَمِنْ خَلْقِ اُمَّةٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ اور ہماری حکمرانی میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو
 دین من کی ہدایت کرتے ہیں وہ جہنم کے ہیں۔

اور امام عسکری نے بھی یہی (دیکھو اپنی کتاب نظام ابن مردودہ میں)۔

عہدِ است اور حضرت علیؑ کی ولایت

(۱۴) عالم است علیٰ حفظ مسلمانوں کے نہیں دیکھو کتاب فردوس الاحیاء
تمام انبیاء و ملائکہ وغیرہ کی مخلوقات کے آئینہ و حاکم ہو چکے باب ۴ - در نبی میں ہے کہ
خدا نے عالم سے عالم است یا عالم احوال میں انبیاء و ملائکہ اور تمام انسانوں
کی روحوں سے اپنی وحدانیت و رسول کی نبوت اور علی کی امامت کا اقرار لیا
عربی عبارت سے ترجمہ یہ ہے -

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وتعلم ان الناس على ائمة
المؤمنين ما افكر فافضل - ثم
امير المؤمنين وادم بين الروح
والجسد فقال عز وجل واذا
احد ربك من نيا ادم من طوره
طريقهم واسئل الله على انفسهم
انك ربكم قال انا ربهم
وقال الله تعالى انا ربكم وحسن
نبيكم وعمل اوتاكم

فرمایا سوچنی آئے اگر لوگ جانتے کہ علی کا نام
یہ ہے اور نہیں کہ یہ لکھا گیا تو اس کی فضیلت سے
انکار نہ کرتے۔ علی اور ابوہریرہ اس وقت سے
کہلائے کہ جب آدم کا جسد روح درست نہ
ہوا تھا جیسا کہ خدا عالم است کہ وہ ہمیں
قاریا آخذ و ربان سے آخر یہ غافلین تک
ہمیں اسے رسول تم یا اولاد کہ جب تمھارا
پروردگار نے آدم کی اولاد سے یعنی نسلوں
سے بہتر نکال کر انکی اولاد سے خود انکے مقابل
پر انکار کیا تو اس وقت اس سے پوچھا تھا

کہ کیا میں تھا ادب نہیں ہوں۔ تو سب کے سب بے اور سب اسکے گواہ ہیں یہ منہ اسٹیل کیا
کہ ایسا تم کہ کہیں تم کیا مت کے دن ہوں اٹھو کہ ہم تو اس سے بالکل بچے تھے درمیان پر تو

آیت ۱۱۱ (۱) ایام و قضاوت و کرم (۲) کریم الخ من اشیاء سے بیچن کرل
طہ ایہ مقام کریم کے لئے ہے

قال الله تعالى يا ايها الذين آمنوا
 انزلوا من كل ثقل مما جعلناكم
 فيه ثقلات لعلكم تتقون
 قالوا ربنا انزلنا ثقلات
 حملها بنو اسرائيل وحمل ثقلها
 نحن ونحمل ثقلها نحن

میلے - شہر میں لایا ہے اتوار کو ریلوے سے دنیا میں اپنے انتظاموں کی پیروی کی ہے
ان تمام کے ارادے تمام انتظامات کیے گئے ہیں

۱۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے
 رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ یہ دو
 بولی الہیہ ہے۔

۱۰۰۰ انما یریکم اللہ والرسول
 ۱۰۰۱ ما لئلا ینقیضوا فی الصلوة
 ۱۰۰۲ یوتوا الزکوة و ینصروا کلمة اللہ
 ۱۰۰۳ و یرید اللہ لیجلب علیہم العاقبة
 ۱۰۰۴ فی الفیصلین و یجعل فیہ
 ۱۰۰۵ لسانہ صریحاً فی الاخرین

[illegible]

علی کی صورت میں ظاہر ہو کر مقبول ہو گئی۔

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین
 ایہو علیا سے دعا میت ہو کہ ہم اہل بیت سے علیؑ میں اور بقیہ میں کلمہ
 دعا میت سے کہ مراد نعمت و علیؑ یا محمد و آل میں۔

علیہ الاولیاء از حافظ ابو نعیم بتفسیر طبری۔ مکرر فرمایا کہ بن جو زئی میں لکھا
 (۱) علیؑ کی یہ جملہ باتیں کوہ سنکھ میں | جٹا بہا پیر نے جبکہ عبدالرحمن
 اور جملہ شایا فقر کو باطل فرستتا ہو کر بغداد میں | بن عوف نے عثمان کے ہاتھ پر

دست کی تو اس وقت حاضرین کو متوجہ کر کے ایک خطبہ پڑھا جس میں لوگوں کو
 اس خطبہ فضا کی کچھ احادیث کی جانب یاد دلائی کہ کوئی تم میں ایسا ہے کہ جبکہ
 میں نے میں رسول اللہ ﷺ انت اخفی فی الدنیا والاخرۃ (۲) میں
 کنت مولاه فعلی مولاه (۳) انت منی یا لزلہ ہارون من موت
 (۴) انت لا ہی بعدی (۵) پھر سورۃ برات پڑھائے گا (۶) میں قرآن سے کہ
 انما ہدیۃ اور کسی کے حق میں ارشاد فرما لے لا یؤدی عنی الا
 انا اور جل من اہلبیتی وعترتی (۷) نیز تمام لڑائیوں میں حضرت
 نے میرے اوپر بھی کسی کو امیر کیا ہے۔ اور مجھ کو سب پر امیر بنایا ہے (۸) اور
 انما صدایت العلم وعلیؑ بابہا رسول لے میرے سے ارشاد نہیں کیا (۹)
 پھر تم یہ نہیں جانتے کہ جب اکثر صحابی رسول کو دشمنوں کے فطرو میں مجبور کر
 میدان جنگ سے بھاگ گئے تو میں نہایت قدم رہا سب نے کہا تیج ہے۔

(۸) سب سے پہلے اسلام کو ن لا یا (۹) اور تہاؤ کس نے پہلے پڑھی (۱۰) اکوٹ
بھرتے زیادہ آنحضرت کا قریب سے سنا اور اس انتخاب کا کوئی شریک

انھوں نے انکے مشورہ کاملہ سے دین بائیں تمام صحابہ اور دنیا کے لوگوں
کے سامنے ایسی باتیں چلا دیں کہ کسی طاقت سے انہیں جکیت نہیں ہٹ سکتیں
اور ماول و آخر اپنے مقابل کل خود مدد سواج یافتہ خدائوں کو باطن کی نیوالی
میں بکا شک سمجھتا ہے یہاں اسلام اگر عقیدہ بن علی کو ان باتوں کے متصل نہ لے لے
تے بڑا کتنے بیوقوف خود ملی کے اس قول سے جسکو حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت
کرتے وقتے فرا کر سب کو جواب کر دیا چوں کہ علی اور ابوبکر کو بیعت کا پتہ نہیں
مذکورہ فضائل سے ابوبکر کی بیعت کرنے پر جواب کر کے بغیر بیعت ابوبکر
کیجے وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے جسکی تاہینان حاصل ہو گئی

سچ فرمائیے کہ جملہ احادیث جو کہ خود علیؑ نے جمع کئے سامنے وہ ہر ایک
مسلمانوں نے ان سب کو نہ مان کر حضرت علیؑ کو فاطمہؑ کو حقیر و ذلیل نہیں
کیا بلکہ خود علیؑ نے کر کے خدا اور رسول کی زلت توہین کے باعث ہوئے۔

علیؑ پر ملک مقرب پیغمبرِ رسول کا ارادہ حسن انتخاب کے صفحہ ۵۶ پر

یا بعضوں کو خدا کا گمان ہونا اور انہیں روضۃ الشہداء اور روضۃ الصفا و

صرف انکے معجزات کمالات سے خواہاں ہوئے۔ اثنائے سفر میں جب

انکی خلافت دنیا بیت رسول پر لشکر بیٹھا تھا تو آپؐ نے ایک ویر

ماہب کا ایمان لانا کے واسطے پانی کا پیوڑ چھادیا

آپؐ نے ایک جگہ کھڑے ہو کر حکم دیا۔ تو پھر چلا مسکو کوئی آگ کا لہر لگا پھرا پنے

وہ میری اسکو اٹھا کر چھینکے یا اسکا پانی پیا۔ پھر آپ نے فرمایا
پھر کہ وہیں اڑھک رہا اور پائنتے سے منع کیا۔
۲۔ دیکھ کر یہاں آپ کے عرض کیا کہ آپ پیغمبرِ رحیل ہیں یا فرشتہ مقرب ہیں
آپ نے کہا نہیں میں پیغمبرِ رحیل نہ ہوں نہ فرشتہ نہ ہوں پھر فرمایا اگر
میں فرشتہ ایکسود نہ ہوں حضرت کے زمانہ میں میرے لوگوں میں توہین کے منع میں کیا
پھر میں ہوں تو میں سے اگر کچھ ٹکڑا کر لیا گیا تھا تو چھینک دو۔ کھانے کی طرح
میں اس لڑکے سے کیا لٹا سکتے تھے اس نے پھر حضرت اسکا لٹا کر چھینک دیا
اسی وقت سے میں نے اسے چھینکا۔ یہاں آپ نے لکھا ہے سلمان کہ یہ بھی آپ نے
سلمان سے لے کا سبب پوچھا اس نے کہا کہ میں نے اپنی کتابوں میں یہ بھی
دیکھا ان سے سنا ہے کہ وہاں ایک چوڑے سے جس کا چھریا نہیں مرسل ہوا ہے
مسی کے پیروں میں اٹھا سکتا ہوں نے آپ کو یہ دیکھ کر یقین کیا کہ آپ
مسی ہیں۔ پھر وہ آپ کے ساتھ رہا اور جنگِ صفین میں شہید ہوا اور اسکا
نہ اس پر لاد پڑا مسی اور مقبرہ شہداء میں دفن کیا۔ اور دعا کرتے تھے کہ یہ میرا
دوست تھا۔

خود مسلمانوں کی حمایت اسوں اور کفار و مشرکوں کی بات ہے کہ انہیں
عجزوں سے غیر مسلم قومیں مسلمانوں کو گمراہی کو پیغمبر یا کہ فرشتہ سمجھیں اور ان
کے قول اور عمل سے دعائیت و نیابتِ رحیل کی تصدیق پر ایمان لے آئیں اور
مسلمان ان باتوں کو سن کر اپنے اعتقادی صحابہ کے مقابل برتری کر کے ٹال دیں

اور انہوں نے بڑی بات نہ حاصل کر دی تھی اور وہی اور غلیظہ رسول کہنے پر
اپنی یا کہ صحابہ کی ہار کھیں۔

اسی انتخاب میں حضرت ابوبکرؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ
صلیؑ سے فرمایا کہ تم غلیظہ ہو گے اور خدا ہی نے اس میں سے خون سے دشمن ہو کر
پھر فرمایا کہ میری امت کے لوگ یہ ہیں، تاخوشی کا کام کریں اور ان کے
دماغ میں اختلافات نہ لگائے، پھر ان کی کوشش کرنا (مشکوٰۃ)
جنگیں میں اہل شام نے قرآن مجید اپنے کر کے صلح پا ہی ترمیم
فرمایا کہ یہ قرآن صامت ہے میں قرآن پڑھتا ہوں۔

پھر رسولؐ نے فرمایا کہ نبیؐ اسوئیلؑ میں ہو کر وہ حکم مقرر ہو کر آپس میں گمراہ ہو کر
اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا ایسے ہی یہی امت میں اختلافات ہو کر وہ حکم مقرر
ہوں گے اور خود گمراہ ہو کر لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

پھر علیؑ نے فرمایا کہ حضرت نے مجھے قاسطین (عظیم دالوں سے
ناکشیں تہل دالوں سے مار قین خواجہ سے ہونے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ
یہ ہے بعد اسے علیؑ کم سے میری امت جدا ہو جائے گی اور تم میرے طالب
جنگ کریں گے جو تم کو دوست رکھے گا وہ لے دوست رکھے گا اور جو دشمن
رکھے گا وہ مجھے دشمن رکھے گا۔ اور کم میرے بعد بڑی دشمنی ہو جس وقت
پڑو گے۔ علیؑ نے فرمایا کہ یا رسولؐ اتنا میرا دین سلامت رہے گا اور حضرت نے
فرمایا کہ ہاں تم اور میں سلامت رہے گا۔

پہنچا چہ جناب امیرؑ سختیاں برابر اٹھاتے رہے اور آپ کے زمانے خلافت

میں تو کوئی مدد نہ رہی۔ مثلاً احسن ال انتخاب مثلاً بنجارت شریف میں سے
 حضرت خالط اپنے فعل علی سے جگہ کرنے پر پھر ہنسوس کرتی رہیں کہ چاہے
 میں بسین برس پٹھان رہ جاتی۔ اور مجھے حضرت کے قریب رہن نہ کرنا حبت البطیع
 میں دیگر اندراج کے ساتھ رہن کرنا مستحکم میں (خدا اور ہے کہ میں نے آنحضرت
 کے بعد اک جرم کیا ہے اور لہقات ابن سعد میں ہے کہ جب آپ آپہ وقوف
 کی بیوتکن پر حنین کو اس قدر دھیں کہ آپس میں نہ رہ جاتا۔

در کجرا حادیت پاپنا قرب علیہ و آثر علیہ حضرت علی اکبر کتب المہنت والجماعت

۱۱۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبارك ولا تبارك ما نزل الا وصيا قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انما خلقكم ضعة من اكرم عليا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نصر عليا واخذل من خذل عليا اعداه الله من عادي عليا	۱۱۔ فرمایا کہ میں قائم دنیا اور قلم علی قائم و دنیا ہے۔ ۱۲۔ فرمایا کہ اسے خدا تر بھی اسکا اکرام کریم علی کا اکرام کرتا پس علی اور گرامہ کو حدت سے محروم و محفل کر کے حکوم اور خود کرتے ملے اور خود کو حاکم کرنے والے خدا رسول کے نزدیک عزت دار نہ ہوں گے۔ ۱۳۔ فرمایا اسے خدا تو کی مدد کر جو علی کی مدد کرتا اسکو چھوڑ دے جو کہ علی کو چھوڑ دے۔ سچ کہ وہ خیر و نعم پر اقرار خدا من اور حیت علی کر کے پھر بعد رسول بیت کر دے علی کو چھوڑ کر خود کو علیہ و عاکم بنا دے اور کو خدا و رسول نے چھوڑا اور عاکم کر کے مستحق دشمن کر دیا۔ اور دشمن کے استر و دشمن کے علی تو
--	--

۱۱۔ فرمایا کہ میں قائم دنیا اور قلم علی
 قائم و دنیا ہے۔
 ۱۲۔ فرمایا کہ اسے خدا تر بھی اسکا اکرام کریم علی کا اکرام
 کرتا پس علی اور گرامہ کو حدت سے محروم و محفل کر کے
 حکوم اور خود کرتے ملے اور خود کو حاکم کرنے والے خدا
 رسول کے نزدیک عزت دار نہ ہوں گے۔
 ۱۳۔ فرمایا اسے خدا تو کی مدد کر جو علی کی مدد کرتا اسکو
 چھوڑ دے جو کہ علی کو چھوڑ دے۔ سچ کہ وہ خیر و نعم پر اقرار
 خدا من اور حیت علی کر کے پھر بعد رسول بیت کر دے
 علی کو چھوڑ کر خود کو علیہ و عاکم بنا دے اور کو خدا و
 رسول نے چھوڑا اور عاکم کر کے مستحق دشمن کر دیا۔
 اور دشمن کے استر و دشمن کے علی تو

التي عرفت في هذا

وہ حضرت خاتم النبیین سے آکر پہنچے ہیں

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

مجله علمی و ادبی خدیو و آلاء اسلام خیر آباد

الحمد لله رب العالمين

احسانت نے علیؑ کو کہا کہ سلام جو خود پر ہے

۱۔ اے عزیز! میں نے یہ سب سے دیکھا

۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مہربان ہونے کی بنا پر

قال رسول الله عليه السلام
انما انا عبد الله على عباده

(۱۰) ختمائیں میں امام زمانہ
 علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت
 امام علیہ السلام واخو رسول اللہ
 انا الصدیق اکبر لا یقول
 ذلک بعدی الا کاذب

۱۰۰) روایت ہے کہ جناب امیر رسول
و باخیرینا میں سے ایک ہیں۔
رسول اللہ ﷺ سامنے پیش کیا تھا

والله اعلم
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي وصي

میں نے اس کے لئے ایک اور علیٰ محبت خدا
کی عین زمین پر

۱۔ البی سب کے لئے دین کی اور شہادت الیہ تعالیٰ
صاحبِ عالم کو اس کو اپنی طرف سے تو بھی فقط عت
کے بغیر خدا اور رسول کے لئے عت ہوئے۔

۱۔ اصول کے خلاف اگر کسی کو اے قادیانیوں
 ۲۔ اسی کو جو ایت کرے وہ اس کا
 ۳۔ جو اس کو قادیانیوں کی ایت کرے وہ اس کا
 ۴۔ جس کو اس کی ایت کرے وہ اس کا

میں نے فرمایا کہ

میں نے خدا اور رسول اللہ کا پہلی چوں

میں نے (میں نے) کبر ہوں اس لقب کو میرے پاس

کوئی نہیں کہے گا کہ جو کاذب ہو گا۔

شہر کے بھاتی ہیں اور ہمارے اور علمائے
ایک وہ ہیں کہ انہوں نے قرآن جمع کر کے

مکات و تورات الایضاً و غیره)

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

وہ اس کا عمل و حقیقی و قیادگی
و گزشتہ اشکال برادر می

وہاں قال رسول الله صلوات الله علیہ
لحمک و لحمی و دمه و دمی

وہم نحن فاطمہ علیہا سلام و آلہ
قال رسول الله من کنت علیا

نعمتی و بیہ و من کنت ابا عبد
فضل امیام

ہیں سلطان اگر ہو کہ اپنا پیشوا و الی جاہک کہ ان پر ایمان لائے تھے تو یہ صلیبی
علی کہ جو اپنا امام اور والی خلیفہ اولی ہائے گار و قول رسول کی اور میں
کو ہو گا چہ خدا و رسول پر ایمان لانا تکب است ہو گا۔

وہو و کل من عیاس قال قال رسول
صلواتہ علیہ سلام سوز رسولہا یا

اقر سلیم علی منی و انا من علی
لحمک و لحمی و دمه و دمی

مومنین و کما ہذا و من مومنین
یا ام سلمہ و احقر شہد سے

ہذا علی سید المسلمین
اس کا انت خلیفہ میں آیا

وہاں قال رسول الله صلوات الله علیہ
من کنت علیا
وہاں قال رسول الله صلوات الله علیہ
من کنت علیا

وہاں قال رسول الله صلوات الله علیہ
من کنت علیا

وہاں قال رسول الله صلوات الله علیہ
من کنت علیا

وہاں قال رسول الله صلوات الله علیہ
من کنت علیا

وہاں قال رسول الله صلوات الله علیہ
من کنت علیا

وہاں قال رسول الله صلوات الله علیہ
من کنت علیا

وہاں قال رسول الله صلوات الله علیہ
من کنت علیا

وہاں قال رسول الله صلوات الله علیہ
من کنت علیا

وہاں قال رسول الله صلوات الله علیہ
من کنت علیا

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
سيد المرسلين وانا اتم المشرقين

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما من مثل قل هو الله الا احد
في القرآن

الحج ابي هريرة وحي ابراهيم
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
علي بن ابي طالب صاحب موفى
يوم القيامة

وروي عنه انه استكره ان يرضى
من رضى الله عنه ورواه
عن رضى الله عنه ورواه
عن رضى الله عنه ورواه

روى ابو داود عن علي بن ابي طالب
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن علي بن ابي طالب
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن علي بن ابي طالب

عن علي بن ابي طالب
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن علي بن ابي طالب
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن علي بن ابي طالب
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

حدثنا علي بن ابي طالب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن علي بن ابي طالب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن علي بن ابي طالب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن علي بن ابي طالب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن علي بن ابي طالب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن علي بن ابي طالب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

الحج ابي هريرة وحي ابراهيم
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
علي بن ابي طالب صاحب موفى
يوم القيامة

آسمان کے مقابل علیؑ کے ایمان کی اہمیت گہری تھی وہ کمالی کہ درجہ ایمان
 کی چیزیں کا وہ دنیا داروں کے اصول کے نزدیک سبک ثابت ہو گیا لیکن صحابہ خود کو
 اہل حق قرار دیتے تھے کہ جبکہ توحید و فضیلت دنیاوی ہی پہلے گئے تھے وہ علیؑ کے
 بھائی ایمان کے مقابل بھائی ایمان خود معلوم کس طرف تھے سے خدا کو خداقت
 حاصل کرنے کی خاطر ایسے گراں ثمر کچھے گئے کہ ان کے مقابل جیسا کہ علیؑ کسی
 صورت سے افضل نہ ہو سکتے۔ اور علیؑ کے علیؑ ایمان کے مقابل میں صحابہ کی
 کمالی قدیم طاعت ایسی بڑھتی چلتی رہی کہ ان کے ساتھ
 رسولؐ کے ایمان میں سب سے پہلی سی گرائی جاتی تھی اور علیؑ کے ساتھ رسولؐ
 سے بھی صحابہ کو افضل قرار دیا ہے۔

(نور جہاں)
 رسولؐ نے ایمان کیا کہ تھے رسولؐ
 کے لئے اگر ایمان نہ تھے یہ ایسے ساتوں کے
 رہنے والوں کو علیؑ کی ذرا سے کٹاؤں پڑا
 (نور جہاں)

وہ تھے وہ صحابہ رضی اللہ عنہما
 من اللہ صلعم قال ما مروت
 بکما و الادا علیما شہادۃ اللہ علی
 امین الی علی الب

وہ تھے انصار ایمان سالہ سے جو تھے
 میں جو کہ علیؑ نے لایا کہ تھے رسولؐ کے ایسی
 کہ وہ تھے جن کو کسی کو میں تھے
 (انصار سالہ سے جو تھے)

وہ تھے علیؑ رضی اللہ عنہما قال بکما
 من اللہ صلعم رسولؐ اللہ صلعم
 کہ تھے لا تحکم علی اللہ

مفسر علیؑ کا یہ قول تھا جبکہ صحیح ہے اور صحابہ بھی واقف تھے تو پھر کس نے
 ان میں کس فضیلت کو علیؑ سے بڑھا کر تھمت خلافت پہ ٹھار دیا۔

عليه السلام قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليّ على هذه الأمة
والعالم على العالمين

ابھریوں نے فرمایا کہ میں نے کبھی تم
 سے کسی پر ایسا نہ کر جیسا آپ کا حق
 بیٹوں پر ہوتا ہے۔

لا الہ الا اللہ ما اشرقت ہذا الفی لا الہ الا اللہ ما اکرم ہذا
 لعلی لا الہ الا اللہ ما اثنیجہ ہذا الفی۔ (مجلس و کتاب)
 میں آپ گمراہ میں تھے پہلا پرستے سائپ قریب؟ یا اُس نے حملہ کرنا چاہا
 آپ نے اسے کھٹک کر کر چیر ڈالا۔ اُنھت نہیں سے سنا کہ یہ حید کو اُردو کو چیرنے والا
 ہے اچھے دشمن کی طرح لپکا اُقل کیا۔ (مجلس و کتاب) (مجلس و کتاب)

في خطيبته ووصيكم
الحسين بن علي بن ابي طالب

الحی و ابن تمی علی ابن
ابن طالب طائفة لا یحبونها

لا مومن ولا ينفقه الا
سائقه فعين احبه

فَقَدْ أَحْيَيْتَنِي وَمَنْ
يَقْطَعُ فَيَقْطَعُ النَّفْسَ وَمَنْ

فبقى دخله الله الجنة ومن
يقضي حمله الله الناس

قصہ زندہ برائی کے آئینہ و مجسمہ

لی غلامان و اسرا را که غصب الحکم
پادشاه است که چون تم کو میر و قریب احد

مستقر لکھنؤ میں رہتا تھا اور قریب قریب
ایک سال میں ایک سو تین کو سوائے ہوئے تھے

و سوار دست نیس رکھ کر ہر اے ملاقی
کے اور کوئی نظریں صداوت نہیں کھنکھاتا

ملفوظ بنال کیا آئے مجھے تشبہ الکیا
آئے آئے۔ ہر وقت کہنا شروع ہو

خدا تو اسکو خدا مینت میں اسکو کربت کلا
میں نے مجھے پرہیز تانی تعظیفا ک کیا اسکو

ماہنامہ میں (۱۹۲۷ء) (مستندہ و مقبول)

عن ابي عبد الله بن ابي عمير قال سمعت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من احب ان
 يفسد له القريب الاخر الذي يفسد
 الله سمته في حبه عدو قلوبكم
 بحسب علي بن ابي طالب
 قال النبي صلى الله عليه وسلم
 لا اله الا الله ان ربك العالمين
 محمد ابي محمد ابي علي ابن
 ابي طالب رضي الله عنه واولاده
 الهدي ومناقب الايمان والاعمال
 الاولين والآخرين واولي جميع
 من اطاعتهم والابواب على ابن
 ابي طالب يعني في القيامة
 وصاحب البيت في القيامة
 ابن ابي طالب معه مقامه عز وجل
 رَحْمَةً رَبِّي

عن محمد بن محمد بن ابي
 عيسى ما تقول في شأن علي
 ابن ابي طالب فقال يا شهيد

انما يابى ان يفسد له القريب الاخر
 الذي يفسد الله سمته في حبه
 عدو قلوبكم بحسب علي بن ابي
 طالب

ابن ابي طالب رضي الله عنه واولاده
 الهدي ومناقب الايمان والاعمال
 الاولين والآخرين واولي جميع
 من اطاعتهم والابواب على ابن
 ابي طالب يعني في القيامة
 وصاحب البيت في القيامة
 ابن ابي طالب معه مقامه عز وجل
 رَحْمَةً رَبِّي

ابن ابي طالب رضي الله عنه واولاده
 الهدي ومناقب الايمان والاعمال
 الاولين والآخرين واولي جميع
 من اطاعتهم والابواب على ابن
 ابي طالب يعني في القيامة
 وصاحب البيت في القيامة
 ابن ابي طالب معه مقامه عز وجل
 رَحْمَةً رَبِّي

ابن ابي طالب رضي الله عنه واولاده
 الهدي ومناقب الايمان والاعمال
 الاولين والآخرين واولي جميع
 من اطاعتهم والابواب على ابن
 ابي طالب يعني في القيامة
 وصاحب البيت في القيامة
 ابن ابي طالب معه مقامه عز وجل
 رَحْمَةً رَبِّي

قال رسول الله صلى الله عليه وآله
وحيثما كنتم فليكن منكم
مؤمن بالله

هو محمد بن عبد الله بن علي بن أبي طالب
عليه السلام قال رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم ما من رجل
أقرب إلى الله تعالى من رجل يحب
الله ورسوله ولا يفرق بين
بينهما ولا يفرق بين الدنيا والآخرة

هو من النبي صلى الله عليه وسلم
خُلِقَتْ أَلْفَاةٌ مِنْ شَجَرَةٍ أَوْ أَلْفَاةٌ
وَأَمَّا فِي كِتَابِ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ فَهَذَا
فَقَدْ تَقَالَى بَعْضُ مِنْ أَهْلِهَا
وَأَمَّا كِتَابُ الْحُسَيْنِ فَهَذَا

بِأَمْرِ بْنِ عَبَّاسٍ شَخْصٍ الْبَيْتِ الْبَاشِرِ
 وَقَاطِعِ سُلَاحِهَا وَعَلَى لِقَاحِهَا وَالْحُسَيْنِ
 وَالْحُسَيْنِ شَمَائِلُهَا وَتُحِبُّونَا أَهْلَ الْبَيْتِ
 وَرَفِيقَهَا وَكُنَّا فِي الْحَبِيبَةِ حَقًّا
 (نَزِيحَةُ الْجَنَّةِ)

أَقُولُ أَتَيْتُكُمْ عَلَى الْفَقْرِ
أَتَيْتُكُمْ حَتَّى لَا أَهْلَ بَيْتِي

(۱) اولیٰ اکے لئے علیؑ کو بہتر سے بہتر
 دین کر دے دے دو گئے ، سیرت بہت
 (۲) کون کاغذ لکھی)

فرمایا رسول نے کہ میں نے شیعوں پر دنیا کی جنتیں
پہنچا کر دیں گے، (اگر آپ فرود میں نہیں آتے)
فرمایا رسول نے اسے حق تعالیٰ اور شیعیان سے کہ جو آپ کے
حق تعالیٰ سے جنت، یا جو (فرود میں) انبیا و ائمه
سے رسول نے فرمایا اسے میں اللہ تم سے ملو ایک وقت
سے پیدا کیے گئے ہیں کہ جسکی جڑ میں ہوں اور
تم ہوتی شریعت ہو، حسن و حسین اسکی صفات
میں ہیں یہاں تک کہ ایک شیخ کو پوچھا میں نے کہا
قامت آگیا وہ جنت میں داخل ہو گا۔

فرمایا کہ سوال کے بعد اس کے پاس سے دو روئے ہوئے تھے
اس کے پاس سے اور علی اس کے پاس سے ہے اور
میں نے دیکھا کہ اس کے پاس سے ہے اور وہاں
سب اس کے پاس سے ہیں اور ہم سب جو شک
بجھتے ہیں ہوں گے۔

[illegible]

۱۰۰ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 من أحب أمتي أحب الله
 ۱۰۱ عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال خيركم خيركم لأهل
 من بعدهم (عالم)

فرمایا جو اپنے پیروی سے خدا سے بہتر ہو
 ان کے بعد ان کے بعد بہتر ہو
 اور یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ میں نے اپنے پیروں میں سے
 اچھے کے میں سے بہتر ہو

نوٹ | اہل ایمان میں وہ کہ جو کہ شیعہ کے معنی (ابو) مگر وہ نہایت دوست
 کے ہیں ان کے عہد میں ان کے پیروں میں سے اچھے کے میں سے بہتر ہو
 کیا ہے۔ پھر وہی آیت میں لفظ شیعہ مجھے دوست کے معنی میں لفظ دینی
 استعمال کیا ہے۔

رسول نے حکم خدا ایک صورت سے نہیں لکھا تھا اس لیے کہ ان
 جہت ہونے لفظ اہل شیعہ کی زبردستی اپنے آپ کو اپنی ہی سے گزرنے اور
 اپنے شیعہ و طیبہ علی و قائم و مسیحی و مسیحی کی شاخوں اور پھلوں کی شیعہ جیسے قوم
 سے سرشار کرنے کی بہت سی حدیں بیان کیں اور وہ سب قدرت کی طرف سے
 ان لوگوں کے کلمہ سے ان کی کتابوں میں مذکور ہیں کہ جو علی کو شیعہ یا شیعہ
 نہیں مانتے تھے۔ باقی اماموں کو خلیفہ رسول نہیں سمجھتے تھے۔

۱۰۲ واما دین کے بارے میں وہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 ان کے اپنے مشائخہ تھا ہر قوم کی ایک مملکت تھی اور وہ عہد عہد میں وہی لوگ
 طیبہ کی امت بہت سر بھی لیکن نہ بگے کہ وہ امت بجاے حق کے قابل مضحکہ اور
 عیسویوں کی محرومیت کا اعتراف نہ جاتے گی آپ اپنی امت میں طیبہ و طیبہ

نور محمدیہ ج ۱

نور محمدیہ ج ۱

حقیقت سادات

حصہ دوم در معرفت اہلبیت علیہم السلام

مسلمانوں! جو کہ تمہارا اعتقاد رسول پاک ہے تو اپنے رسول کی یاد رکھو
مہربان سے معرفت حاصل کرو تو نجات دہرین پاؤ۔

اور اہل بیتؑ خود ہی اہل ایمان قرار دیتے ہیں۔

آل ما خلق الله	اللہ نے پیدا کئے دنیا کے ہر آدمی پر
نور علی	پہلے نور پیدا کیا۔

پھر ارشاد فرماتے ہیں۔

آلہ و علیہ	میں تو پہلے
اللہ کی کتابوں	یہاں ہی اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ کفایت طالب از عبد اللہ تعالیٰ
تہذیب	تھا فہم کتاب بھرا لاشاب از سید محمد بن جعفری قرآن مجید

ہوایہ السعد والاشاب اللہ بن ربیع الفضائل از شیخ محمود اعظم بیرونی۔
فصل فی العلمیہ۔ کتاب ابن اثنی۔ کتاب الاربعین از جمال الدین جہانگیر
یثرب پوری وغیرہ میں سے معتبر کتب احسن ہیں اور کتب شیعہ میں محمود غفرلہ کے
ایک نور جہان کے علاوہ فاضل حسینی جو حسین کے پانچوں انوار مقدسہ کی خلعت عبادت
کو کھلی نیر اور برہن پہنے رکھا یا ہے۔

خیر کتب کلام | بحار انوار و حقائق الانوار کمالی کتاب الامالی والنجاسات

محدث کو غیبی لے سے برازیت ہو چکی ہے وہ کتابوں میں ہوتا ہے اگر اس سے
 ازیت نہیں ہوتی تو علی کو خلافت سے محروم مصل کیے جانے اور پیرانگ خدا کو
 غلیف رسول کنگا پند شوہر کی جنگ سے ناظر ہوا کہ خدا اور رسول صراطوں پر چلتے
 اس وقت وہی علی کے ساتھ میں اسوایح نبوی کے ساتھ میں رسول اللہ سے
 حضرت عائشہ غیور نے نہایت کی المعن مع علی و عیسیٰ مع الخوت
 علی من کے ساتھ میں اور حق علی کے ساتھ ہے علی بعد مریخ کرست
 کتاب اسط میں طبرانی نے حضرت ام سلمہ سے روایت کیا کہ فرما یا رسول اللہ
 علی مع القرآن و القرآن مع علی۔ قرآن علی کے ساتھ اور علی قرآن کے ساتھ
 لا یفترقان حق برحق علی الخوض۔

نوٹ | یا رسول پاک گویا یہ قول کہ علی من اور قرآن کے ساتھ ہے سچا ہے تو
 اسکے متقابل صحابہ کے باجہ پہلے اقوال یہ ہیں کہ میرے اصحاب مثل ستاروں کے
 ہیں بعد محروم ہدایت کریں اور سر تم ہدایت پاؤ گے مجھ لے ہوں گے دونوں کی
 راہ کا صحیح مہم نہ محال ہے ان دونوں راستوں کے درمیان ضد منافرت ہونے کے
 علاوہ رسول نے کسی حدیث میں ہجرا بیت کی طاعت و غنیمت کے صحابہ کی
 طاعت و غنیمت کا حکم نہیں دیا و ہجرا صحابہ کی طاعت کسی کیلئے
 فقط خلافت نبوی صحابہ کے باطل کو ہدایت کے حق سے جدا کر رکھا یا اس خلافت
 نے بھگت اتحاد کے در راہ حق و باطل جسدا اسی قائم کر دی ہے کہ صحابہ
 کے مقتدرین کو غلیف بنا فصل کا کٹنا تک گوارا نہیں ہوتا اور فوج ہدایتی کرنے
 مارے مارے پر تیار ہو جاتے ہیں تو سچ فرمائیے کہ جسکے گھر سے خلافت نبوی انہی

کھل کر صواب سے نصیحت ملنا ہر بن خداوند میں علیؑ جانتے تھے وہ ہم علیؑ کا طریقہ اختیار کیا
 گواہ کرتے ہیں تو ان کا نام نہ لے رہے ہیں مگر وہ اپنے مسلمانوں کے خدا و
 رسول کی دلیل خدا علیؑ کی طرف سے کوئی دلیل نہیں دے سکتے تھے آپس کی خود ساختہ دلیل کو
 چند صدوں طاغوت کی طاعت کو یا یہ نذر و نمان کہنا اور علیؑ کو مسیح و مسیحی کہنا کہ یہ
 کس نام پر میں بنا دیا ہے جبکہ سخت ضرورت پڑتی تو وہ سب مسائل کا ان کو علیؑ و ازو
 سے پوچھا کرتے خیر تاہم وہ ایمان اور خدا پرستی و صفائی قلبی کی مثال تو یہی تھی
 جس سے بات ہوتی کہ اگر یہ کیفیت : من فاس بالقدس ان لوگوں نے بظاہر ہر
 جگہ بیکار پیرانہ ساری سہائی سے اور حضرت عمرؓ کی تیزی و عزم سے جلد بانی
 اور ہوشیاری کی رعایت سے ابو بکرؓ کو عقیقہ بنالیا تھا تو یہ اپنا بار علیؑ کی
 گردن پر نہ بڑھ سکتی دھڑکنا ان کے دھار ہو جانے تو سارے مسلمان کا زیارت
 گھر واپس کر کے اس عکس فعل پر حسین و آفرین کی نمایاں بھانے رہا نہ کسی کی
 تعریف کرتے مگر گھرا تھا و نمایاں دکھائی دیتا۔ جبکہ ایسا نہیں ہے تو ہر صلیبی
 نیتوں اور غلط فہموں کی دال میں کالا خود بخود عیاں ہو گیا سان کے فعل
 یا فعل نے علیؑ و فاطمہؓ حسینؓ کے برحق راستہ کو جہاں کر دیا۔

نوٹ | جبکہ علیؑ و فاطمہؓ حسینؓ و زین العابدینؓ اور رسولؐ کا بیٹے ہوتے ہوں علیؑ کعب میں
 پیدا ہوئے رسولؐ کی گود میں کعب بہت چوس کر چلیں اور ان کی سزا یا علم و ایمان
 میں عمو اور جد و اقارب طاغوتوں میں کامل ہو کر غفلت نبی و ملاکہ ہونے میں کچھ خلیفہ
 نو کے پرستی کو صریح و سہیہ کو امام و خلیفہ رسولؐ نہ ماننا نہیں چاہیے جس کے
 کفر و شراب سے پختہ کار صواب کو غفلت کر کے خلیفہ بنانا یا ناسر نہ رسولؐ سے

معاذ کہ انھیں کرنا اور معصوم آل رسول کی تکفیر رسول کی توہین کرنا ہے۔
ماہنامہ استہدات کا خطاب بیانیہ اس وقت رجب المرجب اور عید الفطر کے روزوں میں
مصلیوں میں رسول و آل رسول کی توفیق پیدائش تھی۔ یہاں عربی عبارت کے
چند فقرہ ایسے ہیں کہ ترجمہ کیا جاتا ہے۔ "واعلم انہما واولیاءہما کے ساتھ ہونا
نہایت خطاب قرآن ہے۔ کہ اسے رسول تیرے اہلبیت کو ہر شے کے لیے قائم کر کے اس کی
ایسا علم غنی (اللہ فی انجشوں میں) کہ ان پر کوئی بار کی رقم نہ لگے وہی شے نہ ہو گی
ہر کوئی اس کے ان کو مازہ کر کے سمجھیں ان کو اپنی مخلوقات پر رحمت قرار دے گا
اور وہ (اہلبیت) میری قدرت اور ہدایت سے لوگوں کو اسکا دیکھنے والے ہونگے
پھر حق تعالیٰ نے سب سے اپنی وحدانیت اور ہدایت کی شہادت لی اور اس عمل
میں شاق سب اہل ایمان و مومن و عیو یہ جناب رسالت و آل پاک کا
انتخاب فرما کر بتایا کہ حضرت موحی میں اور ہدایت ان کی جانب سے ہے
اور منصب امامت اہل آل کے لیے ہے تاکہ طریقہ عدل کو خدمت ہمارے خلق کو
کوئی عذر باقی نہ رہے۔ بعدہ اور رسالت کے انہما میں منتقل ہونے کا ذکر ہر
حضرت علی کا قول نقل کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

ثم انتقل النور الى خدائنا و فی غمنا فنعن النور السامی و انوار الارض۔ فینا النجاة و مینا مکفی لنا العلم و الینا صیر الامم و ہمہدینا لتفطیر الحجج و	پھر وہ نور محمدی منتقل ہو کر ہم آکر رہ گیا ہمیں اس میں زمین کے انوار اور باعث نجات میں شکر اچھے علوم غیبیہ ظاہر ہوتے ہیں جنکی حرمت کام انوار دینی و دنیاوی (الکامرب) ہے اور ہمیں کے آخر اس ہمدی و عود پر خدا کی عینوں کا
---	--

حیات الائمة وفضل

الامت و غایة النور و

مقصد الامور

کیا یہ عبارت ہے جو حضرت کی امامت

کو ثابت کرنے کے لئے لکھا گیا ہے

نور

اور ان کی امامت کی کتب سے

ان کے بعد امام بنے ہیں

عالمی و دنیوی امت کا لکھا ہے

لکھا ہے امامت سے

ان کے بعد امام بنے ہیں

طبع پر امام بنے ہیں

جو کچھ اس کے دو تاقیامت

عالمی و دنیوی امت کے امام

دعوت و تحریک کرنے والے

ان کے کتب میں ہے

اس کے بعد امام بنے ہیں

جو کچھ اس کے دو تاقیامت

عالمی و دنیوی امت کے امام

دعوت و تحریک کرنے والے

ان کے کتب میں ہے

اس کے بعد امام بنے ہیں

جو کچھ اس کے دو تاقیامت

عالمی و دنیوی امت کے امام

دعوت و تحریک کرنے والے

ان کے کتب میں ہے

ان کے لیے میں نے اپنے ہاتھوں میں سے پانچ نام لکھنے کیے اگر وہ جوتے
 نہیں کچھ نہ پیدا کرتا لیکن میں خود ہوں تو ان کا نام لکھنے کی ہر بات
 عالی ہوں تو یہ بھی ہے میں قاطع ہوں یہ قاطع ہے میں احسان ہوں تو یہ
 حسن ہے میں حسن ہوں تو یہ حسین ہے۔ مجھ اپنی عزت کی قسم ہے کہ
 ذرا بھی ان کا لکھنے سے کرم ہے پاس آئے گا تو میں اسکو دفن کر دوں
 تو انہوں کو اسے آدمی یہ میرے برگزیدہ ہیں میں ان کی وجہ سے بہت
 لوگوں کو شفا دوں گا اور مہربانی کہ خاک کروں گا جب تجھے کوئی
 راحت چاہے اگر سے تو ان کی ذات کے واسطے سے دعا کرتا کروں۔
 اس کتاب کے علاوہ حقیقات الانوار جلد تین چوتھی کتاب بھری ہے
 رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اس میں بھی بی حد اور شریعتیہ و دینیہ کے
 حقائق ہیں اس کتاب سے دعا ہے کہ

عَامِنٌ بِمَنِّي لَا قَوْلًا نَعْيِي فِي
 أَشْيِهِ قَعْلِي لَعْنِي فِي
 عَلِيٍّ مَنِّي أَمَّا سَلَوَاتُ

لَا اِجَابَ مَا عَابَ لَمْ يَكُنْ لِي كَلْبٌ
 است میں ہوتا ہے میں یہ بھی لکھی ہے
 مولوی حبیب اللہ لکھی کے

سلطنت میں کیا ہے کہ شمس میں ابلیس اور اسے روایت کی ہے کہ سرور عالم نے
 فرمایا کہ اگر کوئی شخص علم میں حضرت آدم کو فہم میں حضرت نوح کو علم میں حضرت
 ابراہیم کو نہ دے میں حضرت یحییٰ کو علم میں حضرت موسیٰ کو رکھتا ہوں تو علی علیہ السلام
 کی طالب کو دیکھو یا کہ ان کے چہرہ پر نظر کرو اس حدیث کے ذیل میں
 حضرت امام فخر الدین رازی عالم زہد و متہدات لکھتے ہیں جسکا ترجمہ

کیا جانا ہے کہ یہ حدیث رسول اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ علیؑ ایک صفات
میں نمایاں کیا گیا ہے۔ اور ہمیں کوئی شک نہیں کہ یہ انبیاء
جانب سے تمام صحابہ سے افضل ہیں اور سوال افضل کا افضل ہوتا ہے
تو واجب ہوا کہ علیؑ بھی جانب صحابہ سے افضل ہوں۔ (آخر صحابہ کا خلیفہ ہونا
اور ایمان سب بشرط سے گیا)

اور علیؑ ایک ہی دفعہ سے ہیں اور ایسا یہ نہیں کہ اسے علیؑ تمام آدمی
مختلف و مختلف سے ہیں اور یہ ایک ہی وقت سے ہیں۔

اور یہ علیؑ فرماتے ہیں کہ تو اور میں ایک طبیعت ابراہیم سے مخلوق ہیں
میں (رسول اللہؐ) مابین تو مکی مکہ (صفحہ ۹)

بعد ازاں علیؑ سب صحابہ سے بہتر استقامت میں پیدا ہوا صاحب نے لکھا ہے کہ
سید عالمؑ اور فدا پرصل ہے جسکو میں اپنے بعد سب میں بہتر سمجھتا ہوں۔ خواہ
خواہ میں نے بھی مذکور میں ہی لکھا ہے۔

عبداللہ بن مسعود اور سلمان فارسی سے ہے کہ رسولؐ نے فرمایا کہ اپنے
جنگوں میں مجھ کو اپنا ہون ان میں سب سے بہتر ہیں۔ سوانح عمری صفحہ ۱۰۷
پھر علیؑ کے انتقال پر امام حسنؑ نے خطبہ میں فرمایا کہ لوگو تم سے آج وہ سردار
ہو گیا ہے کہ پہلے رطل اُٹس سے کسی بات میں بڑے ہوئے نہ تھے اور
بعد واسطہ لوگ اُٹس تک مرتبہ میں نہ پہنچ سکیں گے۔ سوانح عمری صفحہ ۱۰۸
نوٹ | جبکہ عقیق کے نام خدا کے نام ہون سزا بانور خدا۔ دیگر انبیاء سے سزا
کیا ان سے افضل ہوں۔ رسولؐ کیساتھ علیؑ قاتلہ اور حسینؑ کا گورشت پرست

اور میں نے خود اتفاق و صفات ہوتا رسول کے ہم شکل و ہم تہذیب ہوں تو
 مسلمانوں کے نظر پر یہ سہاگنیں ہیں آباہی و تقدس و درگاہ خلیفہ رسول
 مان گئے عبادت کے جن کا تیس چالیس برس کی بڑی مقدار کفر سب کو رسول
 پر پھر عبادت اسلام ایمان و محبت کے کارہائے نمایاں خدا و رسول پر
 ثناءت ہوں۔ اس قدر بڑی مقدار ایمان گھٹنے پر وہ سب خلیفہ
 کچھے عبادت اور میں کے پیٹ سے معصوم بنے ایسا نماز کعب میں پیدا
 رسول کی قوم میں عبادت سے پس وہ بعد رسول احاطت حکومت اسلام
 سے کل کفر و مہمل کرو یہ عبادت یہ کیا ایمان از حد اسلام میں ہو گیا
 آواز جس لاف و جملی سے دنیا میں نقد آکر ہے | جبکہ احمد میں اسلام
 میں میں حیرت میں ہنگامی خداداد رسول گراہی اور خدا و رسول
 عبادت میں رکھا کر مل گئے۔ میں سے کیا خدا و رسول سے آواز غیث
 زمین و آسمان واسطے میں واد شجاعت ل اور خود کرو تیاہر میں جو
 خدا کے نزدیک ثابت کرو یا اور صحابہ نے جگہ بڑے بکر خود کو بزرگو
 کی رفتار سے شبیہ دی اور خدا سے قرآن میں جدا ایمان کے کا لفظ
 میں خدا و رسول کے نزدیک | حضرت انس بن مالک سے روایت ہے
 محبوب ترین فرقہ میں | میں کیا کہ رسول کے میں اک جتنا ہوا طائر
 گوشت آیا تو آپ نے اس وقت دعا کی کہ اے خدا تو میرے پاس یہ
 بھیج کہ جو میرے نزدیک تمام خلقت سے زیادہ سچا و محبوب ہو اور میرے
 ساتھ یہ چہ نہ کھائے۔ درغذا، کہ کو اڑ سیدھے غلی سے اگر کھلا انا

تو انہی نے روک دیا کہ آئیو نہیں کہ یا دوبارہ رسول نے پھر دعا کی
خدا نے بار بار غیبی علی کو خبر پہنچائی۔ علی دروازہ پر آئے پھر
انہی نے واپس کر دیا دوسری مرتبہ پھر رسول نے دعا کی اور
علی آواز کے سنتے ہی دروازہ کے اندر داخل ہو گئے اور اس
پر مذکور سوال کیسے متبادل کیا۔

علی خدا و رسول کو دوست رکھتے تھے۔ اس لیے انہی پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور خدا و رسول دروغ علی کے دوست ہیں۔ اس واقع پر دوسری جگہ سے
آئیے اصحاب میں سے حضرت ابوبکر و عثمان خود کفار کے مخالف
جانب پر بغیر نفع کے یا بغیر لوگوں کو مقتول کے بغیر خون میں نہاسے وہیں
ہوئے حضرت کو یہ معلوم کر کے کہ فلاں فلاں فلاں وہاں گئے ابوبکر
بغیر قتل و مقتول کے واپس آئے۔ تو آپ نے نہایت جوش میں یہ
قول ارشاد فرما کر نہایت تہذیب میں اپنے ناکامیاب اصحاب کو
عورتیں بنا دیا۔ اور علی کے مرد میدان ہونے پر ہر جہد کر تھک کر
اصحاب کے بھاگنے ناکامیاب ہونے اور علی کی خدا و رسول
کیساتھ اور خدا و رسول کی علی کے ساتھ دوستی نہایت ہو جانے
پر ہر کردی۔

فرایہ اعطین الہدایۃ خدا ہر جہاد	کون ایسے مرد جہاد کو علم دے کر دیکھا کہ جو
کرامتیں عیسٰی و مریم علیہما السلام	بڑے بڑے کرتے کر عیسا و مریم علیہما السلام
رسول و یحییٰ و یونس و زکریا	وہاں کی ہر کشتی کے لیے اور ہر کشتی کے لیے

سودا و تجارت میں ایسا ہی ہوتا ہے اور اس کے
 شکوک و شبہات کو مٹانے کے لیے اس میں
 سوال و جواب کا طریقہ

اور اگر کتبہ امیر غفرلہ
 سیف الدین ہاشم بن علی
 مستند اور پیرانہ فیروز میں

تعلیق | اس قسم کی بحثیں حدیثوں سے جیکے علی دنیا پھر میں خدا اور
 کے انتخاب میں اپنے کار نمایاں کے خاص محبوب ترین خلق ہونے پر الیس
 برس بعد بانی شاری صواب کی کارگذاری اور خدا اور رسول کی رضا سے
 سنا یا سنی یا اظہار ہو گئی تو محبوب ترین خدا اور رسول کے انتخاب کو تو فرما کر
 کو رسول اکرم صلی علیہ وسلم سے بعد رسول سب مسلمانوں کو برکت کر دنیا کے بجائے
 خود کو خلیفہ رسول کریم انا ظم و بغاوت بقابلہ خدا و رسول نبوی کریم ایسا نہ
 ہوا۔

علی کے اخص امتی رسول پر علی | اور جو ان لوگوں صحابہ کی موجودگی صرف علی
 اور کتبہ ظہری سے کہہ کر علی | اور رسول نے بغیر حق بت شکنی بیکر خدا اپنے
 کا خد سے پر ہو جیکہ عطا یا تو آپ نے علی سے پر چا کہ خود کو کیا پالنے پر
 آپ نے فرمایا کہ میرا سر اس قدر بلند ہے کہ میں چاہوں تو عرش کو
 چھ لوں اور تمام آسمان کے پردے مجھ پر کھل گئے ہیں۔ بعد بت شکنی
 کندھوں سے کود کر اپنے فرمایا کہ میں اس قدر بلند ہوں کہ وہاں تک کہ
 میں ملکی۔ جناب رسول نے ارشاد کیا کہ اسے علی مگر گورنر کیسے
 پر پختا بلند کر نیوالے تم کہ رسول اور ائمہ نے اسے اسلے تم کو
 جبرئیل امین۔ کہ تمہارے صلوات

مہر رسول پر علی کی بیاد کا ہے | مشہور آیت و من الناس من تشری نفسہ
 لہذا کہ چاہتا ہے کہ لڑو جیاد | ابتغاء مرضات اللہ واللہ رثی طالباً
 یعنی خدا فرماتا ہے کہ لوگوں میں کوئی ایسے بھی خدا کے بندے ہیں جو خدا
 کی مرضی پر اپنی جان بیچ ڈالتے ہیں۔ اور اللہ تر اپنے ایسے بندوں کو
 مہربان ہوتا ہے۔

رسولؐ نے اپنے پیچھے اپنا اپنے خاندان کا وارث جانشین علیؑ کو اپنے
 بستر پر بٹھا کر دنیا کو یہ جتا دیا کہ میں جانتا رہی کر کے نیابت مامل کیانی
 اور بخوشی ایسوں کو دیکھاتی ہے اپنی جان بچا کر بھاگنے والوں نے آج تک
 بجز جناب و عدل اور جبر و تشدد کے برضا سند ہی کوئی عہدہ کسی نے
 نہیں پایا ہے۔ اس جہان کے والوں کو سرکاری حکم سے پہلے پیچھے صف دے
 گول سے مار ڈالتے ہیں اور اگر اس زد سے بچ گئے تو تاقیامت لعنت
 طاعت کی گولیاں برسائی جاتی ہیں۔ لہذا اپنے عہدہ سے معزولی و مرید
 رویا جاتا اور اکثر حاکم وقت بھاگنے والوں کی جان و مال میں ضبط کر لیتے اور شہر میں
 کر دیتے ہیں۔

مگر رسولؐ پر ایمان لایا اے کیسے منصف ایما زاد تھے کہ ان کی
 نگاہیں نہ کر و صفات کے جانتا رسولؐ علیؑ پر تو نہ پڑیں لیکن خدا و رسولؐ
 کو کفار میں دو تین مرتبہ چھوڑ کر میدان جنگ سے بھاگنے والوں اور جناب
 رسولؐ کی آخری زیارت کے شرف سے محروم ہوا والوں پر کوہ کر جا پڑیں اور
 انکو نائب رسولؐ خلیفہ المسلمین امیر المومنین سمجھا اور علیؑ کو الیہ اعطش کر کے

تو اس نے کہہ دیا کہ آج کو میں لا یا اور بارہ رسول نے پھر دعا کی
خدا نے بارہ اڑھس علی کو غیر ہونچال علی دروازہ پر آئے پھر
اس نے واپس کر دیا دوسری مرتبہ پھر رسول نے دعا کی اور
علی آواز کے سنتے ہی دروازے کے اندر داخل ہو گئے اور اس
پر مذکور ہوئے کیسے متادل کیا۔

علی فدا و رسول کو دست دے گئے اسے | بنابہ رسول خدا آمینک غیر کے
اور خدا و رسول و رسول کے دست ہیں | سر نفع ہر در و سر میں مبتلا گئے
آپ کے اصحاب میں سے حضرت ابابکر و عثمان خود کئی کے مقابل
جایا کر بغیر فتح کے یا بغیر کو گو کہ مقتول کے بغیر خون میں مناسے وہیں
ہوئے حضرت کو یہ معلوم کر کے کہ فلاں فلاں فلاں وہاں گئے اور
بغیر قتل و مقتول کے واپس آئے۔ تو آپ نہایت ہمت میں یہ
قول ارشاد فرما کر نہایت تہذیب میں اپنے ناکامیاب اصحاب کو
عورتیں بنا دیا۔ اور علی کے مرد میدان ہونے پر ہر جہہ کر حملہ کر کے
صحابہ کے بھاگ گئے ناکامیاب ہوئے اور علی کی خدا و رسول
کیساتھ اور خدا و رسول کی علی کے ساتھ دوستی ثابت ہو جانے
پر مسرور ہوئی۔

فرایک اصطفیٰ المرآتۃ خدا از حیل	کمال ایسے مرد جہاد کو علمت اگر نہ تھا کہ ہر
کرامت عیسیٰ نوراً بر محبت لبت کی	بڑھ بڑھ کرتے کر غیر الہیہ ہو گئے اور ہر
رسولہ و یحب التذکرہ را	وہوں کے ہر وقت کہتے ہیں و خدا و رسول کو ذکر کرتے ہیں

مستند محمد بن عبد الله بن قيس بن عمار بن مازن

نعت | اس متروک صفت سے حدیثوں سے ملکیے علیٰ دنیا ہر من خدا و صل

کے انتخاب میں اس کا کام ناپاں کے شاہد محمد پارسا نے غلطی نہ کی۔

یہ جس عید ہائیکاری صحابہ کی کا گذارش اور خدا اور رسول کی رضامندی سے

سنا: اسٹیج پر ایک لڑکی اور چھ بڑے ترین خداداد سونے کے انگوٹھے کرتے ہوئے

لو افسوس! کھانا علی سے بعد سراج تہ مسلمانوں کو رکھ کر دینا چاہئے

فرد کونستانتینوس کمالا تا ظهور دعوت بمقام خدا و رسول حق و ترک استعاره

کتاب

ان کے افسانہ روش، سوانح چھاپہ | باوجود ان دنوں صحابہ کی موجودگی صرف ملی

اور بت فلان سے کہہ کر چلا۔ اکوڑ رسول نے نعرہ عزت و شکم بھرا کر خدا سے

فانہ سے یہ جیکہ عطا تو آپ نے علی سے رہا کہ خود کر گناہاتے رہے۔

آپ نے فرمایا کہ میرا صبر اس قدر کم ہے کہ میں جیسا ہوں تو عرض کرو

نہو لوں۔ اور تمام آسمان کے پر وے عجب پر کھل گئے ہیں۔ یہ ہے جہانِ

مردموں سے کہہ کر اپنے فرمایا کہ میں اس قدر اندیش سے کرتا ہوں کہ

میں لگی۔ جناب رسولؐ کے ارشاد کیا کہ اسے علیؑ منکر گوئیے

ہو نہتا پسند کر سوائے فتح کو رسول کو اور اُتارنے سے اسے فتح کو

در کتب اربعه - که در دسترس است

یہ رسول پر علی کی بھانجلی ہے | مشہور آیت و من الناس من تشری نفسہ
 عدائ ہا تب سے لڑو مہا ہا | اتبعوا مریضات اللہ و اللہ یرقی بطلانہا
 یعنی خدا فرماتا ہے کہ لوگوں میں کو ایسے ہیں خدا کے بندے ہیں جو خدا
 کی مرضی پر اپنا جان پیچ ڈالتے ہیں۔ اور اللہ تو اپنے ایسے بندوں کو
 مہربان ہوتا ہے۔

رسول نے اپنے پیچھے اپنا اپنے خاندان کا وارث جانشین علی کر اپنے
 بستر پر بٹھا کر دنیا کو یہ جتا دیا کہ یوں جانتا رہی کر کے نیابت ماحصل کی جاتی
 اور جو سنی ایسے نہ دیکھتی تھے اپنی جان بچا کر بھاگنے والوں نے آج تک
 بجز جنگ و جدل اور جبر و تشدد کے رضامندی کوئی عہدہ کسی نے
 نہیں پایا ہے۔ ہاں بھاگنے والوں کو سرکاری حکم سے پہلے پیچھے صف دیے
 گول سے مار ڈالتے ہیں اور اگر اس زور سے بھی گئے تو تہا قیامت لعنت
 نامت کی گولیاں برسائی جاتی ہیں۔ لہذا اپنے عہدہ سے معزول و مریض
 کر دیا جاتا اور اکثر حاکم وقت بھاگنے والوں کی جائدادیں ضبط کر لیتے اور شہر برب
 کر دیتے ہیں۔

مگر رسول پر ایمان لا بیڑاے کیسے منصف ایما خوار تھے کہ ان کی
 نگاہیں نہ کر رہ سغات کے جانتا رسول علی پر تو نہ پڑیں لیکن خدا اور رسول
 کو کفار میں دو تین مرتبہ تھوڑ کر میدان جنگ سے بھاگنے والوں اور جبارہ
 رسول کی آخری زیارت کے شرف سے محروم ہوئے والوں پر کو کر جا پڑیں اور
 انکو نائب رسول خلیفہ المسلمین امیر المؤمنین بھجا اور علی کو ایسا مطلق کر کے

نہیں حقیر مسلمانوں نے خود گرد یا کہ مہذب فقر و غلیظہ یا فصل الفجر
سنا بھی ام کہا ہے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کتاب نزلہ ہمارے میں ملاحظہ فرمائی لکھتے ہیں
نورنا عبارت خدا ہے کہ طہران احمد عالم اور ابن عثاری نے ابن مسعود
سے اور ابن عساکر نے حضرت ابو بکر اور حضرت عائشہ سے روایت کیا
کہ سونہ پاک نے فرمایا کہ علی کا ذکر کرنا علی کے چہرہ پر پھر کرنا میں
عبارت خدا ہے سوانح عمری صفحہ ۱۳

ابن کثیر رحمہ اللہ سوانح عمری کے صفحہ ۱۳ میں کتاب اربعین لانا
نور الدین رازی سے منقول ہے۔ اور کتاب وسیلۃ النجاة و ملائکہ
مردم فرنگی محل صفحہ ۱۱ میں ہے کہ علی نے فرمایا کہ اگر میرے سے
سنت بھی اسی جیسے تو میں مسند پر قدرت و اہل کا تو ریت سے انجیل
داہوں کا انجیل سے اہل روبرو کا تو ریت قرآن و الہی کا قرآن
نصیاء کروں۔

سوانح عمری کے صفحہ ۱۱ میں ابوالخیر سے روایت ہے
کہ حضرت علیؑ کو یہ کہتے ہوئے میں نے سنا کہ میں ہر آیت کی بابت کہ
وہ بیاد پر تامل چوکی کہ میں عوامین اتری ہوں اسباب و اعدائے ساتھ بتا سکے
ہوں امام ابو عمر نے میں اسے روایت کیا ہے نیزہ بابا فرمایا ہے
یہی لو مجھ سے طرح کے لوہر اور زمین کے نیچے کی باتیں قبل اس کے
تم مجھے دنیا میں نہ پاؤ۔ ایسا عمری کرنا اور مکر کے دکھانا بعد چلا

کسی صحابی نے تو کیا کسی نبی کے کتابوں میں توکل رسول نہیں کیا تو کبھی
صواعق مہرقہ کے صفت میں اور اسید الہیاء صفت

اسی طالب صفت صواعق مہرقہ کے صفت میں فرمایا۔ انا
مدینۃ العلم و علی بابہا۔ بابا یا مشور ہے کہ میں شہر علم ہوں اور
علیٰ اسکا دروازہ ہے۔ کہنے پر پھر لکھ رہا تھا کہ یہاں کی بات ہے کہ جو دنیوی علم
رسول میں آئے وہ علی جیسے دروازہ کے درمیان سے ہو کر آئے تو
دین و دنیا کے طالب پر آویختے اور وہ صراحتاً دروازہ نکال کر یا کہ دروازہ
چھانڈ کر غلامت قاعدہ قانون خداوندی اور نگاہ آپ پر متاثر ہو جاتے تھے
نیز امام حسن سے منقول ہے کہ رسول نے فرمایا کہ علی بن ابی
طالب بعد میرے تمام لوگوں سے زیادہ عارف ہے اسے اور تمام کلمہ گو
مسلمانوں کے واسطے محبت اور تحفہ کر کے لائے ہیں میرا بیٹا محمد بن علی

قرآن میں خدا ارشاد کرتا ہے۔
وَاسْتَلِمْ مِنْ رَبِّكَ
مِنْ قَبْلِكَ مِنْ
رُسُلِنَا
اس آیت کی تفسیر میں حافظ ابو نعیم
نے اور تفسیر نیشاپوری میں لکھا ہے کہ

علی کی محبت و لاییت
کا اقرار کرنے پر پھر
رسول تمام انبیاء کی
بہشت ہوئی

شب معراج خدا نے سب رسولوں کو جمع کر کے رسول سے کہا کہ ان سے
پرچہ لو کہ اسے انبیاء مرسلین تم کس بات پر دنیا میں مبعوث

ہم سے تھے۔ اور سب نے حضرت محمد کریمؐ کو کلمہ لا الہ الا اللہ کی شہادت
کا تجربہ ہی کی نسبت اور علیؑ کی ولایت و محبت کا اقرار لیکر دنیا میں
جیسے گئے تھے۔ نیز فرمایا کہ علماء اُمتی کا نبیائے بنی اسرائیل۔

نوٹ | اگر علماء سے عرب فارسی کے معمولی یا زیادہ قابلیت کے
مولا ہی مانا نہ ادا کے کر انبیائے بنی اسرائیل کے مانند ہو گئے ہوں تو
اولاد رسول خدا و جدِ اولیٰ نبیائے کبریا پر ثبات ہو گئے اور اگر دنیا کے غیر معصوم
علماء کو انبیائے بنی اسرائیل معصوم سے برابر ہی کوئے میں زیادہ باتیں
پیدا ہوتی ہوں تو پھر معصوم صفت آل رسولؐ الہیت ہی کو انبیائے سابقین کے
افضل ماننا عیاں ہے تو کیا ایمان میں سب فرمودہ رسولؐ قیامت ہو جائیگی
پس سب سے قیامت میں علیؑ کی اس آیت وقوعدا تھدشولون
محبت کی بات جواب طلب ہوگا | سورۃ واقعات میں اور دوسری آیت
تَعْلَمُونَ یَوْمَئِذٍ مِّنَ الْغَدِیْقِہِ کی تفسیر میں ہے کہ بعد قیامت پھر
نعیم کی بابت پوچھا جائیگا۔ حافظ ابو نعیم امام جعفر صادق علیہ السلام سے
روایت کرتے ہیں کہ روزِ نکو محبت سے پہلے علم کر بابت محبت الہیت سوال
ہو گا اور نعیم سے اس آیت میں نعمت ولایت و محبت علیؑ مراد ہے جسکی
بابت پوچھا جائیگا۔

نکاح محبت و عقائد علیؑ کو لیا رکھنا | زبردست علماء سنت یعنی حاکم اپنی
تفسیر میں ایک جہاں امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے
روایت کرتے ہیں کہ قیامت میں ان مخالفین کے پیرے برے بنائے جائیں گے

جو کہ علی اکرم اللہ وجہہ کے قریب نہ آئی نہ عزت سے پہنچ کھا کر نعمت خدا اپنے ہاتھوں
 سے اچھڑا کر اپنے سے آئی ہو گئی اس سے کہا جائے گا کہ یہ ہمارا اس بات کو ہے جس پر تم
 دنیا میں یہ دعوے کیا کرتے تھے کہ علی کی عزت اور ان سے الگ الگ کرنا ایک ایسا
 مرتبہ کہ مسیح کوئی گنہگار نہیں ہے۔

علی سے پڑنے والے سالوں | یہ آیت قَامَا لَمَّا هَبَّتْ بَاکَ قَائِمًا مِّنْهُ الْمُتَّقُونَ
 کے تین گروہ نکلیں گے | حضرت علی کی شان میں ہے ابن مردودہ اور فردوس

دینی میں اور تفسیر بیہوشی میں جاہل بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا
 کہ علی بعد میرے مسلمانوں کے تین گروہ یعنی ناکشین علی کی بہت توڑنے والے حضرت
 عائشہ کے طرفدار جنگ علی والے اور صالح بن مسہرین والے مراد ہیں کہ جن کو
 علی قتل کرے گا۔

آل رسول الہیہ کی معرفت

آل رسول صحت مند و نوری | جبکہ سب سے تمام نجران کے سیسائیوں کے ہر حق
 اور میں علی عیسیٰ کے مسلمانوں کے ایک گروہ | یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حق

قل تعالوا لنمدح ابناعنا ونباتکم
 ولنا من اولادکم والفسنا
 والفسکم ثم لنجعل لفسنا
 اولاد علی الکاذبین
 اسے رسول نجران کے پادریوں سے کہہ کر چھوڑ
 بچے بیٹوں کو لاؤ ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنی
 عورتوں کو لاؤ ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنے
 غصہ کو لاؤ ہم اپنی جانوں اور نفسوں کو لاؤ۔

پھر ایک سیسائی میں ہر ایک دوسرے کو غیب کر سیں جہد و جگر میں پھر خدا کی جہدوں پر لعنت قرار دیں۔

ہرگز نہ آیت نازل ہو چکی کہ آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیروں میں
 نہیں لے کر اپنے اور نہ ان کے نزدیک پہنچے گا اور اللہ ان کو کریم و رحیم بنا دینا
 رسول اللہ پاک سے پاک پاکیزہ ذات ہو چکے ہوں ایمانی طاقت میں
 طاہرہ کی حد تک رسوخ ہوئی نہ واکٹر حشر میں آجیسے ہاں انہوں کو کسی کہی کہہ دے
 طاہرہ کے بعد گھر کر دینا کی کھانسی لگا دے جسے ہر حق الہیہ کو نام بام بتائے نہ ہو
 کسی اس وجہ سے رسول کے نہیں پالیست جس کمر دیش کفر کے بعد آجھے تو
 یہ تمام وہ ایک صاحب دانا ایسے ہیں کہ میں بغیر خدا صاف نہیں لیا مگر
 انہوں نے ہر ایک ہستیوں کو کھلی ہوئی کہا کہ جو رسول کی تواریخ افات والی
 صفات سے انہیں جو کر سوائے خدا کے ہو کر سکھو کلمات میں کسی عادت
 سر نہ چھٹاؤ نہ دست حاجت بلند کیا ہو غلبی طہارت و لطافت کی
 اور کچھ منہ میرے استغفار لینے کی آیت ظہیر سے اتر کر یہ

انساوید اللہ لیلہ حبیبہ
 زخمی ہن البیت و
 بھیر کر لعلہ بولا

کما عہد ل قضا لہ پہلی ملا لکھ کر لکے طبع
 ست و آ لامت سے ہر گھر اور مین پان
 لکھ لکھ و ست سیاہی لکے پاکر لکے

تصحیح سلم شریف یہ ہے کہ ابوالکلام سے اور مشکوٰۃ شریف فصل اول باب
نعمانی اخیرت و مناقب علی بن حضرت عائشہ سے اور جو علی بن عمر بن ابی سلمہ
مسلمہ سے ہیں نیز دیگر بہت سی کتابیں جو ابی ہریرہ و عائشہ و غیر انہوں نے روایت کی ہیں

اور میں وقت پر آیت نازل ۳۱ تو رسول اللہ نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو ایک
 کھیل میں جمع کر کے اللہ عزوجل کا اہل بیہوشی و نادانانہ کہ بہرے و ہیت کیا
 تو اس وقت حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ کے نام کی آیت کسی قرنی یا ضعیف مریخ ہنسنے
 لگنا ہی نہیں کیا انہوں نے خود کو داخل کر کے خواہش کی جو حال کہ خود حضرت
 عائشہؓ اس واقعہ کی چشم دیدادی ہیں۔ ان حضرت ام سلمہؓ اور ہدیہؓ اس موقع
 پہنچیں جگہ رسولؐ سب کو گھلی کے اندر لیے ہوئے تھے سو جو تھیں انہوں نے یہ
 عجیب قابل فخر بات دیکھ کر اپنے داخل کر کے کی کتنا رسولؐ سے ظاہر کی کہ حضرت
 نے اسٹار و لڑا کر اسے ام سلاطین علیؑ و خدیجہؓ کو بیٹھی پر ہے یا کہ تیر غلام پھیری
 لیکن تم اہیت میں نہیں ہو۔ اور ہسٹیل کے کہنے پر ان کہے لیا
 علیؑ چلے تھیرا دھارنہ | جسکو لاکے ٹوکیوں کی جن گراہوں کا یا ان کوں کا کھیل تھا
 و انور اہیت ی | و کھو رسولؐ سے اب میں قتل رنج و کشت تمام گزیر
 کی کیا تھو | پس کتا اس خدا اہیت کے معنی بظاہر سمجھے سمجھانے
 کے سے ہر گز کے قتل و مبالغہ میں آنے والی بات یہ کہ کوئی نیا
 کون ایسا بے وقوف نادان ہے کہ جو اہیت کے معنی گھڑا لے کر کہے یا
 کھو والوں میں استعدا اعدا میں بیٹے اور بیٹیاں جو ان یا مرد کے ساتھ حبیہ اندماج
 ہوں سب سے چلے و غلج بھی و لیکن جس بظاہر رسولؐ کے کعبہ میں کھڑی تھا ہی
 جو میں جتنے اسکے برائیاں اور مرد و عورت ہوتے وہ سب کے سب اپنے بڑے گناہگار
 نے گناہ و اہیت کہے۔ بانی قابل نجات و اہل اطاعت ہو جائے گئے لہذا وہ
 کے اسی دنیاوی مرد و عورت کو توڑنے اور حق کو داخل سے بچ کر کھٹ سے

[illegible]

عروضا بہت کم ہیں | واقعہ یہ ہے کہ اورتہا پانچویں کے شانے لڑواں کا ثبوت غلطی سے
 کیا گیا ہے | عشق و محبت کے باعث بہت سی اعلا و یشدات و تعاسیر و آزار کے
 باعث میں نے کمر بستہ رہا | بالکل ناامید و غمگین رہا | وہاں تک پہنچا کہ
 نے مسدود رک میں دیکھا

انجام دہی و دیہی کی | علقہ نور اللہ و اہل و عیال و متل خود مکمل شکوہ و غیرہ
مکتبہ ایبٹانہ گورنمنٹ | مکتبہ ایبٹانہ گورنمنٹ میں ملانے والے تمام نسخہ و تحریر

۱) صاحب فرماتے ہیں	رسیدہ دنیا کے صفو چھپاؤ سے ہیں ہے کہ چھپاؤ سے
کسی کو سمجھنا ہی نہیں	اس سے کہ نہ ہی کی جانب تھے کہ اس سے
ہوئے کی اجازت نہیں	گرتے تھے طرف کا حکم رسول کو ہوا کہ ہر اسے

کے سب اپنے والدوں کو بند کر دیں۔ اس پر لوگوں نے چون اچانک رسول
 شن کر دو بار وحشت حکم دیا کہ قبل اسکے تم پر خدا کا غضب عذاب نازل ہو
 اپنے والدوں کو بند کر ڈالو۔ تب سب نے بند کیے اور علی کے والد
 باوجود اپنے بچے پر جو سیکو نیاں کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا کہ ہوسنی کی علی مجھے خدا
 حکم ہوا کہ تم بھی ایسی مسجد بناؤ کہ جو صرف تمہارے مصلوم اہل بیت کے لیے
 مخصوص ہو سو میں نے حکم خدا بنالیا۔ اب میں خدا کے حکم سے پیش کرتا ہوں
 نے کسی چیز کو کھولنا نہ بن کرنا ہوں۔ اس حکم سے مجھ میں دیکھو کہ اب میں نے
 مسجد رسولی تاریخ ابراہیم اور تھانیں امام سالار

۲) علی بن عباس سے	حسب رسالت ہیں وہ مذہبنا بھائی یوں ہی جو
-------------------	---

ہیں لیکن رسول نے ہر علاقہ باعلی کے امتکا اور اختر اک سے مزید علی کو رسول
 کے ساتھ بھائی ہونے کے فاسد میں تب کہ کھانے کے لیے ہر گ کہ دوسرے
 بھائی بنا کر صرف علی کو اپنے سینے سے لگا کر کہا کہ تو ہی میرا بھائی میرا وریر
 دنیا و آخرت میں (تاریخ ابراہیم و تھانیں امام سالار)

۱) اولیٰ القریٰ علیہ السلام	میکریتیتا سورہ۔ قل لا	یعنی اسے رسول سالاروں سے کہہ
۲) علیہ السلام فرماتے ہیں	استلک علیہ احیاء الاموات	میں کہہ کوئی امواتات میرے طلب
۳) علیہ السلام فرماتے ہیں	فی القریٰ ازل ہولی	میں اولیٰ القریٰ کی امت چاہتے ہوں

قرص پہلے پہنچا کہ آپ کے دو کون تڑپتی لوگ ہیں کہ جنگی محبت خدا نے ہم پر
 واجب کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ لڑائی جو ایمان کے لیے حسرت اور حسرت
 میں۔ اس روایت کو امام احمد بن حنبل اور طحاوی نے اپنی کتابوں میں
 نے اپنی کتاب میں اس روایت کو لیا ہے۔ اور یہ صحاح میں عرق کے صنف ایک سو چار میں
 نوٹ [جبکہ مسلمانوں میں یہ روایت صحیح ہے۔] زواجِ مطہرات کی محبت اور طاعت واجب
 پہلے پہنچا کہ اگر ان لوگوں کی طاعت کے تحت مسلمانوں نے خود واجب کر کے
 آپ ہی طاعت کی ڈگری دے دی۔ پس کھانا کی طاعت و عبادت کے ہاتھ
 دے دے اور رسول کے خلاف دشمن بن جائیں۔

ابھیٹ کی محبت اور طاعت اور تقسیم عبادت کو خدا نے اس قدر محبت دی
 کہ رسول کی تمام نعمتوں اور امتوں اور جانشینوں کا اور خدا بھی دیتا ہے
 دولت و ثروت کو یا کہ لوگوں کی اور راہ کرتے یا عورت خدا اور رسول کے عشق و
 محبت رکھنے کو قرار نہیں دیا۔ پس خدا سے اپنی اور یہ رسول کی محبت
 عطا منہ ہی کی گئیں ابھیٹ کی طاعت و عبادت میں حق رسالت قرار دیا۔
 جبکہ یہ حق صحابہ سے لے کر بنی معتمد بن صوابہ جیسے مسلمانوں سے ادا ہو گیا تو
 اب اسکی ازمد واری و جوابدہی مسلمانوں پر عاید ہوئی جسکے باعث قبر میں
 عرسہ عشر میں بعد اعتقاد خدا اور رسول پہلے سوال ہو گا۔

حکم و روح جبروت کو یہ بات کہ وہ ملک و ملک	یہ کہ خدا اس کے حکم و حکم کے لیے نہیں ہے
لَقَدْ كُنْتُمْ فِى الشَّكِّ بِمَا كُنْتُمْ يٰۤاٰمَنُوْنَ	نہیں یہ اس کے ایمان کے لیے وہ تم میں پہنچا دے
سَلُّوْا عَلٰی رُءُوسِكُمْ اَسْلِمْتُمْ	سلام بھیجو جو کہ سلام بھیجنے کا حق ہے۔

اس آیت کے ہاں ہم نے چار سلاک رسول پر درج کیے تھے رسول نے
اس کی اور دو شکر فرمایا کہ

لا تفسدوا ما آتاكم منہ
سلاک چھپانے کی اور دوسری

تب صحابہ نے یہ بھی کہ ہم پر جو وہ رسول آتا ہے آپ نے فرمایا کہ

میرے چھپانے اور چھپانے میں اور میری آئی کو شامل نہیں کرتے ہیں اس پر

حضرت کے زمانہ میں انہیں کے خاص سلف دل سے بعض متعلقہ امور کی

صحابہ میں کیا دواج پاک فیر ہوں صل علی عمرہ آل محمد سرور بھیجے

تھے میں طریقہ اور پر شیعہ بیان علی سب سے بلا ہند و دیکھتے ہیں اس وقت کہ

صحابہ نے کسی نہ چار رسول کے و فہم است کی کہ اس سے وہ میں یا اور

کے ساتھ کسی فضل و شرف میں بلکہ بھی شامل کر لیں تو شاید حضرت اپنے صحابہ

ازواج کی جاس نظارہ ہی ایمان داری کی خاطر سے ممکن تھا کہ وہ آل کے برابر

و صحابہ انہیں کا اضافہ فرمادیتے لیکن حضرت کی جانب سے کسی کتب میں

درود میں آل کے ساتھ صحابہ و انہما جہ انہیں جیسی درود و انہما جہ انہما جہ

انہیں کہ ان یا مان عریقت صحابہ و ازواج کے خاص میں ان عقیقت کے

کی درود میں انہما جہ انہما جہ انہما جہ انہما جہ انہما جہ انہما جہ

و سے لیا ہے اور وہ آیت کہ لفظ آل سے ظاہر ہوا کہ جو حکم رسول پر

کے دستور میں انہما جہ انہما جہ انہما جہ انہما جہ انہما جہ انہما جہ

اور لکھنے کے ساتھ انہما جہ انہما جہ انہما جہ انہما جہ انہما جہ

سمجھا کہ کتاب کو رسول سے اتصال عادیہ رکھائی دیتا تھا تو لکھ علی علیہ السلام
 وہی آج کہنے سے آل کو رسول سے جدا کر کے بطریقہ دکھا یا اور اسی پر کھانا
 نہیں کی کہ اس سے اس کو روزانہ وہ نہیں جیسی آدم سے کھانا وہ جو آدم سے
 اور مصاب و اذیاج کی اذیاج کو کھانے کا خواہ وہ اور رسول اور طبیعت کے
 خلاف ہو جائے یا نہ ہو

بغیر رسول کے نماز علی کا نام ہے	خود رسول کا قائمہ اور شراب کو ہلکی
اور بغیر محبت المہیت حرام ہے	وہ رسول یا دم پر یہ کرتے تھے یا اور ہلکا
	اور اگر رسول وہ ہلکا میں نفسی نہ پڑھی

جائے تو ایسی نماز ہی باطل ہو جائے گی۔

اور اگر مسلمانوں نے رسول کو ایہ رسالت المہیت کی محبت اطاعت کرنے
 خلاف ان اپنے سے اور انہیں کیا تو ان کے سارے اعمال تار و ریزہ
 حج، زکوٰۃ وغیرہ بیکار ہو جائیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	من مہجرات رسول اللہ	آل محمد پر حکم خدا صدقہ حرام ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	قال قال رسول الله ﷺ	
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	محمد لا یحل لنا الصدقة	

آل محمد کے لئے صدقہ ہم عورتا پہن ساری ہندو محمد بن جبریل، عیسیٰ، زین العابدین
 کتاب احباب

زکوٰۃ خمس کی حقیقت اور سادہ	خاتمہ یا میں اپنے حبیب رسول پاک اور
ظاہر کی کلیمہ اقدس و منزلت	اس کے محبوب غیبت کو کسی کا مستحق و مساک

ہوئے نہیں دیا اور ہر پادشاہ کی خاطر کی ورنہ اگر ہمسوہ ہوا ہ کی ۔
 (۱۱) خواہ اس میں سب سے پہلے ظن کرنا کہ اس ملک کے شہریت میں
 منتخب کیا ۔

(۱۲) کیا وہاں شہریت کے لئے الگ الگ کی صورت کی بنا پر قائم کی ۔
 (۱۳) کوہ رمال کوہ کی پٹی ملک سے واکم اور دنیا میں کام نہ ہونے
 کے لئے ورنہ ل اور شہریت پیدا آئے میں سرحد میں کوہ رمال کوہ رمال
 بہت پہاڑوں کو ملک و خواہ بنا دیا ۔

(۱۴) قطرہ بہ ہونے کے لئے کے لئے ذکاوت جسم کی ہے اور صدقہ پچا اور
 کی ہے چہ کہ جسم کا میل دنیا میں سب کے لئے ایک حقیر و ذلیل ہے معنی
 اسے اسکو خدائے اپنے رسول اللہ آل رسول کے لئے نفسی مرام کر دیا اس کے
 غیر باخفا قطرہ یا صدقہ کسی سید کو نہیں دے سکتا ہاں سید غیر اقوام کو
 دے سکتا ہے لیکن مال کا یا بیٹوں اور شہر کو دے اور پانچواں حصہ خمس میں
 سلطنت جو کہ خدائے اپنے لئے خاص مقرر کیا ہے وہ اپنے رسول اور آل رسول
 کے لئے بھی خاص کر دیا اب اس میں ذکاوت سید کے علاوہ دیگر مسلمان
 مستحق بھی ہاں کہتے ہیں کہ خمس اپنے رسول اور اہل بیت کے لئے ہے سب سے
 مخصوص کر کے اور خیریت اور دو سلام سے مراد ذکر کے دیا میں بجز رسول
 سب کے ساتھ نام ملا لکھا گیا پانچواں کو افضل و آخرت اور عزت و ذکر کا
 احسن انتخاب ملے میں کہتا ہے کہ ابن عباس خمس اپنے لئے جائز سمجھتے
 تھے بعد رسالت میں خمس کے بانٹے تھے ہوتے تھے ایک حصہ خدا اور رسول کا

ایک مصنف نے اعرابی نہیں لکھا کہ تین حصے تھیم۔ مسافر اور کسب کے
 ۱۲ فقرات کے بعد نقل کے زمانہ میں مصنف رسول و قوی اعرابی کا ساتھ
 ہو گیا۔ حضرت ابن عباس نے حضرت عمر کے زمانہ میں دینا پاپا گمراہوں نے
 ان کے لیے جان لوٹا رکھا۔ اور جناب امیر بھی صحابہ کی مخالفت پسند کرتے تھے
 (حسن انتخاب ملاحظہ)

نوٹ | دستوں یا روکی پہلی اسے ماموں کو بیان سلمان اس بات پر خود کریں کہ
 خدا و رسول نے حقوق سلطنت میں اپنے ساتھ اہیت کا من و بعدی دشمن ہو گئی
 مولا کر اکی شان و بعدی دشمن ہو گئی لام دنیا کو غلام کر مسلمانوں کو غلام نہ کھا
 ہے۔ اور صحابہ جیسے سامان و آشنا کا بیان یا کسی حق میں ذکر نہیں کریں۔
 لیکن بعضا در رسول صواب و وہ ایک دشمن و پیدائش سے کہ نہیں کسی
 جنگ میں ہر بے غیر خود تم کھائے بغیر کھانہ کو قتل کر کے کسی جنگ کو فتح کے۔
 رسول کو عباد میں دو مرتبہ چھوڑ کر جاگ جاتے جنازہ رسول کو چھوڑ دینے پر
 رسول کے جانور قتلا و قاتلین ہا میں اور رسول کے اہیت کو حق خمس حق
 قدرک سے حق غفلت سے درود و سلام بھیجے سے ان کے القاب و آداب سے
 مورو م و مطلق کر کے خود ان کے جہا فضائل و مناقب القاب آداب اور جہا موقوف
 کے حقہ اور کھلا میں اور امت محمدیہ کے لیے اہل الارے حق پرست محب رسول
 دال رسول ہیں کہ وہ باتیں اپنی کتابوں میں دیکھ کر سن کر ذرا بھی دل پیچھے
 اہیت کے حق میں افسانہ کی بات ذرا بھی سننے سے نہ نکالیں قول خدا و رسول
 مطلق و بیگناہ یا قابل جہا اور تاویل کیا جائے مگر صحابہ کے قول و نقل پر حق مورو کے

سوائے اہل ایمان و اہل بیت کے ہر ایک پر یہ بات
 لڑی جائے گی۔ اور دوسری بات کاٹھ سے لگانا۔ یہ بات بھی بدلتی تھی
 کیا جائے

نزدک حجاب سے ہے | سر اور جسم کی سیلانی
 علی کی وصایت و خلافت | فَالْحُجَّةُ أَذَاهُ كَمَا صَلَّيْتَ | سر پہ حجاب کی ہرگز نہ ہوتی
 یہ خلافت رسول کی پیشین گوئی | صَلَّيْكُمْ وَمَا لَكُمْ | اس سے اٹھانے سے نہ گوارا
 کہ اب یہاں چھانپو وہ اور اندھا بنا دیتے وہ غیرہ اکثر کفار یہ اہل بیت میں پہنچا رہی
 خلافتی نے ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ اک بات کہ
 کہ میں ہم کسے شی کے ایک گروہ کے ساتھ بیٹھے تھے اور ہم میں رسول اللہ
 بھی تشریف رکھتے تھے کہ ایک ستارہ نے آسمان سے ٹوٹ کر زمین پر گرا
 تو اس وقت حجاب رسول نے فرمایا کہ یہ ستارہ جسکے گھر میں تانڈل ہوگی
 وہ میرے لیے ہے۔ پھر اسی اور میرا غلیف ہوگا۔ یہ سن کر لوگ کھڑے ہو کر
 نظر کرنے لگے تو دیکھا کہ سید عالم کے گھر اتر رہے ہیں مباحثت ماحضرین
 صحابہ و غیرہ نے بیابان ہو کر رسول سے کہا کہ تو کیا نبوت علی میں گمراہ ہو گیا
 ہے۔ پس اسی وقت خدا نے رسول کی زبان سے مسلمان کے جواب میں
 سورۃ النجم نازل کر کے خلافت علی کے بات پیشین گوئی خود شانہ نازل
 کرنے کی خوشخبری سننا کروا کر کہ نبی کے ساتھ یہود و خیالات
 کی تردید کی کہ مسلمانوں علی موقعا علیہ کے گھر یہ ستارہ ہم نے اٹھا ہے تمہارا
 رسول انبی صلیت میں گمراہ نہیں ہوا وہ کوئی کام غیر ہمارے مگر کہ اپنی مرض سے

علی کا علم اور علیؑ کی شجاعت

جناب امیر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہزار اب علم کے جھکے کھاتے اور میرے
 ہر دماغ سے تہا رہا وہ دماغ کے دماغ تھے (اذا ما فرأى الى نفسي من شارب و حوشا)
 (کنوز الخصال میں) ہمارے دماغی دماغ اکثر نے فرمایا کہ میرے بعد میری تمام
 اہمیت میں علیؑ سب سے زیادہ عالم ہے اور زیادہ ہے۔

(۱) تفسیر طبری اور تفسیر ابو نعیم میں محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ بارہ سو
 بعد کی آخری آیت ہے و من عند علم الکتاب سے مراد علیؑ ابن ابی طالب
 سے جس کو خدا نے محمدؐ کی تصدیق رسالت کا دوسرا گواہ اپنے ساتھ مقرر کیا۔
 (۲) جنگ احد میں اہل نبیؐ جبریلؑ کی آواز لاسیف الآذ و الفقار
 لافتی الآمل سن کر رسول سے اجازت طلب کر کے حسان بن ثابت نے یہ
 شعر فوراً نظم کر کے آنحضرت کو سنائے۔

جبریل نامہ غی مصلنا والنفتم لیس بنجلی

جبریل نے ہمارے بلند نوازی یکہ گرد قہار نہیں دغ ہوا تھی

والمسلمون قد اعد قوا حول المنی المرسل

اور مسلمان جوہم کے ہوئے تھے گردا گرد نبیؐ مرسل کے

لاسیف الآذ و الفقار لافتی الآمل

نوٹ یہ اتیاز میٹیل و تغذہ کی طرح سے نقطہ علیؑ کی جو امر حق کے ثبوت

میں ہے جیسا کہ دنیا میں جان پکھیل کر ہزاروں اکھوں روپیہ دے کر

تب سرکار سے تغذہ یا سرحد حرفوں کے الفاظ کے خلیا باہر پاتے ہیں۔

۱۔ جنگ خندق میں عربوں میں ہجرت کرنے والوں کے لئے پہلے سے
مقرر کیا گیا تھا اور یہاں سے ان کو بھیج دیا گیا تھا۔
مہاجرین کی قیادت ان کو کر رہی تھی۔

فصل فی یوم النحر والقیامۃ
یوم النحر والقیامۃ
یوم النحر والقیامۃ
یوم النحر والقیامۃ
یوم النحر والقیامۃ

۱۔ انہوں نے جو کچھ فرمایا ہے
اس میں کوئی شک نہیں ہے۔
یوم النحر والقیامۃ

۲۔ کتاب فضول العربیہ میں مذکور ہے کہ
اس کتاب کے مؤلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مصحح اور راوی تھیں۔

۳۔ مناقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ
اس کتاب کے مؤلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مصحح اور راوی تھیں۔
یوم النحر والقیامۃ

میں عالم دین اسحق سے استفادہ کیا اور علامہ شیخ سلیمان قندوزی غفرلہ نے اپنی کتاب یتایجا لودہ میں تفصیل کے ساتھ تحریر کی ہے اور بعض کتب میں جلال الدین عبداللہ قسری سے رسول اللہ سے امام اماموں کے نام فقیر فرما کے اور نیز عالم الشریعہ میں اختلاف عشر اسباط کی تفسیر میں اولاد معتبرہ کو ہمارے اسباط کے ہر حیب رسول کے خواجے حسن و حسین سبط رسول کے لئے سبط مینے اولاد اور مشائخ کے ہیں اور کتاب فرادہ السطین میں یہاں لکھا ہے اللودہ مشائخ میں لکھا ہے کہ حیب بارہویں امام صدیق احمد زمانہ کے تھے بن مریم آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے اور امام کے پیچھے امان پر ہیں گے اس وقت زمین پر زمین سے منور ہو جائے گی اور حضرت کی حکومت شرق سے غرب تک عام ہوگی

بارتھویں امام ہمدانی آخر الزماں کی تمام خدایات

کتاب ایجابت راہ اور میں شیخ عبدالرہبان شرفی جلد دوم کے صفحہ ۱۲۷ پر ہے عربی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت ہمدانی امام حسن عسکری کے فرزند ہیں جو پندرہویں شیطان میں پیدا ہوئے اور وہ باقی رہیں گے یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم سے ملاقات ہوگی اس حساب سے ہمارے موجودہ شہدائے کرام آپ کی عمر فریب ساٹھ سو تیس برس کی ہوئی۔ یہی روایت مذکورہ خواجہ امام میں بھی ہے۔ اور کتاب البیان کے باب ستم میں محدث ابو عبداللہ محمد بن یوسف

ظاہری سے بھی امام ہو جی کے زندہ و موجود ہونے کو کھاتا ہے اور یہ بھی لکھا ہے
 کہ آپ کی لقبا نامکمل نہیں ہے جیسے کہ حضرت یحییٰ اور حضرت خضر و ایسا کی بات
 تک زندہ ہیں۔ اور امام جانی اور حضرت شیخ الفس الرہبی تفریحی اور لفظ امام کی
 اور سید نعمت اللہ کی بھی آپ کے زندہ ہونے کے قائل ہیں۔

(در کتبہ بابا بنی المودودہ ص ۳۳ میں)

اور کتاب مسند احمد سہیل حاکم و نوادر الاصول و الاموال و طہاری و سہمی
 و عیار الہیت میں رسول سے منقول ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ
 حضرت علیؑ نے رسول سے روایت کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ خدا سے
 آسمان والوں کے لیے امان ہیں جب تک کہ جاتے رہیں گے وہ بھی جاتے رہیں گے
 اور میرے الہیت زمین والوں کے لیے امان ہیں جب میرے الہیت میرے
 اور خداں امام آخری عہد خدا میرے ساتھ جائے گا تو زمین بھی نہ سبکی
 اور قیامت نمودار ہوگی۔

الہیت سے دوستی و دشمنی رکھنے والے کا نتیجہ

اس کے متعلق آیت کے علاوہ بہت احادیث ہیں چنانچہ ذخائر العقبیٰ اور
 بنیابیع المودودہ میں ہے کہ اگر کوئی شخص الہیت سے بغض و عداوت رکھ کر
 ہزاروں گناہ کرے مگر وہ اس کے زندہ و درخ میں جائے گا یہ حضرت
 علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ فرمایا کہ جو شخص میرے الہیت پر ظلم کرے
 ان سے دوزخ انکو ملے جب کہ رسولؐ صبر کرے آپ پر بیعت عوام ہے۔
 آیت فَاَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ نَفْسٌ مَّا كَرِهَ (روز قیامت) سورہ بقرہ

لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ ایتے اور اہل سنت و جماعت کے لئے ہے
اس آیت کی تفسیر میں عالم اسلام نے اپنی کتاب مستدرک میں ابن عباس
سے روایت لکھی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میرے بہت سے نام کتابیات و ہدایات
میں ہیں کہ لوگ انہیں جانتے ان میں سے موفات بھی ہے جنہی میں ہر روز تحیات
لوگوں میں پکار کر ان ظالمین پر خدا کی لعنت بھیجوں لگتا کہ جنہوں نے میری اولاد
و وصیت کی نکتہ یہ کہی اور جنہوں نے میرے حق عنکاف کو خفیت سمجھا۔

فَمَا سَكَنَ لِقَاكَ إِلَّا تَكُنْ لِقَاكَ ۝ گوئی مجھ کو ایں آیت اگر تم نہیں جانتے ہر
تفسیر طبری میں جاہد بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ
اور اہل ذکر سے ہم ہمیت ہیں۔

وَمَا سَكَنَ لِقَاكَ إِلَّا تَكُنْ لِقَاكَ ۝ سنون کی اہمیت اور اہمیت میں ہے
وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ ۝ انہی پر مشورہ میں جلد و حق و سلف و سلف

اسن الانحیاب کے صفحہ ۳۴ میں اس قدر روایات اس
حدیث ذکر ہیں اس کے ساتھ ہے اس کے متعلق موجود ہیں جس
علی کے عنایت لوگوں کے اعتقاد اور عمل یا عمل ہو گئے جسکے سادوں اور سید
نہری میں کہ حدیث ہے یہ فرمایا الحق مع علیؑ حق علیؑ کے ساتھ ہو (ابن مردودہ)
عبدالرحمن ابن اسید راوی ہے کہ ہم چند ماہرین کے ساتھ شدت رسول
میں تھے کہ آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ میں ان کے ساتھ ہے۔

ابوذر عفار ہی نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق علیؑ کے ساتھ
میں کو خوش ملک عدا نہ ہو گئے۔

حضرت عائشہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ میں علیؑ کے ساتھ پہنچا ہوں
 جو عمر میں میری بہن ہے۔ (کنز العمال)

نور جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 کہ اے علیؑ میں تیرے ساتھ سے تیری زبان پسینہ تیرے دل میں ہے تیری ہڈیوں میں
 میں سے۔ (کنز العمال)

حضرت ام سلمہؓ نے فرمائی ہیں کہ علیؑ میں پہنچے میں نے انہی پیروی کی جن کی پیروی
 کی میں نے ان کو چھوڑا میں کو چھوڑا یہ اتنی سے بڑے عہد ہو چکا ہے (کنز العمال)
 ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں علیؑ کے ساتھ ہے
 لیکن لوگ دنیا کی طرف الٹے ہو گئے۔

جنگ میں نے آنحضرتؐ کو جناب امیر سے فرماتے سنا ہے کہ اے علیؑ تو میں
 ساتھ سے اور میرے بعد تیرے ساتھ ہے (ابن مردودہ)۔

ابو رافعؓ جنگ میں محمد بن ابی بکرؓ نے حضرت عائشہؓ سے (جنگ) مصر سے
 سے اپنے گھر تشریف لے گئیں (خدا کی قسم) کہ میں بھاگتا ہوں آپ سے آنحضرتؐ
 کا لڑائی میں آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ میں علیؑ کے ساتھ سے فرماتے انہوں نے
 کہا کہ مشک سے۔ پھر آپ نے خروان والوں اور ذوالشعبہ کا حال پوچھا
 سرورقؓ بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ فرماتے گئیں کہ مشک علیؑ میں پہنچے میں
 ایک ایسی عورت تھی کہ ہر سنسالی والوں کے پس میں تھی جو کہ حضرت طلحہؓ
 و زبیرؓ کی وجہ سے جنگ میں آئی (ابن مردودہ)۔

عبداللہ بن عامرؓ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ علیؑ انہوں کے سردار اور بھائی

خائف ہیں جس نے ال کی مدد کی اس نے خدا سے مدد پائی جس نے انھیں مجبور
 وہ دلیل مہمات انھیں کے ساتھ ہے تم بھی ان ہما کی پیروی کرنا اور پیروی
 اور مانع سے منعول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے اور مانع سے منعول ہے کہ
 جب قوم علی سے جنگ کرے گی علی حق پر ہو گئے وہ باطل پر ہو گئے خدا کی راہ
 میں ان کے ساتھ جہاد میں رہنا ہو گا جو شخص جہاد کی قوت نہ رکھتا ہو اسکو بیٹھے
 اور ان کا زبان سے ساتھ دے اگر زبان سے جہاد نہ ہو تو یہاں
 سے ساتھ دے اگر تم نہ جہاد پاؤ تو تم میری طرف سے لوگوں کو دعوت دینا
 کہ علی کی مدد کریں۔ اور مانع اپنی قوم میں نہیں ہیں بیچ کر مع اپنی و عیال علی کے
 ہمراہ ہو کر انکی شہادت تک ساتھ رہے اور امام حسن کے ساتھ مدینہ و ہجرت کے
 حصہ بہ حصہ میں حسن الانتخاب کی یہ حدیث مع روایات مذکور ہے
 میں کا جی چاہے دیکھے۔

حضرت ام سلمیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ علی
 القرآن مع علی | قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ جو حق کو نہنگ۔

عبد اللہ بن عمرؓ (عمرانی - دہلی - ابن مردودہ)

اور یہ بھی فرمائی ہیں ابوذر غفاریؓ کے غلام ابو نضایت سے کہ جب لوگوں کے
 دل انہی خواہشوں کی طرف سے تیرا دل کہہ رہا تھا اس نے کہا کہ علی کی طرف
 ام سلمیٰؓ نے کہا ٹھیک ہے میں نے رسول کو فرمائے سنا کہ قرآن علی کے ساتھ ہے
 جو حق کو ٹھیک جدا نہ کرے میں نے اپنے بیٹے عمر اور بیٹے عبداللہ ابن امیہ کو
 حکم دیا کہ علی کے ہمراہ ہو کر جہاد کرو کہ حضرت نے ہم عورتوں کو پردوں میں بیٹھنے کا

علم ہائے دین میں غور و عمل کر لینی کی طرف سے صفت میں بنا کر ہی ہو
 ایں سر اور یہ امام بن مقدم کتاب النشاب میں حضرت امام سہلی
 روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے رخصت سال میں سحابہ کرام سے فرمایا کہ
 تم قریب و دُریات رملت کرتے والا ہوں میں تم سے پہلے ہی دشت پر فوج کے سر
 کمرہ ہوں کہ جس نام میں وہ عمارتیں پتھر پر چھوڑے گا وہاں ایک سال
 بعد و سرای حضرت علیؑ میں اٹھیں گے۔ پھر جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا
 کہ تم میرے ساتھ رہو۔ تم کو شہر واد و غول و آب میں عبادت ہوئے
 تم سے بچو۔ چنانچہ کہ تم نے میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

امام سید خدای کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت کے تشریف آوری کے منظر
 کو اٹھتے ہیں آپ تشریف لائے کھنکھانے لگے کھنکھانے لگے کھنکھانے لگے
 یہ کوٹھانکے دیا اور فرمایا تم میں سے ایک ایسا شخص ہے جو تاویل تو کر
 پھر جنگ کرے گا اس طرح جیسے میں نے تمہیں قرآن پر جنگ کی حضرت
 ابوبکرؓ پر بھاگے یا حضرت وہ شخص میں ہول کا فرمایا کہ نہیں حضرت
 یہ کہ میں نہ کا (فرمایا کہ نہیں لیکن یہ جوتہ بیٹے والا اخلاصت اہل) ہے۔

اسی حدیث کو امام محمد حنیبل نے مستدرک میں امام نسائی نے سنن میں اور
 مسند السنہ میں جمع السنہ میں اور ماہنامہ ابوعبلی ابن حیان نے اپنی سنن
 میں۔ اور حافظ امام نسیم کے تلبیۃ الاولیاء میں اور ابوعبلی صغیر نے تہذیب
 میں روایت کیا ہے۔ اور عاکرہ کا قول ہے کہ یہ روایت بخاری و مسلم و ترمذی
 اہل سنن | ایک السنہ کتب سے من اور قرآن روز علیؑ کے ساتھ ملکر میں ہوئے

قربانی کر لیں اور غنیمتوں کی نعمتوں کا ماحول بنائیں۔ جس میں
 رسول کی نصیحت اور تجویز سے | خدا سے دعا کی جائے کہ اس کی طرف سے
 اس کی عبادت و عبادت علی کی منظر قلمی | کہ اس میں ہے برکت ہے بجا کر کے ایک
 عین میں رہنا اور ہر مہر کے ساتھ بہت نصیب کر کے ان کی جو جائزہ کر دی ایک
 نصیب اور ظاہر حرم کو دیر اور کعبہ کو شکوہ بخار یا۔ خدا نے مسب نہیں رجوع
 و معلوم کیا کہ برادر نہیں کی اپنے رسول سے اپنے نہ ہر دست فرشتوں سے اور
 کہ وہ جہاں جیسی کہہ تی طاقتوں سے کچھ کا نہیں لیا۔

مصلحت عقل ہی عقل کہ خدا تو خود ہی لامکان اور سلاطین سے ہم کو کسی
 کے لئے کی طاقت ہی عقلی ہاں کعبہ جیسے خدا سے اپنے سے سبب گھر میں ملکر خانہ کعبہ
 ایک جہاں فلاں کی صورت میں وجہ اللہ سان اللہ پیدا کیا جائے کہ برخانہ اور
 خدا یا وہاں اہل بیت اللہ ہر گھر کو جنوں کی نجاست سے خود پاک کر کے بنائیں
 بنائیں اور دنیا و نشان عقل و عقل کو اقباس عبادت کے ساتھ باقی رکھے اور
 خود کو ایک و مختار خالق کہہ اور واسطہ اختیار است ہی ثابت کرے۔ مدتوں
 انتظار رکھتے رکھتے ہر خیر کو، انہما نے شوق قنات میں ۱۴۰۰ ربیب کو دیوار کعبہ
 حکم خداوندی شوق ہو گئی۔ ہمارے طریق کو جلد اپنی فوٹو میں لے کر بہتوں کی
 وہاں کے بھرت سے اک خانہ خاں خدا علی کی صورت میں جلوہ نما کر دیا۔

(۴) جنوں کے باقی رکھنے کی وجہ | خدا نے کعبہ میں اپنے مخالفت دشمن مردوں کو
 باقی اند اپنے خاص گھر میں ان کی مملکت بجا پر مخالفت عبادت کی ناز ہو اور ان
 علی کی قاعرا سیلے گرا اور کھاکر رہا میں بجا سے فرشتوں یا رسول کے علی علی و

رسول پہنچے حکمت کلین مشہور۔ مہوں اور عرب کے کل کفر بیچے عین ہوتا
 پہلے ایمان استقام کی تلبہ کثرت کے سامنے علی کے سین ایام و مدت میں نہ
 بنا کر وہ ہو کر ملک : ڈانے سے انکے گل ایمان کا منظر بنیا ابھی ۔
 دیکھ لے اور ایام نادانی میں اپنے خداوی و دانا کی بات بکھلے اور
 غالب اور توئی تہ کھا کر اپنے خداے غالب کل غالب کا لقب حاصل کر
 اور ۔ غلات اول کے سکر کے ٹکڑے سے تاقیاست کرم شریہ پر
 اپنے کر سحاب سے بد جہا افضل ثابت کر دیکھا سلسلہ اور سب سے
 کہ جب تم نے علی کی پیشانی یا نظر جنوں کی جانب نہ لٹکے تین
 آنکھیں بند کہ کے آفریں میں آ کر رسول کے پہرہ پر پڑنے سے علی کے
 ایمان کی تصدیق کر لے انھیں کو کرم اللہ وجہہ کنا دجیب کر لیا تو ایسا
 کلام الایمان معدوم ہو کر کہ جبکہ ایام افضل کی ذہانت نے عین سوساٹ کفر
 اور کثرت پر خدا سے واحد کو بحالت موجودہ مغربیت بغیر کسی بزرگ کے بنا
 خود ہی غالب اور توئی ترک کر دیا ہم اعلیٰ کعبہ سے آگے جہ بکھلے آفریں نہ ہر
 اور بعد ۔ محض پر نظر ڈالنے مسکراتے اور تہ الفی المومنون کی قبل از ہر
 قرآن تلاوت کرتے بغیر اپنی آنکھوں سے اپنی امتیر کی برس سے مشاہدہ کر لیا
 جسکی مثال اور صورت تمام ظالم و سنا بیاد میں ہیں شے کی تو پھر لہذا
 صواب کو کس شے نے ہم دیکھا اپنے عین چاہیں ہمیں کے کفر کے بعد آدمی
 کے مقابل خود کو علی سے مقدم کر کے خود کو انبیاء المرسلین اور علیہ السلامین کا
 پند کر لیا اور ان کے معتقدین کو اپنے فضل و انوار خدا کے خوف نے

بات پر مایوس است کیوں نہیں گویا کہ تم آدمی تھائی ایمانداروں کو اسلام لا سکر
 بھی تیسرا ایمان رسول کو میدان جنگ میں چھوڑ کر سیلوں گھڑیوں کے فاصلات
 ایک دفعہ نہیں دور دفعہ دیکھ کر لینا اور رسول جیسے ایمان کے مخالف (جو جان غور
 کو بچا کر پھر آخری جنازہ کے ثمرت زیارت سے خود کو محروم کر کے دنیا و دہان شاہ
 مار لٹا رہا بت کر دکھایا ہو) ایسے ایمانداروں کو علی سے افسوس و شرت کر کے
 علاج عذرت بھانے علی نہ صحابہ کے سر پر دیکھنا گوارا کر لینا کوئی ایماندار ہی نہ
 یہ بات حاصل کرنے کی کیا بہترین تکیہ اختیار کی ہے۔

رسالت کی تکمیل علی کے | قبل پر شاہ یا بعد ہر شاہ اپنے حبیب خاص رسول
 جنت تاج پوشی پر منحصر تھی | پاک کو خدا نے مرتبہ رسالت پر اسلئے قرار
 عین کیا کہ علی بن ابی طالب کے خاندان کا قریبی مصطفیٰ اپنے نو دس سال کی
 معتبر عمر پر پہنچے تو رسول کے دعوت نبوت کی صداقت کا آخر غیروں پر علی
 ہو جانے اور دنیا میں رسول کا دعوت بے اثر نہ رہا اور ایک بھائی کی آواز
 اسلام کو دوسرا بھائی اپنی آواز بیکار بیک سے سنہماں کر دی نہ ثابت
 کر دکھائے۔ اور اگر علی جیسا ایماندار بندہ پہلے کہے میں نہ پیدا کیا جاتا جو
 سے آنکھیں بند کر کر چہرہ رسول پر نظر نہ کر آ غوش رسالت میں نہ پالاجاتا
 تو جہاں دنیا میں کوئی ایماندار تصدیق رسالت کے لئے سامنے آتا۔ اور محمد
 کے بادلوں کو مضبوط اور سکر کو مستحکم کر سکتا تھا اسلئے خدا نے علی کی ولادت
 میں اور ہر دین میں کفر کی ہواؤں سے بچانے کا کیسا کچھ قدرتی نظام کیا
 اور اپنے رسول کو اپنے ائمہ نبوت میں سچا مرثیٰ اسنے زمانہ نکاح و شہر و میدان

جانتے ہو کہ ان کی خدمت میں رسالت کا پہلے نہ آگوا اور ان کے
ساتھ نہ آگوا اور ان کا حق کو کھو کر دیا۔ اور حق یہ ہے کہ اللہ عزوجل
کے آئے پہلے رسول نے اپنے قبیلہ کے چالیس سرداروں کے سامنے اپنی نبوت
کو اور بھی کی اور انہیں ایک پرہیزگار اور نیک و نیا بت کو کھانا ہر کر دیا۔

رسول کے آئے اور ان کے رسول نے ان کے خلاف کے نازل ہونے پر ان
انہما نے نبوت رسالت کے ساتھ علی کی وصایت و خلافت کا اور ان کے
ساتھ کل انہما نے نبوت کی مخالفت اور ان کو روکا مگر اس آیت و ارشاد
کے ان کے نفسان و منافع کو اپنے اور خدا اور قرآن کے ساتھ خدا و صریح
اتحاد کو مستحق سبحانہ کے سامنے دیکھا گیا ہے اسنا کسی نبی نے نہ پہنچا
نہ دیا ہو گا علی کے علاوہ۔ فارسی میں ان کے سامنے آئے وقت کو
ہو کر اس لیے تعظیم کیا کرتے تھے کہ وہ اسم الائمہ تھیں اور مہاجرات شہداء
امام خدا اور ائمہ ہدایت اور تحفہ شریعت ان کی اولاد کے ذریعہ باقی
رہے وہاں تھا۔ نیز آیت تطہیر نازل ہونے پر بعض کے نزدیک جو یہ
بعض کہتے کہ نوامیس رسول علیؑ اصحاب علیؑ و فاطمہؑ کے دروازہ
جا کر گزریں کہ ان کے دروازہ پر علم و ابون کوٹانے کے لیے ہوں
جیسا کہ آیت کے بعد کہ لا یجوز علیکم ان تلمسوا اهل بیت النبوة و معتقدین
المرسلین انما یرید اللہ لیزہب عنکم الرجس اهل البیت
و یطہرکم تکراراً۔

نوٹ | اور روایت اس حدیث میں ہے۔ و منہ سبوح علی تعظیم

بیان کیا ہے کہ اگر ان پر یہ ہو گئے ہیں مسلمانوں کی کیفیت چھک چہل اور
مشتبہاک ہے حتیٰ کہ باوجود یہ نہ سمجھ کر ہلاک و عاقلہ تشریف لائے ان کے
وہیافت کرنے پر فرمایا کہ ہم آدمیوں کو ان امر کا حکم دیتے ہیں اللہ اس میں
مرد کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ کی اس روایت کی شرح امام نووی نے منہاج میں حضرت
کی وہ یہ لکھی ہے کہ شیخ کی ہشک ہے یہی قحی اور مسواہ حضرت کے حکم
روایت خلافت علی (ع) قبول کرنے میں دیر کرتے تھے۔

یہی روایت ابونت سے مفصل فقہ مشورہ نقل رجال حقیقت کتب کے
صفحہ ۶۱۷ میں دریا ہے ترک کیا جاتا ہے۔

چھک حکم والعصر میں فاما فرغت فاصب والی رہا واطلب
یعنی اسے رسول جبکہ تم حج کے فراموش سے فانی ہو تو امر خلافت علی کو قائم
کریں کہ اے خدا کی طرف واپس ہو جاؤ۔ آپ نے وقت کی تا موافقت
سے کعبہ میں حج کے موقع پر خطبہ خلافت علی میں توفیق کیا اور
بعد فراغت حج غدیر خم کے قریب پہنچے تھے کہ جبریل با پنواں تبارکی
حکم لایا اے رسول اللہ صلی علیہ وسلم من ریت لانی ہوا۔

اس آیت کے متعلق تفسیر و تفسیر سید علی اور ابن عاصم ابن مردیہ
بن عساکر ابی سید خداری سے روایت ہے کہ یہ آیت بروند غدیر خم
ماثل ہوئی اور ابن مسعود صحابی بیان کرتے ہیں کہ ہم نہانا رسول میں
اس آیت کے لفظ من ریت کے بعد علی صلی اللہ علیہ وسلم بھی چھک

و ان کثر تفعل سے آخر آیت تک چڑھا کر لے تھے۔

اہلسنت کی تفسیر مجمع البیان میں ثعلبی اور خفصی کا لی وغیرہ نے اپنی تفسیر میں واقعہ غدیر خم کو پورا لکھا اور کتاب ریاض النظر فی مناقب المشرقة جلد دوم کے صفحہ ۲۱۶ میں ابن عدی نے روایتی سے یہ کہ حضرت نے جناب امیر کو بروقتہ یرغم بلا کر اپنے ہاتھ سے دستار بندی کی اور کیا دوس کے سر پر بجا کر یہ سند و ثنائے ائمہ اہل حدیث ثقلین اور حدیث مسندہ اشاد کی۔

مسلمانوں میں تم میں سے جو بھی میری پیروی کرے گا	سیدہ خدیجہ ان شاء اللہ فیکم اللہ
میں بہ خاصیت میری عزت بہ تکم	اللہ اللہ و عترتی و حبیبی ملان
ان کو سب سے پہلے دیکھو کہ وہ میرے پیروں میں	تسکتم بھائی انفسوا بعدہ و من
وہ میرے پیروں میں ہوں گے یا نہ ہوں گے، عرض کو فر	یفتقر احسن برعائل الخوض

پرواہ نہ ہوتا۔

اللہ میرے لیے مثل کشتی نوح کے ہیں جو	سیدہ خدیجہ مثل علیتی کمثل
اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جس نے	سبطینہ لرحم من نیکھا علی و من یخلف
نہ ہوا اس کا ہلاک ہوا۔	عنہا غریک و قوی۔

اس وقت اولیٰ بکرم میں انفسکم قالوا بلی۔ یمن بالآپ نے اقرار کیا کہ توب علی کے
 زور پر کر لیا اور چاروں طرف دکھاتے ہوئے فرمایا کہ میں کنت مولاء
 انہذا علی مولاء کہ میں کما میں سوتی ہوں اسکے علی مولیٰ میں۔
 جس کو سن کر اول صحابہ و زوالج نے پھر مختلف شہروں کے سرداروں

ما جیسا کہ بہت اہم رکھا دے علی کی ذات و عہدے پر غسل پڑا دیا کی۔
 حضرت عمرؓ فرمایا کہ علیؓ کے ہاتھ میں ہاتھ دیکھ کر
 اٹھ کر حرج مبادیہا دے۔
 اور قبول بیعت خلافت علیؓ
 لے کر لڑنے کے لئے آئے تھے۔

کتاب سوریہ الخرقی کے صفحہ ۷۱ میں ہے کہ شہاب الدین سہاوی نے جو
 عمرؓ کے عہد سے روایت کی ہے کہ جبکہ رسولؐ نے مدینہ گئے مولانا
 بعض مولانا فرمایا کہ اگر گواہ کیا کہ تو شہاب الدین سہاوی نے یہ دیکھ
 قرآن کریم علیؓ کے ہاتھ میں تھا سو وقت یہ کہ چلو میں ایک جہان فرمایا
 کہ یہوں نے مجھ سے کہا کہ اے عمرؓ نے خلافت علیؓ کی گردا یہی کہا کہ
 ہے کہ مولانا منافق کے کوئی سونے نہ کہ لے گا اے عمرؓ نہ اسے
 فرمایا اے عمرؓ نہ توڑنا۔

وہ جو ان حضرت چہرے تھے کہ مہربان نہ عمرؓ کو آئندہ کے فتنوں سے
 ڈرانا تھا۔

عن کنث مولانا قسطنطین مولانا کے ختم ہونے پر فوراً آپ اکبرؓ مکر
 دیکھ کر واقعہ علیؓ کے ختم ہونے پر فوراً آپ اکبرؓ مکر
 ہو کر خلافت علیؓ کے مستعد ہو جانے پر فوراً آپ اکبرؓ مکر
 مسلمانوں کو دین اسلام میں شامل کروانا اور انہی نعمتوں کا تم پر
 الام کروانا اور عہد اسلام سے راضی ہو گیا۔

مذکور آیات کے نزول کو بعد ائمہ شیعہ خلافت علیہ السلام کی اکثر معتبر
 کتابوں میں لکھا ہے مثلاً ابن مودب نے مناقب علی میں اخطب خواہد میں -
 خصائص میں طبری میں امام نسائی نے - تذکرہ خواہد الامام میں ابن جوزی نے -
 محمود بنی نے فرائد السمعیین میں - الکافی الطالبی میں محمد بن یوسف طالقانی
 کتبہ نے - رسالہ الامام میں علامہ سیوطی نے - اور حنفی ابو نعیم نے اپنی
 کتاب ما غزل من القرآن فی علی میں پروردگار مع اشعار حسان
 بن ثابت وبع ہے - اور مذکور کی مختارہ تاریخ بھی دی ہے - اس وقت
 غوثی کے مجدد بن حسان بن ثابت نے رسول اللہ سے اجازت لے کر
 فوراً فی البدیہہ اک قصیدہ نظم کر کے مجمع عام میں پڑھا کر سکایا اور رسول
 کے مقصد مولیٰ کے کثیر معنوں میں علی کے امام اور خلیفہ بلا فصل ہونے
 کو اور آیا کہ ات لکھو ینکم الخ کے شان نزول کو اپنے اس قصیدہ
 میں صاف طور سے ظاہر کر دیا -

اور اگر وہ مشائخ قریش سے خطاب کر کے کہا کہ اے گروہ مشائخ میرے
 اس کلام کو آنحضرت کی گواہی سے سنو کہ جو آیہ تمغ اور آیہ اکملت
 لکم دینکم کی شان اور مقصد کو بتاتا ہے -

(۱) ولما دھرتهم انما یرونہم یخبروا نسم یا لرسول منادیا (۲) یقول من مولا کرم ویشکم فقالوا ولما یبدوا عننا لک الخاصیا	(۱) پر ختم کے روز مسلمانوں کے ہی نے منادوں کو پکارا رسول کی منادی تو رہے زیادہ سننے کے قابل نہ فراتے تھے مسلمانوں! مناد کون بولی ہو (۲) اے وہ لوگوں نے پوچھا کہ کیا
--	--

وَلَسَا قَالَهُ الْبَيْتُ هَلْهُ الْإِمَّةُ
 حَكْمٌ مَنَافِيْدُ قَالَ وَقِيْلَ
 نہ کہ وہ مالا اختلاف مسلمان میں قول رسول من کنت مولاد سے مسلمان صحابی بنے
 امام و خلیفہ کے معنی سمجھے تھے ان کو اپنے قول رضی اللہ عنہ میں بعد ہی مانا
 و عبادیات سے صحت قیام ہر کر دیا۔

اور قیس بن سعد نے بھی مقام جنگ غنین میں واقعہ غزیر کی طرف
 عداوت کے لشکر کو غاص کر منوج کیا ہے کہ مسلمانوں نے اپنے رسول کے قول من
 گت مولاد فعلی مولاد کو پھر یاد کر لیا جبکہ انہوں نے مقام غزیر پر
 اہل بیت کے سامنے جتنی طور پر علی کے امام اور خلیفہ ہونے کے بارے میں
 احتجاج کیا تھا۔ بیشک خدا ہمارے اور اچھا وکیل ہے اور علی ہمارے
 اور سب کے امام ہیں جس پر قرآن شام ہے۔

اس کے علاوہ جبکہ خلافت مرتضیٰ علی کی خبریں صحابیوں نے اپنے اپنے
 مقامات پر مشہور کیں قرابت سے لوگ باوجود بہت کے علی کی خلافت
 سے ناخوش ہوئے چنانچہ ایک قریہ سے نعمان بن ثمری بھی سن کر غزیر
 میں آیا اللہ اوفس پر سوار ہو کر رسول کی خدمت میں آکر کہا کہ اے رسول
 قرآن خدا کو منادیا ہم نے مانا اپنے نبوت و رسالت کا اقرار کیا ہم نے
 مان لیا لیکن آپ نے علی کو امام و خلیفہ اپنی مرضی سے کیا کہ خدا کے حکم سے
 قرآن سورت اس نے بھالت غضب اپنے حق میں یہ دعا کی کہ اے خدا تو مجھے
 عذاب نازل کر میں علی کو اپنا حاکم اور خلیفہ ماننے کو پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ

رسول نے ان کو عذاب سے محفوظ رکھا

اس وقت خود اصرار ہے کہ ان کو ایک سنگری آسمان سے اکیلے چھوڑ دیا جائے گا۔
 ان کے لئے کئی اور مشن کے وہ مخلص رہیں ہلاک ہو گیا۔
 ان کے خلاف عمل کے اس مہر تناک واقعہ کو خدا نے خاص طور سے
 سرور معراج کی پہلی آیتوں سے نکال کر رکھا۔

خدا کرنا ہوتا ہے کہ مسئلہ سائنس اعدا اب واقعہ نہیں لے سکتے۔
 ایک سائنس نے خدا اب واقعہ کا سوال کیا کہ میں کا کوئی بجز خدا واقعہ
 کر کے دلاؤ نہ تھا۔

پس بعد ازاں ہری ہیبت کے علی کی خلاف ورزی سے انکار کرنے والے یا
 خدا کو بھانپنے ان کے غلط فہمی بنانے والے حضرات کائنات کے مقصد
 سے مقصد رسول حاصل کر کے یا کہ کائنات نہری کے اظہار مقصد کے بعد
 کرنا نہیں نتیجہ بدست خود بھی عورت حاصل کر لیں۔

یوں واقعہ خود پر ہم کو فقط صحابہ کی خلاف ورزی کو ہٹا کر ان کے
 اور اہل ایمان کو سمجھانے کے لئے خدا اور رسول کے خلاف مقصد ہونے کے
 بعد صورت میں لگا کر واقعہ کو سرسری کر دیا جائے تو سامنے جوابات دے
 دے کہ خود کو اصرار صحابہ کو غرض اور اہمیت کے ساتھ خود کو
 کرنا غرض کر دیا جائے تو ایسی اذیت دہی نہ بدستی کا علاج بجز خدا
 جس کے پاس نہیں ہے۔

نوٹ | اعلیٰ ادارہ کا خدا اب پہلے صحابہ ہوتے اور ان نے بعد ازاں
 اعلیٰ مسلمان ہوتے رسول نے اپنی میامت میں بعد اظہار خدا ہی اعلیٰ

ساتھ الہیت کی اطلاع بہت لا محکوم رہی ہے۔ یہ سچا ہے کہ صحابہ کی الہیت
 لا محکوم خود اس پر اسے علی و زکریا و یحییٰ علیہم السلام کے ساتھ
 پاتے ہوئے عارضی یا موقتہ ہونے والے یا زمان طرہت کو کہ گاہ کو شش مش
 ہمایہ تیس پر الہیت پر اس کے پڑنے اسلام لانے والے تھے یا نہ ہونا
 کو قبول ہو من سے

عمر سعدی کو کئی مرتبہ تیار میں ہوئی آخری وقت میں یہ ایک سال پہلے
 پہلے معصوم مسلمات طبقہ پر ہمارا کم ہونا کر ظلم کے بانی کیوں ہو جاتے ہیں اگر صحابہ
 ان کی طاقت عقید میں سے رسول کی حدیث نقلیں اور حدیث منہ حدیث
 حدیث کے ہر وہب قرآن کے ساتھ عزت و الہیت سے متسلک ہیں کیا علی کو
 خلفہ اول رسول کا نہیں اتنا اور اس وجہ سے کی تو معصوم اولاد کو خلیفہ کہتے
 اسیر المؤمنین اور ان کے ہونے حکام وقت کو خلفہ رسول سمجھا اسے مراسم
 حدیث رسول کو انوار طائل کر کے ذلیل و خیر سمجھا اور احادیث رسول
 اور فضائل الہیت کی تہا قدری سے پارہ پارہ کر کے توہین کرنے سے بھینہ ٹھن
 قرآن کو پارہ پارہ کر کے اسکو جوہر و جہیز الہیت سے باقیات عقیدہ رکھا
 دوستوں کے لیے تہا جہیز و یا تو اس کو بے مولنس و جہم کرنے سے ایذا دیا
 اور خطا و غلطی سے بڑے ہو گئے اور کلام ہاشم اور احادیث رسول اللہ کی بے قدری
 کرنے سے خدا کی مراسم قرآن میں مسلمانوں کے ہاتھوں نہ رہا ہے گی۔

مسلمانوں کی تمام نژادی باتوں کا فیصلہ

۱۱۰۔ رسول نے اپنی میاں تک پہنچ کر اس سے احادیث سے قصہ
تلاش کا طریقہ پتہ کیا ہے وہ صحابہ یا کلمہ کے مسلمانوں کو دیا اناس
یا دینا لہذا میں آسمان سے مخاطب کر کے بقدر ضرورت احادیث و سنن و احکامات
قرآن کے ساتھ صریحاً اہمیت کو پیش کیا ہے۔

[illegible]

اور اگر اس حدیث تکلیف میں آیا اور دوسری جگہ بھارتی لہجہ کے
 کسی وقت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اس کا جواب
 متعلقہ جہاں سے ہوا ہے پھر اس کا جواب کے علاوہ دیگر مسلمانوں میں اختلاف نہ ہوتا
 لیکن خود اس کا جواب کے درمیان ہمزہ کے یا بغیر ہمزہ کے ہونے پر ضرورت
 اختلاف ضرور ہے تاکہ سب اصحاب نے جہاں بشاری دیکھا ہے وہاں ایک حکم
 دوسرے کو حکوم قرآن مجید صلی اللہ علیہ وسلم کی کتب میں ملے گا کہ کس کو حکوم متبع کیا جائے
 جس کو حکم بنا یا جائے یا اپنی اصحاب کی روشنی کا باعث ہو تا رسول پریشان ہوتا
 پھر یہ کہ سب اصحاب معصوم نہ تھے۔ اپنی آراء میں تباہی پڑنی کو توہین کی
 اطاعت میں دے دیکر خطا کا ثبوت ہو چکا ہے بھلا خود رسول معصوم صفت
 ہو کر کسی معصوم صفت عزرت کو مجبور کرے معصوم خطا کا جس کو حکم اسلام کیسے
 بنا دیتے ایسا کہنے پر رسول سے برابر ظلم و انصاف کیسے ہو سکتی ہے یہ بھی کلمہ
 مسلمان رسول کے اس فیصلہ اور تقریبی پر واضح بھی نہ ہوتے۔ اصحاب میں
 کسی غیر معصوم کی نامزدگی بھی با عار غایت ضرورت ہی کا رہا ہو جاتی۔ اور
 اکثر منصف اصحاب اپنے سے علی کو جہاں وصات میں بہتر جان کر فوت
 وہاں بشاری کے حقوق پیش کر کے ریاست و خلافت رسول اخیر ہمارے
 اور اگر رسول تمام اصحاب میں سے صرف ابو بکر کو یا عمر کو ان کے عصمت ان کے
 خاص صفات کاملہ میوب خرمی پر فریقہ ہو کر کسی کو نامزد کر دیتے تھے
 تو پھر علی کو جو تھا خلیفہ بننے یا کھلانے کی ضرورت نہ تھی۔ اصحاب ہاجرین
 انصاف کو حسین و فاطمہ رسول کے روز ستیف میں ریاست و خلافت ضروری کرتے

ہر ایک قبیہ کے لئے ایک ایسا رسول مقرر کیا گیا ہے جو ان کے لئے پیغمبر کی حیثیت سے
 ان کے لئے حکایت ہوتی ہے کسی ایک کی حکایت کے خلاف، اجماع کی ضرورت
 نہیں ہے نہ میت لپٹے اور نہ کسی کی تعداد یا حلقوں میں جو اسے قبول کرے
 یہاں شرف نہایت بڑا ہے اور اسے دیکھ کر بہت کچھ مستحکم ہوتا ہے اس کی
 ضرورت نہیں ہے اور سب وفور ہیں کہ جو خیر کی طرف سے اسے اپنا یہ جوت عام
 حرکت کا ایک ان کے لئے ہے وہ دیکھ کر اس کی کوئی اور نہ کر سکتے ہیں تمام
 صحابہ رسول مہاجرین ہیں کہ ان کے لئے اس کا اپنا ہے جو ختم اور قبول کیا گیا
 اسلام کو سچے جانتے تو ہمیں جیسے چاہیں امام اپنی اپنی جگہ کی تکلیف سے
 اکثر اہل حق میں ایک اور صورت کے خلاف شیعہ ہیں اس کا کام جاری کر لیں
 اختلاف نہ کھینچتے ہیں اس سے زیادہ ہر صحابی اپنی اپنی جگہ سے خود اپنی
 کے بہرہ بہت کچھ اختلاف کرنا اور اختلافات اسلام کی فہم سے دور رکھنے
 خلاف ایک دور میں ایسی اٹھارہ یا سول سال کی اور اپنے اپنے آباد اور
 یہ ہیں لیکن یہ صورت بدنامی اور اختلافات غیبا کی جیسی کہ اب سے اس سے
 زیادہ وہ اختلاف ضرور ہو کر جملہ نزاعات و اختلافات خدا اور رسول کی طرف
 غور سے جوتے ہیں اور اللہ اعلم ہوتا ہے کہ ان کا نام و تو ان میں مشہوریت اتنی
 کہ غیر مشہور عقل الہیہ کے ذریعہ میریت اور فکر کی بات ہے کہ بابت اختلافات صحابہ
 کی تقریر کے اختلافات کو اس سے بھی کہ زیادہ مسلمان خدا اور رسول کے
 قیام و اختیار میں ان کو ہی پسند نہیں کرتے بلکہ مسلمانوں کو نبیات خود ایسا
 خود ان کا ہی کام ہے اور ان کے لئے کہ وہ خود رسول شریعت اسلام کا کام عطا فرماتے

آپ بہت بڑا بیجا مقرر کریں۔ نیز اس وقت تک کہ الیہیاد و خدا و رسول
 و مسلمانوں کے لیے بیان، اعتکاف و کراوات ہے۔ یہی ہے اور خود ساختہ
 و عبادات اعتقاد عمل کے الزامات، کمالی بہت کمزور ہے اور بے اثر ہے
 اپنی اپنی خطا گاریوں کے آئینہ دار ہو گئے۔

جبکہ رسول نے مسلمانوں کے لیے فرض عبادت اطاعت و امارت
 اپنے اصحاب کو پیش نہیں کیا اور آیات کے بموجب علماء و ائمہ سے فقط
 و بسیت ہی کو و قرآن سے خود اپنے نفس و ہوس سے بکرے سے خود نشانہ
 کر کے بغیر فرض و نفع اعتکاف اور وجوب عبادت اطاعت و عطاقت پیش کیا
 اور مقام خود پر غم پر غلبہ نہ کرنا اور اس سے بیعت و مبارکباری
 و ملاوی اور اس سے تہا یہ اکتلت لاکھ و پندرہ ائمہ علیہ السلام
 سے خلافت و قسطنطنیہ کو خدا نے فی طریقہ اکیس دین اسلام اور تمام
 نعت اکیس ائمہ منہی و دین اسلام کی ہر گنا گناہت کو کھایا ہے
 تو پھر عین وفات کے روز جواب دہ ہوئے و انصار جیسے مقدس لوگوں کے
 جنازہ رسول کو ترک کر کے اس کی سرسری زمین و تزیین ثابت ہوئی نیز
 مدینہ سے تین میل فاصلہ عقیدہ عیسائی و غیر الیہ مقام پر اپنی اپنی امارت
 و حکومت کی خاطر جمع کرنا ان کے نفس کو نیتوں کو خود ہی باطل اور ناجائز کر دیا
 ہے اور رسول کی وصیت و وصیت صدیق ائمہ کے خلاف مقابلہ حضرت
 علیؓ کو ٹھانڈا و اندام میرزا کر پیش کرنا سرسرخ خدا و رسول کے مقابلہ
 میں ظلم و بغاوت اور عداوت محض کر رہا ہے۔

اگر غلام ہمارے ہونے والا تھا تو اسے بہت سے کام کے کر قبضہ نہ کرتے مہاراجہ دھرم
 کو سب سے پہلے کہہ دیتے۔ چنانچہ ان کا نام پانچ تھوڑی غلامت سہنی ہے
 دیگر غلام کے ترکہ ہاتھ ہاتھ ان کے گھر کے غلاموں کو دیا جاتا تھا۔ ہر ایک کے زوائے
 سفائی غسل و کمال احسان سے لیاقت و عمل پہ لگا دیا جاتا تھا۔ مقام مشورہ کہہ
 مسجد نبوی یا اور کوئی مقام میں غیر انگشت نامیہ و مقام نوری کیا جاتا تھا
 پھر اس مجمع کو تالیاں اور پائیاں مل کر دے اور پھر تنکے لگانی انگشت لگانی
 و دیگر لگانی کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ کسی کو بھی نوری بلکہ نہ کہہ بلکہ
 اس وقت تک ضرورت تک پائیاں مل کر دے اور پھر تنکے لگانی سے پیش آنے پر
 دیتے ہنارہ رسول کو عموماً ترک کر دیتے۔ پھر غسل و کھن انجام دیتے
 کے حرکت کا موقع علی کو دخل میں مہلت اپنے صاحب میں اختیار کرنے پر ایک
 سے ایک حکم و نامہ ہر وقت اطاعت و اطاعت و مخالفت علی و اولیائے کے
 متعلق و عادیٹ رسول اسلام کو ملنے پر ہر پاسے مشورہ کہہ مسجد نبوی یا
 دیگر مقدس مقامات کے نہ سوچنے اور اس کے بھارت سے رب کے بدترین
 شر پہ نقد انگیزنا پاک ہیستے مقام کی خوب سوچنے پر تو ہر حرکت سے انکار
 ہیستے غیر جانبدار منصف مزاج انجام اپنے شخص کو ہر صورت قدرت
 و اختیار حاصل ہے کہ وہ پھر اپنے پاس شخص کی ایسی رک ایک ذلیل
 باتوں کو دیکھ کر بھی انہیں منست و است کرنے پر تیار ہو جائے اور اس کا
 جواب دہین و انصاری کی رک ایک ذلیل باتوں کو دیکھ کر ان پر بدگمانی غلامی
 کا الزام نہ لگا دے اور ایسے کھلے خاص غلاموں کی اطاعت و غلامت

ما حیاتہ راہی ہو کر اسے ساتھ لے کر گمراہ اور ہلاک کر دیا جائے وہ اہلبیت
رسول جیسے معصوم و مقدس لوگوں کی اخصاست و خلافت کو اپنے
کالی اور قابل نجات نہ سمجھتا ہے۔

جہنم میں کوئی ایسی نیکوئی نہیں کہ اسے جہنم میں رہی باتیں ہم صحابہ
اور پیروکاروں میں پائیں تو کوئی وجہ ہے کہ انکی باتوں کو چھپا دیں یا
مسن و شیل کا جامہ پہنا کر جہاں بات نہا کر طرفدار کر دیں اور اہلبیت کے
مقدور انصاف کے نظر انداز کرنے اور ان کو بعد رسول مظلوم و مہکدار
کر کے لایع و محکوم اور صحابہ کو انیر حاکم و امیر بنانے کو اپنا دین اور نجات
سمجھیں تو خدا اور رسول کو خوش کر کے نجات یافتہ ہو سکیں گے ہرگز نہیں
چھا اگر صرف دینی ذائقہ نیک یا کہ بد طبیعتوں سے اسلام کے
نمائندہ اور عظیم بن گئے تھے تو از روئے عقل و انصاف اور احادیث
و آیات کے سب نقص و مراد صریح اہلبیت کو اسلام کے نمائندہ اور
رسول کے خلیفہ بالفضل اگر سارے مسلمان مان لیتے تو کیا قیامت ہوتی
کیا یہ امر خلافت قرآن و احادیث خلافت مناسبت خدا رسول ہو سکتا ہے
غور شنودی خدا اور رسول ہو کر باعث نجات ثابت ہوتا۔

خلاصہ بیان

اللہ جل و علا حدیث کو رسول نے صحابہ پر کلام فرمایا وہ کو حق طبع کے
 اپنے اہمیت کو اسباب الاطاعت طیفہ موت خواتم کے یہ جگہ بیان اہمیت
 کے ساتھ کس حدیث قریہ کا کیفیت میں میں لفظ صحابی رسول نے طے نہیں کیا اور
 رسول کے یہاں تک کہ کوئی حدیث ایسی نہیں بیان ہوئی کہ میں سمجھا کہ احادیث
 کو اسباب کیا ہیں رسول کی سیکڑوں حدیثیں اور قرآن کی آیتیں اہمیت کی فضیلت
 و مقدرت کے ثابت ہیں سب کو لغو اور بیکار کرنے والے اور مستحکم ہوں گے کہ
 اہمیت کو دنیا میں بیکار و معطل کر کے افضل و اقرن اور حاکم و زیادہ اہمیت
 نہ مانے ہیں اہمیت کو مع احادیث لغو معطل و مہر دم از حکومت کرنے والے
 خدا اور رسول کی سوا سر کو تین کرتے والے ہوں گے۔

حصہ سوم حقیقت سادات و معرفت الہدیت

اس کتاب میں ہر نسل کی سادات کے علم و عمل اور ان کے نسب کی خود ساختہ اچھائیوں و خرائیوں کو چھوڑ کر نفس قوم سادات کی حقیقت دکھانا چاہتے ہیں۔ اگر لوگوں کے اعمال و افعال اور احوال پر نظر کی جائے تو دنیا میں جس قدر قومیں اور مذاہب موجود ہیں وہ سب میں عادت کے خصلت کے حسب نسب کے اچھے بُرے لوگ ہر جن کے نکلیں گے کہ اپنے خاندانی جردگوں کے نقش قدم پر چلتے نظر آئیں۔ ان بات سے اپنے قوم و مذاہب یا خاندان اور دیس کے خلاف صحبت کے آخر سے ہمزنگ ہو کر غلامی اپنے حسب اور خاندانی خرافات کو اپنے اعمال و احوال سے بگاڑ کر دوسروں کے انگشت نامہ بن گئے ہیں۔ تو ایسے خیال میں چلتے اپنا اور دوسروں کا وقت برباد کر کے کیا فائدہ۔

میں طبع سے کہتا ہوں کہ ہر دھارمی اور مجوس وغیرہ کثرت مذاہب میں مختلف فرمیں مختلف خاندانی طبقے ہر اہل ہندو گئے ہیں ایسے ہی مسلمانوں کے ایک کئی فرقہ اسلام میں اور فرقے شنی و شیخ و مان میں چار فرقے ہیں شیخ، مغل اور چچان اکثر خلیفہ و ذیل بیٹے و کھالی دیتے ہیں۔

ہم یہاں دیگر اقوام مغل، شیخ، اور چچان وغیرہ کی مفصل ذیلی تحقیقات کو چھوڑ کر علیحدہ قوم سادات کی حقیقت دکھا کر اسکے ساتھ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے چاروں قوموں اور مختلف پیشوں میں مذہب شیخ کس قوم اور پیشے

سے زیادہ تر خصوصاً یہ سادہ خداوندی رسول ایسا اہمیت رسول کا اہتمام کر
 کیا ہے۔

پہلے چار قوموں کی مختصر شناخت اور کچھ شرافت والی حسن ترتیب

(۱) قوم سادات | عرب اور اولاد علی و فاطمہ کو آلی رسول اور قوم سادات کہتے ہیں
 یہی وہ قوم ہے کہ جس پر اجدادی سلسلہ میں علی کو فاطمہ کو ان کے قرابتی حقوق پر ہے
 رسول سرگرم دنیا دار لیا کے بعد مختار دور شہادہ و حکم معارف بنیا ہیں۔ سچے انسان
 شرف اور عا کو دور دنیا و آخرت پر مانتی اور ان کے سوا سب کو محکوم و مایوس اور
 دنیاوی و سرگرمی فانیوں کی نہ ہنگامہ اور فقر و رخصت است مکی امیدوں پر
 ہے علی و اولاد پر کہ جس حق پر ایمان رکھنے والے الی وہ سے ہیں یا کہ وہ سے
 ان خدایان کے مسلمانوں کے ہوا کے دوست و رکھوالے ہیں۔ مانی سلامتی و بزرگوار
 یا کہ مقام سے سب سے بڑے ہیں۔

(۲) قوم شیخ | یہاں چھ جناب بزرگ کی اولاد سے ملتی ہے۔ چھ بزرگ کی فاطمی اور عباسی
 حکمران کی اولاد عثمانی کہیں جو ان سے بڑی قدرتی و مانی بول پھٹاں۔ یہ پوری
 قوم کی ویرانہ و اقصاء سے منسوب ہے۔

(۳) قوم غل | اقصاء ترکستان سے منسوب ہونے والے مسلمان غلام کسی مقام پر کسی مقام

(۴) قوم پٹھان | اقصاء افغانستان سے منسوب ہونے والے
 نہیں ہیں اگر وہ اپنے رسول کی

فطرت سلسلہ پر ایمان نہیں جانتے ہیں وہ ان کے بدست و رخصت کہتے جاتے ہیں اور

اور جو علی کو امام مقرر کیا اس نے امام حسن و امام حسین اور ان کی ساری اولاد کو امام
مقرر کیا۔ ان کے سے پیروں اور اصحاب کی تعداد کا ذکر کرنا اس کے ہیں ان کی سنت
اور اتباع سے کمال ملتا ہے۔

۱۱۔ اگلے درجہ میں شاہی بیادہ (اگرچہ نہ سب سلام میں یہ سب قومیں آپس میں بیادہ
مطاہری کر سکتے ہیں لیکن قوم سادات فضل اور شجاعت کے پہلے لوگ اس بات کے
بیادہ تمیز پابند تھے اس کا ذکر وضاحت میں اب بھی پابند ہیں کہ شجاعت یا یہ قوم کی
پیشہ ہی نمائندگی کے ارادوں سے بیادہ ہی جائیں لیکن انگریزی تسلط کے کچھ قبل
بعد زمانہ سے اکثر جنگی لوگوں نے اپنے اس عہد کو ترک کر دیا اور آپس کی جہالت نفسی
تلافی جنگی کی عہد یوں سے پیشیاں سادات کی غیرت کے فالہادوں سے پاک علم و
فہم میں ہیشہ سادہ اہل وطن پاک غریب الہ یا رہو لوگوں سے بذریعہ صالحات و اخبار
بیادہ ہی جانے لگیں۔

سادات آل رسول کی وجہ تسمیہ

یہ کے معنی سرور خدگ اللہ پیشا کے ہیں۔ خدا ایک خالق نہ زمین و آسمان
نظروں سے قابل ہوتا ہے چلے اپنے لئے کچھ نہیں ہے اور قصور و عیاد خداوندی سرور کو
قریب معرفت بغیر من عبادت اپنا قیود بنایا ان ہی کو بولا کہ لسا خلقت الافراد
کے خطاب سے دنیا کی پیدا ہونے سے ہر دہائی برس چلے پہنچا کر کے عبادت و محبت
میں اپنا پردہ نہ اور تمام دنیا کی نملہ نملہ کلام مراد مالک خود مختار سلطے بنایا ہے کہ
انہیں کے نور سے عرش و قعر کا لکھ و بزم بہشت و فیروز خلق کر پیدا کیا ہے۔

ایک باغ ہے ایسا عالم جسے وہ خود اور خدا اور مخلوق کے سرور کا ایک لفظ نہیں کہتا
 جسے اپنے نام سے پہنچاتی اور شیعہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ خدا اپنے پیغمبر علیؑ
 کے نام سے پہلے پہلے خیر الامم بنام نہیں آجیں۔ جہت علماء میں تعلق لے کر نہیں دیکھو وغیرہ
 سیکڑوں عطا کیے ہیں۔ سب سے پہلے ان کی پادشہ جگر پٹی سید کا عالم دنیا کی تمام
 مہلتوں میں افضل و ممتاز کو خدا کے سید کا عالم اور سب سے پہلے عالم ہر مہلت میں
 رفیع و بہت سے دیکھنے والے عطا کیے ہیں۔ اس میں علیؑ کے نام کو خدا سے
 علیؑ کے نام سے مل گیا اور ہر بانی رسول سرور اور پیشوا ہونے کے معنوں میں
 بہت سے القاب مثل سید العرب سید الاولیاء امام المومنین امیر المومنین علیؑ
 خلیفہ المسلمین امام المومنین آیہ الفلانی سے نفس رسول آقا و مولا سے مومنین
 پر خیر بہت سے القاب سے آراستہ کیا جکا ذکر اور پروردگار کا ہے۔

اس طرح امام حسن اور امام حسینؑ کو سید اشباب اہل بیت مقرر کیا اور آیہ
 علیاؑ میرا اور اپنا ہمارے حسنین سید اکوئین اور حسینؑ کی مسموم ہونے کا ثبوت
 آل رسول اور امام المومنین امیر المومنین محبت خدا اور خدا کے لئے سزا کی
 اور دوساوات کہی گئی جس طرح کہ ایک روایت میں ہے کہ میں حضرت پانچویں
 نبیؑ اور ان کے مومنین عیسیٰ اور ان سے افضل محمدؐ اور ان سے افضل علیؑ
 کے سرور اور سادات کے جاتے ہیں۔ جبکہ انوار مقدسہ شخصیت میں محمدؐ علیؑ
 اور حسینؑ اور حسنؑ آپس میں تھک بات بات و صفات با صفت ایسا عالم ایک عالم
 عالم ہے کہ اپنے خدا کے سوا اور کسی مخلوق کے محتاج اور محتاج نہیں ہوئے کہ خود
 اپنی ذات والا صفات سے تمام عالم کو راہ اور لیا اللہ دیکھو کہ ہوں یا دیگر

محروقات کی چیزیں ہیں (منون حسن کیا) اور بعد خدا سب انکے شکر گزار ہیں اور
 مرد و عورت اور محبت کا اہم پھر کے دکھائی دیتے ہیں اور وہ عالم دنیا و دین میں
 سلیمین امیر المؤمنین حضرت خدا کا نائب حبیب کبریا ہجرت و ہجرت کے لئے ہوں اور
 وہ بعد رسول خدا کو وہ عہد و خلافت و امامت جس پر خدا خلیفہ پر مقرر ہے وہ ہے
 سب مسلمانوں کے عالم و ملک و ملک کیوں نہ سمجھے جائیں اور ان کی اولاد و قوم و
 رسول قال رسول کے عہد کے نفس و مشرکات میں تا قیامت سید و سرور اقام
 ہوں نہایت عیائیں۔

اب اگر قوم سادات کی کچھ ہوں اور وہ اپنے اپنے اعتقاد صحیح کر پختہ لیتے ہیں
 اپنے مہالت یا کہ صحبت بر سے اپنے اعمال و اعتقاد کو خراب کر لیا ہوا ہے حساب و
 اپنی و عزائی سے بگاڑ لیا ہو تو انکے ذالی نفس سے نفس قوم سادات کو پاک آل
 رسول کی ذات پاک کو متہم نہ کرنا چاہیے۔

بیکے اعمال خراب میں اعتقاد صحیح ہے تو اپنے اعمال کی سزا پائے گا اگر
 اعتقاد و اعمال دونوں باطل ہیں خواہ کسی شریف تو مہم شیخ سید منفل اقام سے پہلے
 وہ اپنے اعتقاد و عمل دونوں کی سزا پائیں گے۔

دنیا میں مستعد قوم و قبیلہ اور غلامان

ہیں جہانگیر و کیا گیا ہے ان کی اولاد

جہانگیر کے آباؤ اجداد کے حقوق

مروجہ اصول فرما رہی ہے

خائن و ناخائن میں کیسلس

و اہلیان مائت کی یا ان کی خیریں کی خواہ وہ عیائیں ہوں کہ نا عیائیں معقول ہوں کہ
 نامعقول ہوں یا برادرنداری فرما رہی ہے کہ ان کے اپنے بزرگوں کی نفوس سے

مزاحمت کرتا ہے بلکہ وہ خلافت کہیں بیاتی ہے اور جو اہل اسلام اپنے باپ دادا کے آقا
 و صل کے خلاف چلے گی یا ان کے ذاتی حقوق و امتیازات سلب کر کے غیور کو مقتدا
 بنائے میں طرہ داری کر گی تو وہ صحت سے نا فرمان نکالیں اور خلافت کہیں بیاتی
 ہے جسکو صاحبان قدرت و اختیار بعد انما مہ و لغیرہم گھڑتے لگا لہتے یا والدین
 اپنی زندگی میں اسکو عاقبت کر دیا کرتے ہیں پس اس مروجہ دنیا کے دستور میں
 کے بنا پر مساوات بنی قاطعہ اگر اسے سلسلہ کے مرکز و مرکزیت یعنی علی کو بعد سلسلہ
 اپنی خلافت پر اہل فاطمہ کے اپنے باپ کے علیہ فک پر مختار کیا تو صرف انھیں کہ
 اپنا دین و ایمان اپنا واجب الامارات امام و خلیفہ مانکر جان و مال سے انکی
 طرہ امام و علی و فاطمہ کے حقوق خلافت فک اپنے والدین سے میرا اور والدین کے
 اور علی و سدا دین و دنیا میں لڑنے والوں کو خیر و شر کا راجع و خلافت و غیرہ مانکر کھلی گئی
 اور جو لوگ سادات بنی فاطمہ میں ہو کر اپنی حیالت سے یا صحبت باطل سے یا غیر
 مذہب حاکم کے خوف یا فو شاد سے یا کہ مال و زمین زمین کی طمع سے اپنے دادا
 علی کو اپنے حق خلافت پر ہلا ہوا ہوا مانکر انکے بجائے ہو کر غیر خاندان شخص کو
 رسول کی خلافت کا اور فاطمہ کے باوجود انکے کا مقتدار و شہدار کہے ہو حضرت عمر
 و مسر مقتدار عثمان کو تیسرا مقتدار ماننے پر راضی ہو جائے اور علی کو اپنے
 رسول جیسے حال کا خلیفہ جو نفس ماننے پر نا راضی ہو یا فاطمہ کو اپنے باپ کے
 علیہ سے محروم اور غیر قاضی ہو جانے سے غور نہ ہو۔ پھر علی کو نہ بد کن چوتھے
 مرتبہ پر آنکھوں سے خلافت پر علمی ممکن ہوتے دیکھتے ہیں چوتھا خلیفہ جسکے بھجونا
 منہ سے نکالے اور رسول کی ان امارت سے جو بابت استحقاق اطاعت اللہ و رسول

اور رسول سے اتحاد و مطہریت پر عائد ہوئیں ہیں مگر رگہ موعا الہیت کے
 کار و عمل کو ڈالے الہیت پر محو کیا اور دوسرے جیسے کہ حسب تقیید رسولی
 کیجئے مگر عود میں ازاد و مبرا و صواب و محسن ٹھہرانے کو جائز سمجھے۔ اذانیں
 حلیفہ کا فصل بھی غرض کہ ان کے نقطہ سن لینے پر ضبط کر کے فوراً فوجدار
 سے مقدمہ بازی سے اذیت دینے پر آمادہ ہو جائے۔ جو اس کو سبب تعزیر و اسی
 سبب کرنے کی خاطر ہر قسم کی کراہی و دل آزار باقی تراشتہ پر تیار رہے جسٹن اور
 مسیحین کی جگہ معاویہ اور یزید کی خلافت سے اور دیگر آئمہ معصومین آل رسول کے
 حلیفہ و سکرال امیر المؤمنین خلیفہ المسلمین کہنے کے بجائے خلفائے وقت کو حقوق
 سے خلیفہ المسلمین امیر المؤمنین کہنے سے غرض یہ ہے ان کے ناموں کا خطبہ پڑھنے
 ان کی سلفت کی رعایت مانگنے کو بہتر سمجھے ایسے سادات بنی تاحرہ آسمانی حقوق
 و فضائل کے مٹانے والے غیر خاندان خلفاء کے نام کو چھپانے والے اپنے بزرگوں اور
 خدا اور رسول کو مقابل ناخلف نافرمان ثابت ہوئے۔

جسٹن کھل مثال مودتوں کے لئے نامیہ نوع و لوط سے اور مردوں کے لئے
 آدم کے بیٹے قابیل اور نوع کے بیٹے کفیلان سے دیوانے توں کی بیجا نہیں کہ انھیں
 نوع و لوط جیسے انبیاء کی مخالفت کر کے کافروں سے رضا مندی کر لی شیطان کی
 خاطر دنیا میں ناخلف نافرمان مشہور ہونے کو بہتر سمجھا۔

باد بود کہ حضرت نوع کے اپنے بیٹے کفیلان کو بچانے کے لئے محبت پروری سے
 بیکر خدا سے دعا مانگی لیکن خدا نے انہیں من اہل ان کمل یحییٰ و صالح
 کو کریمت و برکت سے تافع منحل کروایا۔

پس آل نبی اشعر آل رسول کی خواست و استاپنے قرآن میں غائبان
 مسماہ یا نبی عباس و شی اسب کے ہاتھ میں چلی جانے چنان کو حاکم با ائمتہ
 انسان کے ساتھ الہیت اظہار کو محکم و بے اختیار و گنجے سے خوش ہوئے وائے
 و رہا ہے اس اعتقاد کو از یہ حجات گنجے وائے سادات ہوں کہ غیر قوم کے
 مسلمان ہوں کہ آل رسول کی محبت کلام ہر حق ان کی شفاعت کی امید
 و رکھیں خدا رسول کو رہی نہ سمجھیں اس سلسلہ کے جملہ بندگان بجا رہے
 بغیر اقرار خلافت جو فیصل علی و دیگرانہ طور کی آراء کلمت کرم و حکم سے اکمل
 امام رضی باری سمجھیں۔ جن مذکورہ مقاصد کو آیات کلام اللہ و احادیث
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان کرتی ہیں آ رہی ہے۔

ایک ملاوہ رسول کا صریح قول علامہ دہلی کی کتاب فردوس الخباء
 میں دیکھو کہ حضرت علیؑ کی اس امت کا باپ کہا ہے کہ محمد حدیث کا ہے
 روح علیؑ کا اس امت پر ایسا ہے کہ جیسے باپ کا حق بیٹوں پر ہوتا ہے
 پس ہمارے مذکورہ بالا نا ظلت بیان کرنے کی تصدیق حدیث رسول
 خدا کر رہی ہے۔

اب یہ بات اس کی ذاتی اعتقاد کی ہوگی کہ جو خدا کو خدا رسول کو خدا کا
 رسول علیؑ کو دیکھا کہ کو دین اسلام کا حاکم صریحاً اس امت خدا نے نورگوں کے
 تقسی و انکار کرنے سے یا ان کی ذوات و صفات کی خوبیوں سے غافل ہوا
 لا پرواہ بنائے سے یا اپنی عقل و فہم کو حق و باطل کے باہت و صریح کر کے
 خدا کی وحدانیت انبیاء کی نبوت رسول کی رسالت آل رسول کی توحید

خللات و امات اور عیادت و شرف خیر است جملگی و یا جس سے کسی کو کسی کو
معاذت و عیادت نہ ہو نہیں ہو چکا اسکی سوسج کو چاند لکڑی نہ دیکھے آگنی خود ہیں
فائدہ مرا تھا آنا چاہے اسے اختیار ہے۔

جبکہ رسول معالیہ اپنے منتخب فاضلان میں (ختم میں نکلیں) خدا منتخب سرور عالم
قریب اسے تو آں محمد آں رسول سادات کبار و تمام اقوام عالم پر اثر و عظمت
کامیاب ہو سکے۔

حسب رجب میں ماں باپ و نہ و طرف سے سیادت جیسے معقبات کیا تھے پہلے
ہو تو وہ غیب ہر نفس سے ہو گا مابین کا جسکے اہل و عیال و سب مرضی خدا و رسول
و آں رسول ہو نہ پڑے نہ شخص واجب انفقہ قابل قدر تھا جابگاہ جس جگہ
جھاو یا دیا ہے ہر صورت و سیرت و نفس کی آلہوں میں صمد اور ستارہ میں جو
ہو جابگاہ یوں ہیں زمانہ تمام سادات کی ناقدری کر کے قدر و بے مثال ہو گا کہانی
کہ جانی وہ اور بات ہے اکثر معدد اندیشوں سے آپس کے عمل بے محل شستہ ناتوں
کی مجھ نہیں سے یہ بات ملے کہ کسی ہے کہ میں جو کہ غفلت ہوتی ہیں لہذا اور پر
کے آمد کے صورت ایک پہلے باپ کے صحت سب پر لطف کے منسوب کر کے نہیں لکھا
کہ لیا کا فی ہے ورنہ بڑی وقتیں شربا توں میں پیدا ہو جائیں اگر ان کے نسب
کی شرح میں نہ دیکھائے۔

چنانچہ مہر جناب میر علیہ السلام کے اپنے قول سے اسکا فیصلہ بھی کر دیا ہے

المناس من جهة انشال کلام الوعد و الامام حواء

انعامات الناس اوعیه و ملائکة ابائہ

مذکور باتوں کے علاوہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ مسلمانوں کی جائیدادوں میں شیعوں
 کو حصہ نہ ملتا تھا علیٰ امت مسلمہ میں اور بنی نواز کے بعد میں کہ حضرت علیؓ کے لڑکوں نے
 نہ مانگے وہاں نہ ان کا نام نہ ان کے سادات کے ناموں میں نہ جہاں جہاں شیعوں کی جگہ
 عداوت سے شیعہ تھیں کہ ان کو تو مقرر نہ کیا گیا تھا ان میں شیعہ احمدیوں کو تو نہ حصہ
 کہ بیش قدر میں نظر آئے لیکن قوم کی یہ عداوت میں تعدد و تعدد علیٰ امت
 کہ بالکل علیٰ امت شیعہ ہوتے ہیں جس پر یہ نہ صاف بتاوا کہ قوم مسلمانوں
 شیعہ مذہب کی اکثریت نہ بتائی ہو کہ وہ اپنے آباد اجدادوں میں علیؓ کے خاندان کے
 حقوق و مملکت خلافت و فتنہ کی سب سے پہلی و بڑی تعداد کے فتنہ سے سوا
 ہزاروں کر اپنے آل کے باہم مسرت میں مسرت نہ کیا کہ ان کو نہ جیت میں مومن و مسلمان
 مانھا نہ ہی اور اپنے آل کے بغیر یہ صحابہ و تابعین کے احقرین مسلمانوں کے
 اور مملکت نامہ ان کے خاندان کے سوا میں یہ نہ بتاوا کہ ان کے خاندان کے
 اہلیت مقبول معلول نہ تھے نہ ان کے دلائل میں نہ ان میں ہرگز اہلیت و قبول نہ تھی
 حیدر عباسیہ جیہ ان کے فتنہ و فساد میں یہ نہ تھے کہ اہلیت مقبول معلول نہ تھی
 بحسب عدلیہ حنفیہ و ظہریہ سے ان کے جانتے۔

خدا اور رسول انبیاء و ائمہ آل رسول سادات

بحسب مذہب شیعہ ان کسی مذہب سے منسوب نہیں ہو سکتے

عرب نامہ اسی خاندان سے خود تحقیق کر کے شیعہ کے صحیح طریقہ و طریقہ و روش
 کے ہیں۔ اس وجہ سے شیعہ ائمہ و سادات شیعہ عثمان شیعہ سادات

شیعہ علی شیعہ حسن شیعہ عائشہ اہل بیت کے ہر فرد کو ایک جہاد امر ہے جو اللہ کے
 حضرت امام حسن سے پہلے پہلے کے ہر فرد سے ہے۔ اس میں کلام میں ایمان رکھنا
 معاویہ اور صحابہ کے طریقہ میں سنت و عبادت کے بارے میں اور علی و اہل بیت کے
 طریقہ میں شیعہ عقائد پر دستور و حد و حرمت پر مشہور رہنا ہے۔

خدا کے خواہش کے مطابق ہر فرد کے عقائد میں ایمان کے خواہش کے مطابق ہر فرد کے
 دشمن کے ہوتے ہیں خدا کے پہلے فرمانبردار ہیں اللہ کے خدا کے ہر فرد کے
 میں ہیں آدم پیدا ہو کر اللہ کے خلیفہ خدا کے شیعہ دوستا بنائے ہوئے۔ ہر لاکھ
 و انبیاء بواسطہ جنت قبول کرے خلیفہ معرفت خدا و ائمہ و ولایت خیرین حاصل کرے
 پر خدا کے اور خیرین کے دست و پا شیعہ اہل بیت پر خدا سے حضرت ابراہیم کی
 کتاب پر قرآن میں شیعہ کہہ ہوا حضرت ابراہیم کے شیعہ ہونے یا قصہ دین
 فرمائی۔ اور دوسری آیت میں خدا میں شیعہ کہہ ہوا خدا میں عذوق سے
 شیعہ کہہ دست فرما کر اہل بیت کا ہر فرد استعمال کیا ہے۔

یہ امر اللہ میں خدا کے بعد اپنی وحدانیت کا سوا ج سے اقرار کرنے کے محمد
 کے نبی ہونے اور علی کے امیر ہونے اور کائنات میں ہر فرد کے ہر فرد کے
 کے ساتھ مخصوص کرنے کا اعلان کر دیا جس میں انبیاء محمد و آل محمد کی ولایت و محبت
 کے اقرار پر ہر فرد ہونے اپنی دفع مشکلات میں ان کے مہزون ہر کر شیعہ یا ان کے
 اثبات کرنے۔

حدیث قدسی لولا انما انا فلاحی سے خدا نے تمام مخلوقات کا
 باعث ایجاد عالم و خیرین کو قرار دیا کہ ہر فرد کے ہر فرد کے

میں یہ خیال نہیں ہو گا کہ سب کو یہ بات سمجھنا چاہیے کہ حضرت مسیح علیہ السلام
میں جو کچھ ہے سب کو شیعیان اہل بیت میں داخل کیا ہے اور ان میں سے کلام الہی
خطب مخالفت ہو گا اور ان کے ساتھ خدا و رسول و جملہ نبیاء و ان کے بعد منیر جلالہ
و حسن کہا جائیگا پس خدا کے محبوب و منتخب و مفضل حضرت عیسیٰ کے صاحب
و ہی ہو گا کہ جو ان کے حبیب خالق عالم ہے اپنا مقصود و امر ان کے اختیار کیا ہے
بلکہ محمد و آل محمد سے یہ مقصود و مراد خدا ہونے سے مطیع و فرمانبردار شیعیان کی نسبت
ثابت ہونے تو محمد و آل محمد کی نسبت و امامت خلافت کے تو یہاں باطل و خدا و رسول
و معاویہ پر یہ دو غیر خلائفوں سے بیزار ہو نیوالے شیعیان علی و فاطمہ کا ہے
ہونے خواہ وہ قوم سادات سے ہوں یا کہ قوم مغل و تھان اہل شیخ میں سے ہوں
اور جو آل محمد کو خلیفہ بنانے کا سبب اس کی حق تعالیٰ اور ظہور نبیارت کر کے خود
ہیں اور خلیفہ نبی کے یا ہر حضرت ابو بکر و عمر و عثمان معاویہ و یزید و دیگر بعد کے
خلائفہ کے وقت کو دین اسلام کا عالم ماننے والے وہ شیعیان خدا و رسول و آل محمد
مقابل مخالفان خدا و رسول و آل رسول کے جائیجے خواہ وہ مسید ہوں مغل و تھان
ہوں کہ شیخ صاحب ہوں۔

تیسری صحابہ کے مقابل علی کی خلافت اور امام حسین کے مقابل معاویہ کی خلافت
اور امام حسین کے مقابل یزید کی خلافت اس طرح ہر ایک امام کی خلافت اپنے خلیفہ
وقت کے مقابل جبکہ ایک زمانہ ایک وقت میں جمع نہ ہو سکیں تو ان کے عقیدہ
مخالفت بائز و ناجائز حق و باطل مجتہدوں کو ایک دل میں کیونکر جمع رکھ سکتے اور
خدا و رسول و آل رسول سے امید نجات رکھ سکتے ہیں ہم خیال ہم مذہب ہم حق

اگر بیشمار تعداد میں ہوں تو ان سب کی باتیں ایک دلی میں جمع ہو سکتیں ہیں مگر
 مخالفت و تضاد و افتقار و اختلاف کے دو مخصوص کی محبت ایکہ آل میں جمع ہونا محال ہے
 و خصوصاً یہ کہ خاص سنی عقیدہ میں بغیر سوائے تو شرک کے کلمہ آل دہلی میں ہو سکتے ہیں۔
 نہ عقلاً عملاً نہ دیناً احکماً اور نہ انھیں کٹا جاتا ہو گا۔

علامہ سیر علی کی مشہور کتاب بحوالہ الہیت میں یہ حدیث منقول کی ہے آپ نے
 ارشاد فرمایا کہ ہر مذہب کی جڑ اور بنیاد ہوتی ہے اور مذہب اسلام کی بنیاد معرفت
 و اطاعت الہیت ہے۔ پس مسلمانانِ نبوی کھلو اور فہم کرو کہ جو مسلمان معرفت
 و اطاعت الہیت سے غافل ہے اُس نے بنیاد اسلام کو گرا دیا اُسکی موت جاہل کی
 موت ہے۔

چند باتیں جو شیعوں کے متفقہ دوس میں ہیں مگر مذاہب کے لوگ کرنے لگیں
 تو دیکھنے والے ایسے کو میر صاحب یا رافضی کہہ رہے ہوتے ہیں
 ۱) غلیفہ بل فضل اور نماز میں ہاتھ کھول کے رکھنا قرآن یا نماز پڑھتے وقت دوا
 کی جگہ ضاد پڑھنا۔ ۲) خود مجالس کرنا یا کہ دوسروں کی مجالس میں زیارۃ شریک
 ہونا۔ ۳) اگر یہ دوازہ گزنا۔ ۴) التزییہ بنانا۔ ۵) الحرم میں سر پہننا۔ ۶) شہاد
 ۷) کافے یا سیرنگ کے کپڑے پہنا ڈھونڈنے میں لگنا۔ ۸) ہمشرو کے دن
 قافہ کرنا۔ ۹) ویکس ہاتھ میں اگھوس پہننا۔ ۱۰) خاک کر باؤں سمجھنا۔ ۱۱) کھوکھلا
 وغیرہ غیر باکول وغیرہ میں سے چر عبادہ کرنا۔ ۱۲) مشہد کربلا وغیرہ مقامات شریفہ
 کی زیارت کرنا۔ ۱۳) سوز و گھونے نماز میں محبت لکھنے سیاہی یا غالب آنے کا پتھر لگانا
 ۱۴) غیر معلول کی بنائی ہوئی تزیینات سے پرہیز کرنا۔ ۱۵) حسب قرآن مجید

مذہب سے نفرت کا بڑا گمان حال میں ہوا اور مشرکوں کی
 والہ علی بن ابی طالب اپنے شوہر کے خدا پرست خیال سے مشرکوں میں اور اپنے
 آباؤ اجداد کو اپنی رہی میں مدد ملے بیٹے کے فرمان میں ڈوبنے پر بھی کچھ نہ
 خدا نہ کھایا اور اپنے نافرمان خیال پر نہایت سخت کام کیا خدا نام نہاد

اب یہ فرمائیے کہ ایسے بیک پر کیا خیال ہے کہ ان کی پرستش کا اثر نہیں
 ہوا اور ان کے ہر شخص ہوا تو یہ لوگوں کو کیا ہو گا اور جسے آدم سے لیکر عیسیٰ
 تک ایک نہ کہ پوچھیں ہزار بنی اپنی امت کے لوگوں کو خدا پرستی کی باتوں پر
 حمایت کرتے رہے مگر پند گلی میں خدا پرست کر کے کھو سوا سب کو اپنے
 واحد خیال پر متعلق نہ کر سکے۔ اسی امت کے لوگ لفظ اپنے باپ دادا کے طریقہ
 پر باقی رہنے پر اکٹھا کر کے خاص مشن نہیں رہتے بلکہ اپنے زمانہ کے نبیوں کے
 سامنے اور قتل و غارت کرنے پر عمل کرتے اور راستہ پر نہ گھٹا جاتے جن کو
 باطل سمجھتے۔ باوجود اپنے معبود کے ناقص خوراک سمجھتے یا انبیاء کے معلوم کرنے پر
 اپنے باطل اعتقاد و عمل کو برحق سمجھتے۔ پھر ایسے نیاوی عیب دانہ مخلوق کے
 پرچے والے ہفتہ ہفتہ اپنے علم و فن اور ہر کمال میں دیگر لوگوں سے ممتاز
 ہو کر اپنے وقت کے ساتھ ساتھ مشن میں رہیں اور تار کے واسطے اور
 اپنے مذہب طریقہ خاص کے موحد ہو جاتے۔ پھر اپنی قوم مر جائے کے بعد اپنے
 معتقد لوگوں کے ہاتھوں موت بنا کر رہ جاتے تھے اور فرود و شکار و غارت
 و ہمارے قاصد جیسے بادشاہ خدا کے جاتے۔ ایسے مسلمانوں میں خدا اپنے
 ان کے انبیاء کو مانتے ہوئے بھی اپنے معبودیہ توہمات و تجلیات کو اور نہ سچ کر

کہتے ہو کہ خدا کو خدا میں جہاں وہ بنا کر کے رہیں یا اسے اختیار کرنا
 خدا کے مقربان یا اس کے اوصیاء کے علاوہ خود کوئی یا اگر عطف کلام سے کوئی
 سمجھنے لگے تو پھر ان کے ہنریاں کچھ لوگ کہ وہ سن بتلا دے پیدا ہو کر ان کے اقوال و افعال
 کی تقلید کرنے لگتے انکو ہم نقائص سے پاک سمجھتے تھے ہیں لیکن ان کی طرف سے
 جو بات دیکر انکو پاک سمات بنا کر خود کو فرشتہ کیسے سمجھتے یا نہ سمجھتے ثابت کرنا
 کوئی قاعدہ نہیں۔

میں نے کہہ دیا لا اظالم خدا و انبیاء و اوصیاء مقتدر دنیا میں لوگ ہونگے کہ
 وہ سب قابلِ نجات ہونگے تو پھر شیطان مع الیہ بڑی عداوت کے لشکر کو ہمراہ
 بیکر عداوت کے ساتھ لے گا۔ اگر خدا کو ان سب کی اپنی مرضی ہو جس سے پاک ہو کر
 دنیا چاہے گا تو پھر مقتدر انبیاء اور ان کے اوصیاء بھیجے سمجھنے والوں کو کہ انبیاء
 ان کے امتوں کے ائمہ اور اولاد کے نقل و حرکت کرنا جو وقوع سے پیدا کر رہی
 کیا ضرورت تھی بلکہ وہ خود بننے کی توجہ نہ کیا ہو جائیگی۔

ہر چیز میں شے کے مخصوص صفات اُس کے ماننے اور اُس کے مقابل میں چیز دیگر
 باطل اور غیر کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ کسی کی صفات اور کمالات کو نہ مان کر
 یا ماننے ہوئے اس کے لئے اس شخص کو متنازعہ مدد پر نہ مانے تو اس شخص کی
 کمالات کے ناقدری کو نہ معطل ہو کر نہ ماننے سے اس کی اور کمالات پیدا کر سکتا
 ہے تو ہمیں یہ خطر ہے کہ خدا کی صفات کاملہ نے تمام دنیا کے دیدہ و ناشدہ کو باطل
 کر دیا اور اُس کے نزدیک کتاب شریعت انبیاء کی اور ان کے اوصیاء کی صفات و خصوصیات
 نے دنیاوی ساخت و طرز کے کل مپتہ کو تہ تیغ و لغو و بطلان میں نہ کر دیا تو

مراتے خدا کے منتخب شدہ انبیاء و مرسلین کی صورت و حالت کے
باقی سب دنیاوی وسعت انبیاء و مرسلین کی حالت و صورت باطنی و ظاہری کے
سابقہ ہیں یہ بھی خیال باطل ہو گیا کہ خدا کو اسے ایک بدست و مشرک اور
مشرب و کافرانہ جیسے خدا پرستی کے عقائد و عمل بھی اس کے کوئی اور اسیر اور اس کے
بندہ اسے اور خدا پرست عالم و فاسق عالم و بدست و شخص کو بلکہ اس کی بدست و شخص
کی نسبت اور عمل صاف خدا کی راہ پر ہوتا ہو جو بدست و شخص پر چاڑھے کیے ممکن ہو
ہیں یہ بات اوپر لکھی جا رہی ہے جو بدست و شخص کا عمل و اعمال اور نسبت
مکاری میں کیا کاری ہو یا یہ کہ اس کے اقتدارات خدا انبیاء و مرسلین اس کے حضور
میں کسی کی بابت جیسا اقتدار یا کسی کا انکار ہو تو بلا شک و شبہ اس کی بدست و شخص کی
عبادت سب بیکار ہو جائیگی۔

انسان دنیا میں ہر کاری، نقاب و خطابات اور بقدر قابلیت و استعداد کے
مندرجہ ذیل ملکات کے بموجب اپنے امثال میں ممتاز ہو جانے پر کسی عمدہ خاص
تعمینات ہو جائے گا۔ اس کے عمل و الفاظ و خطابات اور منادات و منادات ضرورت بیکار
میں کئے جاتے ہیں۔ خدا کی مخلوق و صفات مان لینے پر وہ دنیا و بعد کی تمام چیزوں
سے مستثنیٰ ہو کر واحد و ذات ثابت ہو جائے گا۔ اس کے صفات بیکار ہو جائیگی
اگر خدا کے ساتھ دوسرے دیوتا مانے جائیں۔

رسول و مرسلین انبیاء کے صفات و خطابات یہ ہیں کہ اگر اس کے ساتھ
دنیا کے خود ساختہ میلہ کتاب صبیحہ دیوار بھی نہیں یا اس کے ماننے والے کے
تکلام و مراد و بانی کی خبرت کرمانے والوں کے رسول کے قائم نہیں ہو سکتے۔

تیسویں میں بعد ازاں کہ یہ یا غرض اس لئے کہ اس کتاب میں سوالات و جوابات آداب اور عقائد
اور علم فضائل و مناقب کے مضامین سے متعلق ہیں اور یہ کتاب نہ صرف اس لئے
ہے کہ بغیر کسی محنت و لیس غریب سے حقوق پر اس کے نقطہ اپنے ایک ایک اعتبار
و خطاب اور فضیلت سے علیٰ سوا کے بعد اسباب ہی پر نہیں ہیں۔ سوا
تمام انبیاء کے سابقین پر افضل و ممتاز ثابت ہو گئے ہیں۔

اس مختصر کتاب میں کتاب اس کتاب میں سوالات و جوابات آداب اور عقائد
اور علم فضائل و مناقب کے مضامین سے متعلق ہیں اور یہ کتاب نہ صرف اس لئے
ہے کہ بغیر کسی محنت و لیس غریب سے حقوق پر اس کے نقطہ اپنے ایک ایک اعتبار
و خطاب اور فضیلت سے علیٰ سوا کے بعد اسباب ہی پر نہیں ہیں۔ سوا
تمام انبیاء کے سابقین پر افضل و ممتاز ثابت ہو گئے ہیں۔

اگر یہ کہا جاسے کہ یہ علم یا حق صحیح نہیں سوا کی نہیں ہے تو وہ معتبر کتابیں
میں حوالے دیے ہیں وہ صحیح ہیں اور سچے نہ رہیں گے اس لئے مؤلفین و مصنفین کو
بے اعتبار بنا کر اسباب کی جگہ مندرجہ فضائل کی باتیں ہیں نیز معجزات و
اور اگر یہ سب باتیں اپنی کتابوں سے مضرت علیٰ کہ لے لیج جائیں تو
علیٰ کہ خلیفہ بلو فصل بھی مانا اور اسباب کی فضیلت سے دست بردار ہونا لازمی
ہو جائیگا اور اگر علیٰ کہ فضائل و مناقب و خطابات کو مخصوص مانتے ہوئے اگر

خلیفہ برحق سے ملنا چاہیگا تو خداوند ہرگز اس کو قائل نہ ہوگا کہ قطعاً یہ مسئلہ
 غرور ہوگا۔ اور بائبل کے نصوص پر مبنی یہ مسئلہ ہرگز جو ہرگز
 یہ حکم میں رہتا ہے کہ مسیح کو یاد آئے کہ اس کے خون سے عہد نامہ نیا
 بنانے کے لئے وہ قاتل کے لئے ہے تو مسیح کے لئے ہرگز اس مسئلہ کا
 اپنے فضائل کے اعتبار سے نہیں ہو کر خلیفہ اس کے پاس ہے اور ان کے فضائل
 فائدہ پہنچا ہے۔ یہ تو مسیح کے لئے ہے اور امام مسیح کے لئے ہے اور
 دیگر ان کے انصاف و سخاوت کے لئے ہے کہ اس کی طرف سے اس کی
 حیات میں اس کے کام نہ آئے اپنے جہل و نادانی سے کہ اس کے لئے فائدہ پہنچا
 یہ کون انصاف ہے کہ اس کا خود ساختہ فضائل سے تو فائدہ حاصل نہیں اور
 اہمیت کے جہل و نادانی کے واسطے طاعت کے واسطے جانی اور جہل و نادانی
 شفاعت رکھیں۔

امام کے علاوہ تمام فہم کے لئے اپنے پیشواؤں کو جس قدر مانتے ہیں
 تو ان کی بات اور ان کے سامنے یا بعد جانتے پیشوا کی طرح سے مانتے آتے ہیں
 ان کی بات اور ان کے سامنے کر کے گوشت و جانف قید خانوں میں بند کر کے نہیں
 ان کے بالوں اور نہ بازو کو شک نہیں کرتے بلکہ ان کے مستفیدین جان و مال سے
 دور سے دیکر ان کے اختیارات کو بہت زیادہ وسیع کر دیتے ہیں گروہ کی جلیوں
 کی سجاد نشینوں کے حقدار گتسی نشینوں کی بڑے پیروں کی طرح کیا یہ کچھ
 دست برداری یا بوسی کر کے قدر و منزلت کی جانی ہے ان کے خود ساختہ فضائل
 اور اس پر کیا یہ رعب و سرور کیا جاتا اور ان کے تماشیہ کرامات یا بیجا گتے جاتے

میں یہی ہر مسلمان ہر گز اپنے متعدد دہریہ پوچھنے والے ایمان والے ہونے اپنے
 رسول کے پاس سے جگر تلے و خاطرے اور سرخ و سیرجی کی حالت و محبت کو
 حسب التلذذات رسول اپنے اور پر واجب کر کے اپنا امام الدعائم و مطلق
 رسول امیر المؤمنین علیہ السلام میں و کچھ گوگا خدا و رسول کے تو بیا بیٹے
 بلکہ زیادہ ممکن ہے کہ قرین عقل اور رحم و نیاز و فی کے مطابق صورت الہیہیت کو
 امام و خلیفہ پر تفصل ماننے والے خداوند رسول کو دماغ و خوشنود و خوشنود کے
 ہو جائیں کیونکہ ہر ایک شخص مرد و ہو کھنڈ و اپنی اور دیگر ہر حکومت و اقتدار کھنڈ
 سن کر بلا غور و غور ہوتا اور خوش نصیب سمجھا کرتا ہے اور جو اپنے رسول کی اولاد
 یا حسن و حسین کو یا اسکی بیٹی کو دانا و یا موالید و عیال کو قطعاً نہ جانتے یا ایسا کہ
 کہ علی کریم و اہل امام و خلیفہ رسول میں کو خلف دوم حسین کو خلیفہ سوم مسلمان
 کا حاکم نہ ماننے اور انکو کچھ ذلت و عقل بیکار یا پناہ براثر اور بے اختیار کے گوش
 خانہ زہرا میں مجاہد سے آمد میں چالیس برس کفر بعد اسلام لائے رسول
 صحابی بنائے خود کو اہلبیت رسول پر حجاب علی حاکم وقت امیر المؤمنین خلیفہ مسلمین
 کہنا اور علی سے اکیس اپنی بیعت لینا یہ ہیں تو علی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو اپنے مطیع و تابع و خلیفہ ماننے والے خداوند رسول کو مبتسم ہے کہ زیادہ
 لاغور و غور کے خواتین و خواتین ہوں ہیں۔ یوں صحابہ کے قاطع سے اپنے مقتدر و حاکم
 کر کے صحابہ کو حاکم و اقتدار اور اہلبیت کو محکوم و اعدا و حقیر اور موالید و کھنڈ
 سننا اور نہ کریں اور ہر طرح سے جوابات دیکر اور صحابہ کی خلوت میں جس طرح
 سے واقع ہوئی کسی کے بہرہ و اتفاق و اصول و قوانین خلافت بنا کر اپنی آپ

مثل کر لیا پسند کر لیں اور اہلبیت کے طریقہ حکوم مطلق ہو جائے پر غیرت و شہرہ آگے
 تو کیا وہ قیامت میں کھایا پئے گا ہر گز نہیں سچین اسکے ہر شے بنا افتقاد
 ہونے والا اہلبیت کے معاملہ میں گھٹو گھٹے بابت غفلت صحابہ انصاف کی کمال پائے
 زبان سے صاف کہنے پر جس کو جرأت نہیں ہوئی اس بغیر ہی مرضی اگر اپنا پسند
 یا اپنا اختیار کسی اپنے خیالی کے پاس چلا جائے تب مسلمانوں کی فوج وادی کو
 دست و زبان و راز کی اور قدیم بلاد کی کے نذر و کیے کہ کیا کیا ہوا کرتے ہیں
 رسول کے خاصوں صحابہ کرام کی جان و مال اور ملکات ایسے صحابہ کے پاس ہر شے
 ہے کہ جیکر ہم اپنا پیشوا مان لیں تو یہ معاملہ مقررہ کی باتیں معتبر کتابوں میں
 جیسٹر ہیں وہ ہر بنائی جائیگی ہر گز کو چھپائے سرسری کہنے یا ان کی بابت
 جرات و کبر کسی فرق سے ان کو ملے اس میں گھٹو گھٹے ایمان کو خود میں دینا ہر
 کوئی چارہ میں دیکھتے اور ان کو ان صحابہ کے یا زید و معاویہ کے ماننے والے
 مسلمان کثرت ہوتے اور اہلبیت کے مقابل صحابہ اور زید و معاویہ کی فضیلت
 کی حقیقت سارے مسلمان کھولتے اس وقت دنیا کی ایماندار میں ظلم و بغاوت کا
 تماشا دیکھتی اور ہر صحابہ کی کتابوں کی کھلی ہوئی باتوں کو اپنے منہ سے خارج
 کر دیتا ہے وہ خزانہ شیعہ ہو کہ سنی المذہب ہو مسکرانہ و دنگاہ کرنے اور سنی
 پر خواندہ ناخواندہ سب مل جاتے ہیں مگر خدا کا خوف کرتے اختلافی بات کی
 تحقیق کوئی نہیں چاہتا بس واقف نگار اپنی اور دوسروں کی آنکھوں کو اورد
 نہ باغی کو صحابہ کے عیب کے خاطر بند کرنا اور اہلبیت کو جو چاہے کہہ گزنا اپنا
 ایمان جانتے ہیں ایسے اسلام لا نیر کے قہار ہی باطن برتاؤ کو دیکھ کر کہیں

نکاح نہیں کیا۔ اور رسول بہت ہی خوش اور مسرور ہوتے ہوئے تھے۔

کمال انبیاء سے نہ پایا اور نہ حضرت اہلبیت کا قریبی ممان

انبیاء سے سابقین سے جدا رسول کی دوسری تبلیغ

موسیٰ بن جعفر کے اقرار اور خدا کی رضا سے

انہی نبوت و قیامت کے اقرار اور خدا کی رضا سے

رسول کی اس تبلیغ کے پروردگار

انبیاء سے سابقین کی تبلیغ کے

یوحنا کے رسول کی تبلیغ کے

مسلمان ہونے والے۔ اس کی حیات کے چارے پیکروں کی تعداد میں اسلام لاسے

پھر بعد وفات رسول ﷺ سے خدا کے فضل سے کہ رسول کی تعداد میں

پھر تک لگے جو کہ زندہ ہیں اور رسول کی تعداد میں مر گئے ہونگے۔ یہ نسبت

انبیاء سے سابقین۔ رسول کو اسلام پہنچانے میں اقرار و انصار کے انبیاء سے

خداوند محبتیں اعلیٰ ہند اعلیٰ انبیاء حاصل ہوں۔

انبیاء کے رسولوں کی دوسری شامت تبلیغ

اہلبیت کی شامت و محبتوں کے پنے رسول میں سے علیم و کبریا میں شامت

اسلام میں مکمل کر دینا۔

اس دوسری تبلیغ و شامت اہلبیت کا اثر سب اصحاب پر نہیں ہوا

جس پر کامل اثر ہوا ان کے امام سلمان بن مراد یا عمر و مقداد و جابر بن عبد اللہ

انصاری۔ میں شامت و غیرہ جیسے خیال کے اصحاب اور عبد اللہ بن عباس

مسئلہ حل ہوا۔ اہم دلیل یہ ہے کہ آیات و روایات میں آیت و روایت سے کلمہ
 کے حوالہ سے اہمیت کو سمجھنا ایسا دین و دلیاں سمجھنا تھا کہ ہر روایت و روایت کا
 اپنی ذمہ داری پر عمل کرنا اور اولیٰ مرتبہ میں رہ کر اگر کسی مسئلہ کو پایا امام اور
 رسول کا خلیفہ یا نفس کو نبی اللہ کی آیات و روایات سے رسول کے ساتھ اہمیت
 کو دنیا میں محروم و معطل نہیں کیا۔ اپنی حضرت پر واجب و عثمان و معاویہ وغیرہ
 جیسے نمایاں کے اصحاب و خسرین حقیقہ بہا جریج جوں کے اشارے بابت حقوق
 خلافت و امامت و تضاعف و متابعت اہمیت علیہ آیات و روایات اور حضرت رسول
 کے یہ صورت اور اہمیت کو خلافت سے معطل ہو کر امام کے گوشہ حمایت میں
 بٹھا کر خود کو خلیفہ رسول عالم اسلام اور اہمیت کو محکومہ و تابع کرنا پسند کیا۔ جن
 اصحاب کے عوام میں غلو و غل کے خدشات سے حضرت علیؑ امام حسینؑ
 وغیرہ کو معطل اور باغ فدک سے دھتورہ میں محروم کیا نہیں کیا بلکہ آیات و روایات
 اور امامت پر نبوی کریم کے مقصد کے غور و باطل کر دیا۔

رسول کی دوسری تبلیغ | یوں تو اسلام کے ابتدائی محدود زمانہ
 اطاعت کی ضرورت اور اہمیت کی نگاہ امامت کے وقت کو اس اسرار آرمیکہ حضرت محمد
 علیؑ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کا قدرتی سالک تک بقدر ضرورت محکم خدا سایہ ایسا
 اپنی اپنی دستگیری سے آئے اور باعث ایجاد عالم عین کی نرداقی صورتوں کے
 فیض سے متاثر ہو کر ان کی آمل پیشینگوئیاں کرتے رہے۔

آدم سے عیسیٰ تک کئی ہزار برس کا محدود دور غوث۔ مکمل کتاب شریعت
 محمدیؐ کی تک تفسیر و تفسیر میں چار امامت کے بارے میں استحضار و غرض بلند و اتالیق

مردان کا کہنا کہ نئے نئے ایسے بہت سے لوگ آئے ہیں جن کی ہوا اور کھنکھار
یا گندہ رنگ و مٹا کر رہے ہیں۔ اور یہاں اپنی حکایت کو سنا کر چلے گئے اور
واقعہ کرتے ہیں۔

یہ خدا کی بات ہے۔ حضرت یحییٰ کی تلخ حسی کہ وہ انبیاء و پیغمبروں کی
مذہب والی ہو گئے اور یہ سب سے بہت بڑا ہے۔

سرتاجی و شہنشاہ دوم عالم سے اپنے نورانی و شہر گان کی خوشی
سودا گار کیا میں نے یہاں گویا کتاب شریعت کو لے کر لے کر چلا اور وہاں
خدا کا نام کہ سائے پر کیا گیا تھا کہ جس کے مضامین کی بارگاہ میں پوری
سے ملے ہو کر قیامت کے فیروزین دور تک بغیر کسی تلخ حسی رہے والی حسی ہو
عالم اللہ میں عابدین انبیاء اور پیغمبروں کے و دیگر اہل عالم کے سلسلے پاس
مردی میں نہیں بیٹھے مگر یہاں دنیا سے جلد سے آگے سے ملے اور جانب
خدا سے غور نہ ہو چکا تھا اسی عالم میں کہ اللہ کرے اور انور و قدس الہی
کی شرافت کو انہماقت میں نہ رہے کہ قریب آج پوچھا تو خدا کے سب ذریعہ
سے الہیت کی معرفت و شرافت کو اس کے لئے انبیاء میں سے اپنے محبوب خاص میں
دو عالم کو مقرر کیا اور ملا کہ مقرر میں سے اپنے اس عالم میں جبریل سے
امین اور میکائیل سے جس سے درویش سے جیسے فرشتوں کو اور رضوان جنت سے
خازن جنت کو خدمت کیلئے مقرر کیا ان کے ذریعہ سے آسمان سے حق تعالیٰ نے
بناظر علیٰ ظاہر کرنے کے لئے لائے الہی سے واد شجاعت و مردانگی و دلیری
علیٰ و قاطع اور خشیت کے لہذا انعام و ریاض جنت چھوڑا۔ دنیا کے خلاف

لڑائے اٹھ کر قدمی حدود پر آگے بڑھ کر ایک کھوکھلا درخت کے نیچے آکر بیٹھ کر
 دیکر ہر طرف دیکھا اپنے اعلیٰ اور اہمیت کو کعبہ کے اندھا تاریک ترین دور پر آگے بڑھ کر
 اندر مہمان لکھا حضرت مریم و حوا آسپہ و سارہ اور دیگر مردان و ملائکہ جنان کو
 بعد آب و رضا ہمیشگی و کرمیت و گلابی کے لئے تعینات کیا۔ خبر و طیبہ امامت کی جہد
 یا کہ فتنہ کی ناک ناک کعبہ میں قائم کروں اور دست نبوت و دعا پر رسالت سے
 سنبھالی شریعت کی رہنمائی سے اپنے سینہ پر رکھ کر گرو میں کھڑا کر گندھوں پر
 چڑھا کر جبریل کی مرضی پر فرما کر بلا پید کر سجاوٹ عبادت خلیفہ پیر و امیر میں
 گرو میں اٹھا کر سجاوٹ سجدہ پشت رسول پر سارہ ہر جہان پر جبریل کی مرضی کو
 عبادت میں خدا کی مرضی لکھا کر اہمیت کو اپنا کرشت پرست خون نغس
 حشر کا کرانگی ازبیت و محاربت و عداوت و جنگ کو اپنی حقارت و عداوت
 انکی اطاعت و محبت اور شفاعت کو نصیب اپنی اور خدا کی اطاعت و محبت و
 شفاعت دکھائی ایسے کہ سالی کوثر قاسم تار و جنت ظاہر کیا۔ نیز علی و فاطمہ
 و حسین و مجتبیٰ سے ہیں اور میں ان سے ہوں انھیں سے میرا کام خدا کا کام
 تمام قیامت زندہ جاوید رہے گا۔ انھیں کی شفاعت محبت و اطاعت بجاوٹ
 خدایہ قبر میں۔ عالم بزرگ میں۔ ہول محشر اور ہر صراط سے گزرتے وقت
 جنت پہنچنے تک فقط آل رسول امام و خلیفہ بجا فضل ماننے والوں کے لئے
 کام آئیں گی۔

نوٹ اس قدر میں کہ ہم کہیں ایسے بعد بھول البیت کو عالم است خدا کی حق ضرور دیکھ سکے جس
 کہ جو صابہ کو عالم است بلکہ سے بیشتر مسلمانوں کے نزدیک باطل کر دی گئیں۔

از جانب خدا و رسول بابت انہما حقوق الہییت علائقہ بردست اہتمام

صحابہ اور ان کے متعقدین کا مخالف منظر

اول تو عقیدہ اور مطابقت رسم دنیا ملاقات و نام تمام مسلمانوں کا فرض تھا کہ
و بعد رسول اعانت رسول کے بعد بعینہ عادات رسول اور عادات رسول کی افادت
و فراموشی و ہر سب ملکر بغیر اس پیش روٹ پڑتے۔ رسول کے پاس ان عرقیت و
صحابہ باغیرت و حکمت کی حکمت و عادات کی جانب تو کسی شخص کا دیکھ و گمان
جس نہ جاسکتا کہ وہ صحابہ اپنے رخ کر اپنے دست و زبان جمع کر دیا کہ تمام
مالدار گھروں کو چھوڑ کر خود رسول کے خاندانی خلعت و باغ فدک پر قابض ہو کر
آئے جائز و وارث بن جائیں اور بغیر وراثت میں رسول کی اجازت سے بغیر وراثت
کے موافقت میں بھی بھیج کر تا مناسب نہیں تھا چاہیگی علی و فاطمہ کی مخالفت
ہو بغیر انکی موجودگی بابت خلافت مشورہ کرنے اور مختلف قسم کے ایسا خلاف و ملک
کو نسل اور بارائینٹ بٹھائے کی۔ مجازہ رسول کو نور و چہرہ اگر ہوا کے قریب آخری سال
کے صرف تین میل و مینہ سے جدائی میں تا قیامت جدائی کو اور دیکھنے کی پیشینہ
ہو مابین و اللہ کو کیا ضرورت پڑ گئی کا شکہ بہتر زمانہ بعد و فن رسول خدا پر
کے طرح پر چہر سب لکھ کر علی کو اپنا خلیفہ مان لیتے تو کیا گناہ ہوتا۔ اگر باغرض کچھ
لوگوں نے افضل اور مجرب کار ہوئے سے حضرت ابو بکر کو نامزد کر دیا تو اپنی خلافت
علی کے سپرد کر کے ان کے درکار خود نبھاتے صحابہ کی واد و حقوق الہییت و صحابہ کے
درمیان دوستی کا ثبوت ملتا تو مسیحی و شیعہ و دیگر مذہب نہ کلام کے جاسے اور پھر

مسلمانوں کی طرف پریشان مہم چاہیں نہ یہ دو مذاہب جدا جدا نامزد ہو سکتے نہ
اسلام میں قرآن سے لوگ جدا جدا مذاہب ایجاد کرتے اگر سب علیٰ حسب آیات
و احادیث رسول مطلق ہو جاتے۔

سیت کے واسطے کہ سب قدرے سمجھنے والے اور ادب پرست چاہتے ہیں انکے
مقابل خود داشت بنے اور سیت کا اختیار ایسے کی فکر تو وہیں رہ گیا کرتے ہیں
کہ جو اپنی طرزی ظاہری سے دست دراز ہیں کے عاری ہوتے ہیں۔ مجمع میں
علیؑ کے سر جود ہو جانے پر کس صحابی کو کامیابی حاصل تھی جب تو انھوں نے
علیؑ کو کفن و دفن میں مشغول ہونے سے مجبور کیا اگر بجائے آخری زیارت رسولؐ کا
شرٹ حاصل کئے کفن و دفن کو ترک کرنا اور انفق و نفقات اور دھڑلے کی تعداد
بڑھانے کو جیسا مسند میں انھوں نے سمجھا تھا تو ویسے ہی کلبہ ان سے دو ہاتھ زیادہ
انکے معتقدین نے جوابات اگلی طرف سے تیار کر کے انکے کھل افعال کو جس کا
جامہ پہنانے کو ممدوح اللہ شخص قرار دیا۔ چنانچہ علیؑ نے جبکہ رسولؐ خلفائے
مکملہ کے زمانہ میں ایسے و خاموشی کا کام لیا اگر شلہ حضرت علیؑ بہت تعداد لیکر ان سے
منگ کرتے تو خاندان جنگ کا اور بغیر من حصول خودت علیؑ کا الزام غوراً لگتا۔ لیکن
انکے زمانہ تک علیؑ کا صبر پھر بے مثال معاویہ امام حسنؑ کا بصبر و خاموشی صلح کرنا
پھر بعد امام حسینؑ کی دیگر آفت کا صبر و تحمل کر کے خلفائے اسلام کے بالخصوص قیبر
خاندان میں مقید ہونا ہر کھاکھا کر موقوف ہونے کا اثر بھی سوائے شیعہ حق پرستوں
پر ہونے کے ہر زمانہ کے اہلسنت معتقدین اصحاب پر اٹھایا اڑنا ہوا اور مسلمان
بھائے انکے کہ اہلسنت کی بصبر و خاموشی معتدیت پر ترس کھا کر انکی عزت و توقیر

کرتے انکی ہمدردی و مروت کی کرتے انکے حقوق و امتیازات ضبط کرنا اور
 بدلے دینے اور اگر نہ دیتے تو کم از کم نفرت و جہاد میں کرتے یا کھنٹ و انصاف کی
 بات الہیت کی خاطر کبھی تو منہ اسے نکالتے وہ اور بھی عبد رسول قلماسے
 رقت صحابہ ثلاثہ کا پھر بعد علی و عاصیہ و زید کا و غیر خلافت اسلام کا اس کے
 زمانہ کے مسلمان ساتھ دیتے اور انکے بھاسے علی و زید کو ان کے خلیفہ مقرر کیا
 سے برابر فرجباری کرتے چلے آتے اور جانتے ہاں اپنے صحابہ کی خاطر نشان
 کرنے پر ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ سلف سے رسول پر علی پر مسلمان متکرم
 کرتے آتے ہیں کہ اصحاب باطل راوی پر تھے تو رسول نے انکو قطع کیوں نہ
 نکال دیا۔ اور قتل کے ان پر تلوار کیوں نہ اٹھائی۔

خدا نے بذریعہ رسول صحابہ اور علی مسلمانوں پر الہیت کر حاکم و نبی اور نبی
 خلیفہ رسول خلیفہ المسلمین امیر المومنین رسول کا خلیفہ اور عیالین مقام تدبیر
 پر بنا کر ایک لاکھ عاصیوں سے بیعت و مبارکبادی و لوگوں کی محبت تمام کا
 اب یہ صحابہ کی اور انکے معتقدین کی بڑی و نیرمی و کستافنی کی بات ہوئی کہ جو
 خدا اور رسول کے خلاف خود کو با اختیار و اقتدار حاکم بنائے اور الہیت کر اپنا
 محکوم و تابع و ذریعہ اختیار کر دینے پر بھی غیرت و نیست و نابلی کسی کے دس
 نہ آئی۔ کشتہ انوس کی بات ہے کہ دنیا کے تمام مخلوق میں آپس کی
 نزاعیں باقر میں ہر اک چھڑا بڑا خواندہ نامزد و نامزد حق و ناحق آپس میں ہر
 نگار تیا ہے مگر صحابہ کے بابت زبان کسی کی بھی نہیں کہلے کہ صحابہ خزانہ میں و
 دلائل پیشہ کے ساتھ تیس چالیس برس انوس کفر میں پھرتے اور طاقتور ہو کر

کسی متذکرہ نبوی کا سر لٹکتے بغیر بے اہم نامے دیگر اصحاب کی مسمر
 شیعہ ہیں جس پر چاروں طرف سے سر فرار ہوا ہے باقی کو باقی سب اصحاب رسول
 کے ساتھ رہتے نظر ساتھ رہنے کی فضیلت جو شیعہ تھے تجویز کیا ہے وہ
 سب اصحاب کے لئے حاصل حق جاننے کی فضیلت سے صحابہ کرام کے نام پر
 موجود ہیں اور ان کا اصحاب و بہن نہیں جو ساتھ طور پر باطن سے سر فرار ہوئے
 کسی شہر اسلامی جنگ میں رسول کے اہم و سہارا بنایا نہ کسی لڑائی میں
 خود گھر سے زخم کھانے نہ خون میں نہانے نہ کفار کو قتل کرنے کی اسلامی
 مورخوں کے کئی متنازعہ روایات کی جو تحریر میں لانے کے قابل ہوتی
 ہیں رسول کو چھوڑ کر بیت سے صحابہ کی دو مرتبہ بھاگنے والوں میں
 حضرت عمر و ابوبکر و عثمان و غیرہ چھ اصحاب کا نام فاضل ایک و دو جگہ نہیں
 اکثر معتبر کتب میں عدائے نبوی کو ایسی کے ضرور موجود ہے صلح حدیبیہ
 میں رسول کی معمولی بات کفار کے کہنے پر لفظ رسول اللہ شام سے پہلے
 عمر کے رسالت نبوی میں شک ہو جانے بغیر وہ شریعت رسول اجازت
 لئے بغیر انکی موجودگی کے طیارہ رسول کو چھوڑ کر تین میل فاصلہ پر جا کر
 غیر کعبہ مسجد نبوی جیسے پاک مقام تجویز کے سقیفہ حبشہ جانا حضرت عمر
 جبکہ یہ شرع و خلافت قائم کرنے کی حجابہ ناجائز باتوں کو فقط از خود نکلنے
 نہ جانے کی ایک زبردست فضیلت سے غلبہ حاصل کر کے خود کو اہلبیت کے
 کل ایمان پر آئینہ تعمیر سے انکی عظمت پر قرآن اور رسول کی ذات و صفات
 محرم و مخفی کے ساتھ سب و اتحاد پر حکم خدا دیا کہ یہ شق ہو کر علی کے

کتب میں پیدا ہونے پر اہل حق پر نگاہ الگ سے آتش نبوت میں چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کھڑے پر تعاب سے پروردگار کے پاس سے پناہ حاصل کی خاطر مراد سادہ و سہل و سلیس
 مع آداب و عظام سنت حسان و ملائکہ و مہر و مکیر خدمت میں گریں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رسالت شکر خدا کے ساتھ علی بسیار و رسول گرامہ حکم خدا و من عندہ علم کتاب
 جیسے مقرر خطاب کیا کہ مقرر کے جانے پر ہر نبوت پر ہر حضرت مشکین کہلائے
 کہہ کر ظاہر بنا دینے پر اس میں تمام مشور و جنگوں میں جانثاری دکھا کر نوح کرنے
 نہ بان جبرئیل و نفی الامل اور نادر علی کی آواز میں جبرئیل کی نہ بان اور حضرت علی
 ابوہریرہ و افضل میں عبادت اشقیوں رسول کی نہ بان سنوا دینے پر
 حکم خدا حضرت ابو بکر گردا پس کرنا کہ نہ بان و نہ بان پیکر سورہ ہات جیسے کلمہ
 لیا کر اور بستر رسول پر خدا کی راہ میں جان بچ کر لے کر امانوں کو ادا کر کے
 حرم رسول کو دیکھ کر پھر نکال کر بحر من امارہ ناز و غصہ و مرتبہ کتاب کو حکم رسول
 اپنے لئے پٹا کر جہانہ رسول کرتا و فن نہ پڑنے پر شان نیابت و عاقلین
 و وراثت و کھانے پر یہاں تک کہ غریب غم پر دستار خلافت بندھوانے رسول سے
 حدیث ثقلین و سفیہ حدیث من بکنت مولاہ کملت لہ فیہ احکامہ عا جیوں سے
 صحابہ ارجح رسول سے بیعت و مباہلہ و ایاد و حسان سے قصہ و منوانے
 پر آیات و احادیث کے ذریعہ و غیرہ و غیرہ ایک سے ایک ذریعہ و مستنبیہ سے
 شریعت و فضیلت و مناقب سے پر حبل باقک کو جس ایشیت و اگر جبرئیل و غیرہ
 خود کو افضل و اعلیٰ کہل کر خود کو مقتدر خلافت کر لیا تھا و سیاہی صحابہ کے خاص
 و مقتدرین سے سلف سے آج تک صحابہ کے مذکورہ کل باتوں کو مدور و انحراف

عرب کے مہرئی اور غیر متبرقہ اور یا اور میں اور دیگر تمام آئمہ کی مذکور خدا اور رسول اور
 فرشتوں کی زبان میں یا قرآن کریم اور دیگر مذکور کے یا انکی بیعت کے لئے خدا اور
 امتا صدفنا کہنے کے بعد جس نور الہیت کو مصل و محرم اور صحابہ کے محکوم اور
 تابع کر دیا اپنی سخاوت اور خوشنودی خدا اور رسول کا کیا خوب شناسنے دجیہ کیا
 لیکن اس بات کی بد پر کس متقد صحابہ کا دھیان مطلق نہیں جاتا کہ صحابہ کی
 مذکورہ بالا اصاف کے بنا پر صحابہ کو حاکم و جانشین رسول ماننے اور غی کو
 تابع کرنے پر رسول کی حکم احادیث کی اور کلام ائمہ کی قبل آیات بے کار بے معنی
 ہو جائے سے سخت تر ہیں ہر کسی اور انکی توہین سے خدا اور رسول کی توہین کے
 مرتکب ہو گئے۔

پھر عالم میں شریک ہوئے یا اپنے کو امر و نہی کرنے سے ماؤنگی لکھ دیا
 بچے اندر دھوکے ساتھ مسیحی جوہر آدھ ہلی کے نام کا نام کرتے آئے۔ ایمیاں
 سلام کے لئے رہا ہے۔ ذکر کردہ کے ساتھ کر جیواں کے ناموں اور کلام
 پر چا پھیلانے کے بچنے سے برا بر عارض ہوتے اور احوال بحسب تعلیم والدین
 ایسے ایسا صحابہ کر رہے کم و بیش حالات سے واقف کا ثبات ہوتے ہیں۔
 جس قوم کی بات غیر صادق رسول کریم نے وقت و ملاقات حسین بنی
 جبریل امین غیر شہادت حسین بنی پہلی فاطمہ کو سناتے کے ساتھ اس بات
 ممکن نسل کر دی مگر سے پہلی شہادت حسین کے وقت نہیں ہونگا۔ تو ہوں
 نہ علی حسن جبریل لیکن خدا تعالیٰ سے وعدہ کر لیا ہے کہ ایسے کی شہاد
 تو م ایسی پیدا کروں گا کہ جس کے بچے ہوں اور بڑے دن رات مصائب میں
 پر گریہ و ماتم رہیں اور عالم بڑی و خلفا سے وقت کا نصف ہر واقعہ پر ہر
 و علامت شہرت کیا تھا قیامت کیا کریں اور مصائب میں کے ذکر سے انبا
 و آئمہ کے غیر شاگ واقعات اور خدا کے صفات کا تذکرہ کرتے رہیں گے۔

عسکری سے کہ لکھ لکھ رہے دنیا کے تمام خود ساختہ خداؤں کی نفی کر کے ایک
 خدا پر اور دنیا کے خود ساختہ ہیں پیش اور پرتا اور تاد سنوں دنیا کی نفی کر کے
 خدا کے ساتھ انبا و امیا پر انحصار رکھتے آدھ اسلام میں داخل ہوتا ہے
 اس طرح سے دنیا کے خود ساختہ نہیں پیش اور پرتا یا صفا انفس کے دنیا کی نفی
 کر کے خدا و رسول کے ساتھ ایسے خبری کے بارہ اسم لامع و معلوم پیش اور
 ارتقا کر ثیرا لا غرض ہوں کہا جاتا ہے کہ اس بچے قول رسول حدیث تعلیم کے

اپنے فہم میں جس قدر وہ چیریں وہاں کے احکامات پھوٹتا ہوں کتاب خدا و رسول
 میں عزت الہیہ فقط ان کو ملے اور امت و مزار شہداء میں پرکھنا و حاکم کے نیل
 و مکرمل کی جملہ احادیث بابت حق و نفع ان الہیت کی تصدیق کر کے شیعہ کہتا
 ہوا مسیحیت محبت الہیت پر پا کر نبی و انبیاء است گرا و اور ہلاک ہو گیا۔ اور
 مسلمانوں میں باوجود وحدانیت و رسالت و قیامت یا کعبہ قرآن کی ہدایت
 و احکامات محمدیہ کا اقرار کرنا الہیت نبوی کی احکامات و سنت کو ایک کر کے اپنے
 قوم و مائتہ و خلفائے دنیا و خلیفہ رسول امیر المؤمنین کہتے و لادانگی خلافت اور
 پیغمبر و شہید کی بیعت پر موقوفات و شفاعت رکھنے والا و مکرمل کی حدیث ثقلین
 و مسیحیت سبھی کی احادیث میں بابت نفع و حق و خلافت میں و دیگر آئمہ
 کی تکذیب کرتا ہوا خدا و رسول کی توہین و تکذیب کا ورپے ہو کر ان کی رحمت سے
 غافل ہو کر خود کو گرا و اور ہلاک کر خیرا ہو گیا۔

عالم مجاہد و مجاہدین
 اہلبیت کی معرفت و محبت تو اک طرے
 میں صرف ایک طبقہ کے
 مقتدرین صحابہ مسلما ان کی کڑور و اقتدار اہلبیت کے
 حق امور سے ہر زمانہ میں لفت ہی رہا کرتی ہے
 اپنے رفیق ہیں ہر وقت کے

ناموں کے ساتھ اہلیت کے کھنچوں کی منظوم شایعات روداد و دیگر تخیل و تخیل
 یا دو چار واقعات کا عالم و تکرار کرنا اور اس میں کتب و کتب و کتب و کتب
 یا بیاری خفا حقیقت میں ان چیز کے نام اور ان کے مضامین و کلمات سے واقف ہونے
 اہلیت کے بارہ ناموں سے واقف ہوتے ہیں جبکہ فرد و صاحب نام و رسم و رسم

المہبت کو اپنا امام و خلیفہ رکھوں امیر المؤمنین میں مانا تو بعد اصحاب کے مانے
 مانے المہبت و اگر معصومین کے ناموں سے یا ان کے نقصان و منافات سے غرض
 واقف ہونے یا کہ اپنے جو کچھ واقف کر سنے کی ضرورت ہی نہیں کہتے تو جہوں
 تا واقف کہ آپ ہی ثابت ہونگے ۔

اچھا اگر تعزیر داری کیو بہت سے یا کہ نہیں مقدمہ بانوی اور محمدی کی
 ضرورت سے یا کہ افتقار اسبیل دیکھنے غرض دنیا کیلئے اور ذکر شہادت ہے
 اگر مست و مراد بر آئے کی ضرورت سے مگر مرد و عورتیں علی و ناطق و مشیت
 اور وہیب کے ملحق کر ٹھہریں کی برکت امام بیقر صادق کے امام سے واقف کا
 و کمال دینے میں تو ان کے افتقار اچھا ناموں کے یا کہ مذکورہ صوفی طبقہ کے
 علی المہبت کے ناموں سے یا ان کے نقصان و منافات سے واقفیت اور یا
 دنیاوی عبادت طلب کرنے کے لئے کہ وہیں بحث و معرفت یا آخرت میں امید
 شقاوت نیز دیگر اکی بابت غرض افتقار یاں (نقطہ بارہ) امامو کرمیر المؤمنین
 اور رسول کا تالیف یا نقل نہ ماننے اگر محکوم اور تائب و کبیلہ اور صحابہ ثلاثہ کو
 حاکم سمجھنے سے ہر فوراً باطل ہو جاتیں ہیں ۔

اور جہاں کسی خواندہ انفرادہ مسلمانوں کے سامنے المہبت کی شکافت اور
 فلک کے مقدور ہونے کو یا اصحاب سے افضل برتر ہونے کو انکسرت سے اعادیت سے
 عقل و فطرت و عقائد دینی و دنیاوی رد و انہ سے مقابلہ جب بھی تحریر و تقریر
 دکھایا جاتا ہے غرض اصحاب کے معتقدین کے دلوں سے نہیں ہٹا المہبت کی محبت
 و افتقار و فضیلت ازادیر میں تشریف لیمائی اور غرض و مساوت اور توحید

و بقایات پر آمادہ کر دینی ہے نصائح اہلبیت زیادہ تو کیا سر سبکیں گے اک و اسما
معمولی اسلوب فقر و اذان میں غلیظ و فحش کا لکھنا گوارا نہیں کرتے اور فقیر ہونے
اور غریب ہونے پر تیار ہو جاتے ہیں۔

بہا سے اس لئے کہ اہلبیت کو خلیفہ رسول میرا تو نہیں حاکم دنیا و دین ماننے والے
کی تعداد و منزلت انکی انتقاد کی تقلید و اطاعت سب مسلمان کیا کرتے اور اب
رسول معصوم بارہ آدمی اہلبیت حاکم امت ہونے جاتے اور اس لئے خود اہلبیت
اپنے وقت کے خلفاء و حکام وقت کی طرف سے ستائے جاتے اور اس کے برعکس
جاتے قتل و مقتدر کئے جاتے اور ان کے اسنے واسطے بھی اس امت و عداوت
سے رکھے جاتے اور قتل و غارتگری کے شکنجوں میں مبتلا ہوتے عداوت سے
انکے کئے جاتے اور تا قیامت ہر ایک کی زبان پر کافر و کلمہ کہے جاتے ہیں
ایچا بیگ صواب کے مقابل اہلبیت کی یہ تعداد و منزلت یہ توقیر و عزت
مسلمانوں سے نورا ظاہر ہو جاتی ہے اور لعنت کراہت بغض و عداوت تاریک
میں آجاتی ہے تو پھر ہم رسول کی وہ احادیث ناچار ہر کر ان مسلمانوں کے
سامنے پیش کر دینگے کہ جو بغض و عداوت اہلبیت سے رکھنے والوں اسنے
روئیوالے یا انکو بلوغت و خلعت سے محروم و محظوظ کر کے دنیا میں حقیر و تالو
خود کو حاکم و افضل کر لیا اور ان کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ وہ اس کتاب میں
و غیر احادیث تفصیلات کیساتھ آئندہ ذکر کی گئیں ہیں۔ ہنکا حکمہ مطلب یہ ہے
کہ جو اہلبیت کی کسی عنوان سے عقائد و عداوت کا درپے ہو گا وہ میرا اور
خدا کا دشمن اور سخت توہین کر لیا و ادا قتل بنا رہے گا۔

نہی ہوئی ہے کہ صرف مختصر احادیث اور یہاں فضائل و حقوق میں
وفاقت ہو چکی ہو۔ لیکن آگے اس کتاب میں طویل احادیث کتب کے پیش کی گئی ہیں
وہ جو خود رسول خدا اپنے اصحاب و درویشوں کے سامنے اپنے اہل بیت پر
کرم سے بعد میرے بہت سی میری طرف سے احادیث جا کر آئی ہیں۔ وہاں
بکے خاص اصحاب و اہل اصحاب پر میری دستگیری کی احادیث و بہت سی کتب
احادیث میں باقی لکھا چکیں۔

پھر مسلمانوں میں سے آیات و احادیث کے بموجب اہلیت کو حاصل
عابغ رسول علیہ السلام امیر المؤمنین امام المومنین ان ایام میں سے
آیات و احادیث میں رسول کو باکاربنا کر اہل تصدیق کو دے دیا ہے
تایید ہو گیا اور میں سے رسول کے بعد فاطمہ کو مذکور ہے کہ اگر اس کے بعد
خلاف سے کہ وہم و فحش کی کے خود کو خلیفہ رسول امیر المؤمنین کہہ دیا وہ وہ
مستندین آیت و احادیث کو عقل ایسا کیا کر کے اہل تکذیب اور توہین کر رہے
اور میں کو دشمن خود اور رسول کیسے کہ مشورہ کر دیا۔

مسلمانوں میں تفریق کی بنا رسول سے ہے کہ
میرے کلام اور میرا عقیدہ جو نسل خلفائے میں لکھا ہے
رسول میرا اہلیت خدا سے

تفق میں اور قرآن و احادیث اور رسول کے اپنے قول میں سے متفق ہیں
تایید کر دیا یا تو وہ سب اختلاف کے تفریق کے اور فتنہ و خدو
کے دشمن ثابت ہو گیا جس کی تصدیق خدا کی آیت

ایک مذہب سے ہٹ کر فتنہ و فساد اور اختلاف مذہب کے ان ہر کوئی کو
 کے مقابل باقی ہو کر رہ گئے۔

بارہویہ اس قدر عدالتی فکر انتظام تبلیغ کے مدغم کے مسلمانوں کو
 ثابت ہوئے تھے کہ ایک از صحت باطن میں پسند مختصر قیاد و کسب و کار
 ہر و خوات نصائے الہیت میں جن کو محبت و طاعت و عبادت کا پناہ
 کامل کرتے ہیں رسول الہیت کو فتنہ کا کائنات باعث ایجاد دنیا و آخرت
 مانتے تھے اصحاب ادسا کی اولاد اللہ عزوجل کی فاطمہ اور ان کی گیارہ معصوم اولاد
 کی اولاد اپنے راوی جناب فاطمہ کو نہ کہ کی مقدار اور رسول کو دیگر کسی کو
 پہلی خلافت کے منصب پر مقرر کرتے تھے وہ اس وقت سے اب تک اور تائیات
 شیعہ میں جلی گنہ گار تھے۔

دوسرے رسول کے ایسے اصحاب ہیں تھے کہ اب اب الہیت کے فتنہ
 و منافق میں جن کو لوٹ نہ رہے آپس میں چوں و چرا کا ناچوس کیا کرتے
 بعض تو باطنی ناخوشی کو ضبط نہ کر سکے اور رسول کو شہر پر نقطہ میں قائم
 اور حسین کی تعداد منزلت اور فضیلت دکھانے سے گمراہ ہو کر گمراہی کرتے جس سے
 خدا نے ایسے لوگوں کو رسول کی طرف سے برابر پاک قرار دیا اب محبت
 الہیت میں گمراہ نہیں ہوا ہے بلکہ وہ بغیر ہمارے حکم کے کچھ نہیں کرتے
 جو کچھ وہ کہتے ہیں ہم کہتے ہیں۔

پس اس قبیلہ کے صحابہ زندگی میں رسول کو دوسرے دشمنوں میں
 چھوڑ کر جب دنیا کے چلے تھے تو پھر سب رسول کے دشمن و کفر کی کیا پورا

کہتے ہیں جبکہ انہوں نے آخری شہرت زیادت سے غم کو محروم کر دیا تھا تو انہوں نے
 کیا تھا اہمیت کو جمع و اگر خود کو نہیں اتنے عزیز جیسے قرآن لفظ کے معانی و مفہام
 اتفاق و اتحاد اہمیت سے جدا کر کے بغض و نفقار اور اختلاف و فتنہ و فساد
 کے بانی ہو کر سقیفہ بنی ساعدہ جیسے رنگ بنام دہلوی مذہب میں داخل ہو جائیں
 کیا اور رسول کی وفات کو یم غم منانے کے بجائے اپنی مخالفت کی خاطر مخالفت
 موافق کر کے لوٹ کر اتحاد و چھائے کی مسرت میں دن رات خود کو مصروف
 رکھا تھا تو بعد وفات رسول کے پیارے مسلمانوں نے رسول کی وفات کی
 یادگار کے ابتدا ہی سے لڑا دیا اور رسول کے یم وفات میں یاد گیر تارین غم
 مولود و میلاد ابن کر کے مصروف و مدت رسول کی یادگار جاری کی

ہر پابند میں ذکر محبوب سے محبوب کی یاد ہر کرتی
 بخاطر محبوب مجاہد کا اتفاق
 ہے یہ مسلمانوں میں جو کہ بیرون کے
 ذکر و اذکار سے محبوب کی یاد
 ماننے والے ہوتے ہیں وہ اس شریف کا

چنگ نہ بر پا کرتے پیر کے استعمال اسیا تبرکات لوگوں کو دکھاتے انکی تعظیم
 و تکریم بجا لاتے۔ انکی قبروں پر سجدے کے عادت ملا ہیں انکے واسطے سے
 مانگ جاتی ہیں۔

میر و شریف کرنے سے رسول کی دولت کے ساتھ فقط اصحاب رسول کا
 سب اقتدار و تکریم جاتا ہے بعض اثنائے ذکر میں کسی ضرورت سے حشر اور
 حسین اور فاطمہ کا بھی ذکر کر دیا کرتے ہیں۔ سب سے اہمیت کے ماننے والے
 انکے ایام ولادت میں محافل سرور اور انکے ایام غم و مصائب میں محافل غم

منفق کہتے اہلبیت کی یاد بہا بہت تازہ کیا کرتے ہیں۔

مجاہد حسین

اور مسلمانوں کی محبتوں کا اعزاز

جو مسلمان صرف اہلبیت کو اپنا امام و پیشوا مانتے ہیں وہ خود مجاہد کہہ سکتے ہیں یا کہ وہ صرف اہلبیت کی محبت ہیں۔

رسول اوصاف نبی کے صفات اور علامات کا ذکر کر کے اپنے ایمان کو تازہ رکھتے ہیں باقی حقدار مسلمان مجاہد اہلبیت تمام اصحاب میں صرف صحابہ کرام اور معارفیہ کو اپنا خلیفہ و پیشوا مانتے اور فقط رسول کی امانت سے مجبور ہو کر قدرت اہلبیت سے محبت کا اظہار کیا کرتے ہیں وہ نقطہ اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ اشیائے ذکر شہادت میں دشمنان اہلبیت کے ساتھ اصحاب اور اہلبیت کے درمیان نزاعات کا تذکرہ آجائے یا کہ اصحاب کے معائب و مساویں و مقاصد کا بیان ہو جائے اور ہمدردی دل آزاری کا باعث نہ ہو لہذا اس خوف میں اگر عام طور سے لوگ مجاہد حسین میں شریک نہیں ہوتے تو یہ کچھ لوگ تقسیم کی لالچ اور تالپوں کے اخلاق و مروت سے یا اور کسی غرض و غایت سے مجبور ہو کر شریک ہو جاتے ہیں وہ بات اور ہے۔ اگر مجاہد میں اس خیال سے شریک نہ ہو خیالے حضرات کثرت اپنے یہاں مجاہد کہ مصائب اہلبیت سے ہمدردی کا مایا بہ ثبوت دیا کرتے تو پھر شکایت کسی نہ جھلکے گا اگر ائمہ خلیفہ رسول نہیں مانتے تو ان کے تعاضل مناصب اور مصائب کو پہچان کر ان سے ہمدردی رکھتے ہیں مگر برادران اسلام مجبور خاص مقتدرین کے عام طور سے ذکر شہادت بھی بیان کرنے اور سننے کے پاس نہیں جاتے اور

من حبلہ و اقلیٰ کو ایک طرف سے لگا دے۔ کچھ کبرا کفر سے لے کر کفر میں
 آئے۔ بعد حضرت سجاد علیہ السلام کے جو کہ حضرت علیؓ کے بیٹے ہیں
 جو سید کے علاوہ کفر کے مذہب پر نکلے واسطے متقدمین حضرت عبداللہ
 قائل ہوئے ہیں وہ ہم یہاں پر حسن الامتھاب کے متعلق ۱۲ سے ۱۳ تک
 لیکر دے دیتے ہیں۔ کچھ کفار کا یہ ہے کہ تو وہ خطائیں دے دے تو کفر
 نہ فرشتوں کے نامہ اعمال سے مٹ سکتی ہیں اور وہ عقائد و عقوبتوں کے
 متعلق آنگے مواخذہ سے (متقدمین کے برابر دیکھ کر حیرت سے) کہہ
 رہے ہیں جو ملتا ہے۔

آپس میں مختلف مسائل کے مختلفاں کی گئی اور اگر ان کے متقدمین میں نہیں ملتی
 لیکن چند کے فقر شدہ انبیاء و صحابہ آئمہ کی اور انہوں کے موافقین و شیعہ کی قائم کی
 اس امر کو گذشتہ زمانہ میں حضرت آدمؑ سے دیکھ کر حقیقہ و خیال میں اپنے
 دست ظلم و طمع سے بڑے سے بڑے اور اور شاہ ہوتے جنہیں سے بعض سے
 غرور و تکبر کے محو ہو کر فدا کی دعوت کے با بعض نے نبوت کے کٹر علم و فنون
 میں کمال پہنچا تاہم فرج ہونے کے بعد دعوت کے سر جانے پر اعلیٰ دنیا میں کوئی
 یا اگر قائم نہ رہ سکی ان کے حالات و واقعات و عبرت حاصل کر کے کی عرض سے
 کتابوں میں لوگوں کے لئے لکھ دیے ہیں۔ ان کے کسی کی قیامت پسندی سے
 کر کے بے یقینی و انکار و حقائق کھل جوں جوں دوسری بات ہے لیکن خدا کے
 مقدر کردہ صفت میں سب سے مشہور الیامیں حضرت مرثیہ کے ہیں۔ نہ ان کے

واصل اگر خود رسول پاک کی یادگار میں جھوٹا ملے ہو مقتدرین نے اپنے ہر
 تمام کچھ پر ہمدردی کرتے ہیں یہی ہے یہی منظر بعد رسول خود ملاحظہ کر لیجئے کہ حضرت
 علیؑ کے سوا اسے اسلام کے صحابہ میں کہ غیر صحابہ میں جس شخص کو
 حکم و علفیہ بنا کر اپنا قورع اپنا کاربایاں دکھانا اور الہیت کو تالیف حقیرنا
 چاہا ہے وہ نقطہ اپنی حیات میں نہ زیادہ تر اپنے مقاصد میں تو کامیاب رہا ہے لیکن
 مر رہا ہے پر غیر تو غیر لطف یہ کہ خود اس کے مقتدرین نے بھی اپنے غلطی و لا درست
 و غایت کی کوئی نہ کار نہیں بنائی نہ اس کے نام پر فاقہ و بعد و علامت سے ان کے
 اعدائے کو طریش کرنے کی کوئی سبیل باقی نہ رہی۔ یہی مقتدرین نے اپنی اپنی
 استانیف میں اپنے صحابہ کے لئے جہاں فضائل و کمالات کا اپنی بدست میں
 خاص کر دیا ہے وہاں ایسی باتیں بھی لکھیں کہ جن سے انکا ایمان و عمل ہی
 بیکار ہو گیا ہے خلافت ترپے ہی اصل ہو جاتی ہے۔ یا اگر کسی شخص میں شدید
 نصیرات کی حد میں صحابہ کے نام کی بھر مناد کوئی محفل بنان ہو اگر کوئی طبع
 پاک کوئی مجتہد اپنا قورع کیا ہو تو وہ قابل ذکر نہیں کہ یکدم و دیگر مقامات پر ان
 تحکیم بنوا ملک و خیر ناک اور ہمارے ثابت ہو جانے سے تقریرات ہند کے غم نہ
 دنیا میں بھرم بنائے لگا تو آخرت میں خدا جاسے کیا قیامت پر پا کر لگا۔
 دنیا میں ہر گز سب کی باتیں بنے اگر کیوں ہو جس اسلئے کہ ان کے استکبار و مل
 میں خدا کی برحق شامل حال نہ ملے خدا و رسول کے مخلوق نہیں اگر وہ مقتدرین
 کے نزدیک ان تالیف تعریف حقین و خلافت الہیت کے کہ یہ خدا و رسول کے حکم سے
 تمام مخلوقات کے حاکم و بنیاد و دین ہو کر پھر دنیاوی ظلال کے سامنے محکوم اور

تاریخ میں نہیں بلکہ قتل میں لگے گا تا کہ ہر خدا سے جس کی یہ منکر ہو کہ وہ قادر
قدوس ہے ہر زمانہ میں پیدا کر دے کہ جو ان کی یادگار چیلے کے بیٹے کو شہر کی آگ
اب اگر وہ عالم وقت یا دیگر مخالفین سے مجبور رہے ہوں وہ بات اور ہے لیکن
جب کبھی جبکہ موقع ملے گا کہ اس کے الہیت کی مظلومیت اور غلامی نظام کا منظر ہو
ہر وقت کیا ہے۔

حضرت فاطمہ مصطفیٰ عالم ہر وہ کی فضائل و مناقب کی یادگاریں ان کے مقتدر
عورتوں میں سے محفل فضائل و مجلس عزائم پر پار کے قائم کرنے کے واسطے
سے ختمیں لیں ہر زمانے پر جا بجا سنگ اور کڑیوں سے ان کی یادگاریں
جاتی ہے حضرت علی اور اہل بیت کی عزت و شجاعت سے مظلومیت
امانت و صداقت کی ملک میں آکر کے ساتھ ان کی طاقت و شان ہونے کے علو
میں جا بجا یادگاریں قائم ہوں گے جو ان کے سوا غیروں میں ان کے خارج اور طاقت
بشر قدر و اوقات سے ان کا ہر چاہا ہے لہذا ان کی الہیت اور خجین کے
نام کی جلیب ہر ملک مال جاتی ہے اور مسلمانوں کے عباد و غیر مسلم بھی ان کے نام سے
ملدیں ملک ملک کر کا میاب ہوتے اور مہرم و چلم کے زمانہ میں ان کے رومیہ
صوت کر کے پر عورتیں اور مرد مجبور ہو جاتے ہیں ہر شخص دوزخ میں دیر آفت
و مصیبت میں گیند پھیلنے لگا وہ میں میدان جنگ میں علی کرشن مسلمان
سب پکارتے ہیں مگر سوا یہ غلطی کر گئے نہیں پکارنا مثالی دیا اپنے پیران ہر
دستگیر یا فوٹ اور قطب کو اگر اکثر مشفقین الہیت پکار رہے ہیں یہ تو وہ
سب پیران ہر شخص ان کی الہیت اور خجین پاک کے طفیل میں ان کے در کے علو

کچھ جاتے سے پکارا جاتے ہیں مگر منگوا دیا میں کوئی چیز آسمان و زمین
 کی ایسی نہیں ہے کہ میری خدا کے اہلبیت کا منون احسان نہ بتایا ہو اور اسلئے
 تاج قرآن محمد و آل محمد کیا ہو۔ تو پھر از خود ماکہ وقت خلیفہ رسول بنا سلا و
 کچھ لینے سے وہ واقعات مومنین صاف ہیں اور خدا اور رسول کے نزدیک ہر جگہ
 حاکم سدوم میں ہو سکتا۔ و مصلحت کی طرح مسلمان بھی صد با اقتداء و تالیف
 تو یہ کیا صحیح ہو جائیں گے قتل کے مخصوص القاب امیر المومنین خلیفہ رسول
 سدوم امیر فاضل حق اعظم و فیر کے جاتے حضرت ابو بکر کو صدایت کہ ہر حضرت
 کو فاروق اعظم کہا جاتا ہے امیر المومنین خلیفہ المسلیین کہا جاتا ہے اور حضرت
 فاطمہ کے مخصوص لقب صدیقہ کے جاتے حضرت عائشہ کو صدیقہ کہا جاتا ہے تو کیا حاصل
 کتب اہلبیت میں اصحاب ائمتہ کے جیسے و مقام میں کہ جیسے پائے گئے۔ اہت ہوا بات ہو کہ وہ کوئی
 کیلئے اور صحابہ کو برس اللہ سے بھی لینے پر انھیں کچھ نہ کہو حضرت علی کی جگہ جیسے و مقام
 اکثر اہل قلم اہلبیت کے ان یک مسلم ہو جائے کہ ضعیف اعتقاد میں کوئی قوت نہیں آسکتی۔
 تاہم یہ کہ جس انخاب کے صف کے صف تک حضرت سیدنا محمد و آلہ و اہلبیت اہم اہلبیت
 کے چند خاص صحابہ ہیں جو کہ مقبول اسلام و رسالت اہلبیت میں ہیں۔ ان میں سے احباب کہتے ہیں
 (۱) جناب امیر و اہلبیت اطہار پر سب و شتم کا معافی و بقاء کا رنج ابو بکر و صدیق
 و مستطرت و تاسیخ تمدن اسلام و تاسیخ الامت و علیہ۔

(۲) جناب امیر سے سبک صغیر میں ہزاروں مسلمانوں کو کھڑا کر دیا۔

(۳) حضرت امام حسن کراچی ہجری حیدرہ بنت اشعث کے اہلیہ نہ ہرہ اور انا
 اور انکو ایک لاکھ درہم دینے اور بڑے سے نکال کر اور انکی شہادت پر اہل قلم و شہر

کرنے

استعد کی کتاب میں موجود ہے اور انیسویں صدی میں

تاریخی انجمنیں عیسویں کی تاریخوں اور حوالوں کے ساتھ ساتھ ان کے قتل کے بارے میں بھی
طبری و بعضی مصنفات ابن سعد کی تاریخ اور بعض قتل کے بارے میں اور
(۱۳) جو ابن سعدی کو شہر کے قتل کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ان کے قتل کے بارے میں

سب و شتم کرنے سے لے کر کیا تھا۔ طبری و ابن سعد اور بعض مصنفات تاریخ
(۱۴) عبد الرحمن ابن خالد و مالک شتر کو نہروان اور عمار بن کر حبشہ
میں قتل کرنا (۱۵) ابن سعد اور بعض مصنفات لکھتے ہیں کہ ان کے قتل کے بارے میں
مصنف مولوی شامی و ابن سعدی و طبری

(۱۶) یزید بن زید بن کے شہر کے قتل کے بارے میں معاذ بن مروان کا حضرت عائشہ
نوحہ رسول کریم کو ایک کنویں میں چھوڑ دیا کہ اس کے قتل کے بارے میں
عائشہ کو جھٹاکر کنویں میں لے کر آکر لٹا دینا۔ (۱۷) امیر و مناب مرتضیٰ
حدیقہ عکرم سنائی۔ ترجمہ تاریخ ابن قلدوں۔

(۱۸) یزید بن زید بن کے شہر کے قتل کے بارے میں معاذ بن مروان کا حضرت عائشہ
نوحہ رسول کریم کو ایک کنویں میں چھوڑ دیا کہ اس کے قتل کے بارے میں
عائشہ کو جھٹاکر کنویں میں لے کر آکر لٹا دینا۔ (۱۹) امیر و مناب مرتضیٰ
حدیقہ عکرم سنائی۔ ترجمہ تاریخ ابن قلدوں۔

(۲۰) مسلمانوں کے قتل کے بارے میں پانی پتہ کرنا اور بعض مصنفات تاریخ
(۲۱) مالک مکر و مناب خلافت جناب امیر عرب برائے مسلمانوں۔

(۲۲) بیت المال پر دست اندازی کرنا۔

(۲۳) لوگوں سے قبل جنگ صفین اپنی بیعت لینا۔

(۲۴) بادشاہ روم سے جناب امیر سے لڑنے کے لئے مسلح کرنا جنگ صفین کی

تہ میں خواہش قدرت مطلق بھی اس قدر مسلمانوں کا خون جاری نہ ہوا
حکومت حاصل کر لی خواہش میں گرایا تھا۔ وہ پانچوں آدمی کے گناہوں
جناب امیر کو عثمان کا قاتل مشہور کرایا۔

(۱۳۳) بیگم بھی ہیں جو کہ حضرت عثمان کے کائنات سے قصاص لینے پر ہیں
یعنی کوئی حصہ لینا اور اس بات کے منتظر رہنا کہ فریقین اسے گروہ پڑھیں
کہ معاویہ کے مقابلہ کے ترہیاں۔

(۱۳۴) قیس بن قیس کو اگر اہل کربلا اور میں اہل میاب کہتے ہیں ان کے متعلق
مجبوری خبروں کو مشہور کرنا معاویہ کو مصر میں جناب امیر کو متہم کرنے کا
سورع ہوا ہے! (الغدا بعد منہ الصفات تاریخ الامت)

(۱۳۵) لوہان خاص کے مشورہ سے آرمی کو راجہ تہو کی اس کامیابی کے متعلق
کرنا کہ وہ مسلم کے حصہ میں جناب امیر پر حضرت عثمان کے قتل کا اقرار
کھیں (سورۃ الصفات)

(۱۳۶) شہسین قیس کشوری کو شہسین کا ارمی خاص میں گروہ پڑھتے
وہ جناب امیر کو جنگ بدیا کوئی پر مجبور کر سکتا ہے (الصفات)

(۱۳۷) حضرت عمار یا عمر کے قاتل پر بعد ازاں شہادت پارلی کرنا اور شہادت پارلی کرنا

(۱۳۸) عبداللہ بن عمر بن عامر کو حدیث بیان کے منع کرنا اس لیے کہ

وہ عثمان جناب امیر کو لڑ کر کرتے تھے اور حضرت عمار یا عمر کے قتل پر سب سے

کرتے تھے وہ عمار یا عمر کے مخالف کی شکایت کرتے تو ان سے کہتے

کہ عمار کو دوسرے عمر بن عبد اللہ

(۱۱۲) حضرت عائشہؓ نے جو ابن عباسؓ کے قتل نہ کرنے کیلئے معاویہؓ سے شکایت
 بھی کی اور حکامات کرنے پر ملامت بھی کی۔ (استیعاب)

(۱۱۳) عیون الدین میں ان سب سے معاویتہ ہے کہ معاویہؓ نے جب یزیدؓ کی
 ولید میں کان باندھ کیا تو اس کا بیٹا شہداء لیا تو شام کے لوگوں نے عبدالرحمن
 بن خالد ابن ولیدؓ کو اس منصب کے لئے منتخب کیا جس کو معاویہؓ قاسم بن
 ہرثم کے اور کچھ ذوالعبادہ طیب بن آفیل سے عبدالرحمنؓ کو زہر
 دلا دیا جب وہ مر گیا تو معاویہؓ نے یہ فقرہ کہ جو کہ ضرب مثل کلا حید
 پہلا سا نقص غلطی میں گروا یعنی جو کہتے کہ یہ ہیں آتے اسکو اس
 جگہ ختم کر دیا اس کے لکھنے والے کو شش نش

اس بات کا اعلان کرنا کہ ابن عمرؓ بن ابی بکرؓ ابن زبیرؓ کے یزید سے
 بیعت کر لے ہے تاکہ باشندگان مدینہ جہاں کہ غلطی ہو کسی حد کے یزید سے
 بیعت کریں (تاریخ الخلفاء)

علامہ ابن حجر فتح الباریؒ میں لکھتے ہیں کہ چونکہ معاویہؓ
 سلطانہ میں معاویہؓ کے امام بن گئے یہ مشرک بھی تھے ہی حتیٰ کہ معاویہؓ کے بعد
 سلطنت پر قاتلان نبوت میں مددگار بن گئے انکو قتل کر دیا گیا۔ (درود اللغات)
نوٹ جبکہ کتاب حسن انتخاب کے صرف اعداد دیگر ان کے اکثر جہاں اہل
 خفا میں حضرت معاویہؓ کی کتابوں سے جمع کر کے معاویہؓ یا ان کے پیروں کی غلطی
 ثابت کرنے پر جب وقت چکر رہتا ہے تو اس پر غور و خیر و اندازہ سلمان جہاں
 مذکورہ بربر و خفا کی خفا میں انہیں کتابوں سے نقل کر کے جدا شائع کریں

فرمود چھپا کر رکھو اور یہاں تک کہ وہ لوگ نہ آئیں جو باطنی ہیں
 نہ بی بیعت و ایمان معاویہ جیسے ان کی مذہب کے مخالفین کی طرف سے
 نہ ان کی باتوں کو ٹھنڈے دل سے منکر کیا کریں نہ ان کو ہلاک نہ ہر پاکی کریں۔

عبداللہ بن ابی بکرؓ میں تھا کہ چھپانے سے کچھ نہ آئے تھے نہ کچھ نہ آئے تھے

اہلبیت کے عہد نقائص و مناتب میں سے وہ عہد مناد رسولؐ کی طرف سے تھیں
 اس عہد میں عہد عالم عالم وقت انکے تھا دنیا و آخرت مقرر ہو گئے تھے۔ اور مخالفین نے
 سائب صحابہ میں سے وہ مخالف مناد رسولؐ و آل رسولؐ ثابت ہو چکے ہیں
 اگر چھپانے سے یا انکو رسولؐ سے منکر کیا گئے ان میں چھپا کر رکھیں کرنے یا جواب نہ
 دینے کو فرمیں کرتے اپنے دلوں کو چھپانے سے فائدہ کیا ہے اگر معتز علیؑ سے سنت
 کی کتاب میں یہ باتیں نہیں ہیں تو حدیث کس کی جہاں ہے کہ انکے مسئلے کی کتاب
 کرتے اور انہیں محض ہر مسئلہ اور مسئلہ کے لئے دفعہ سے دنیا میں عہد اور آخرت
 میں عہد مناد اب ہو سکتا ہے اور اگر واقعہ میں وہ منکر کتاب میں سب موجود
 ہیں اور معتقدین صحابہ جہاں برہمہ کراہیں اور وہ رسولؐ کی زبانیں انکے ہیں اور
 انکو نہ کہہ کرنا چاہیے تو انکی کتب سے منکر صحابہ اور انکے معتقدین بخیر ہیں ان
 کلام میں برہمہ یا قابل اطاعت ثابت ہو سکے ہیں بلکہ خود معتقدین انکے
 صحابہ علیا و علیا و یارین اہلسنت نے اپنی کتابوں میں جہاں صحابہ کے مبراہین
 نقائص و مناتب یا اولیائے نزدیک ہوئے باتوں کو درج کیا ہے وہ ہیں
 اہلبیت کے ساتھ انکے تالیفات اور مخالفین کے رافعات کو صحابہ کی بہت سی

لفروش اور فقہاء کو رسول کریم اور میں ایک آمد اور ایک منہ میں خیر کر
 عبا کے کو عبادہ اور رسول اللہ و من کفن پھر کر مشیت عسی جہاں ملک پر جمع نامانہ
 کرے کہ اور وہاں پر مخالفت ماسئل کرنے کی مخالفت اصولی اجلاس کی رہی
 کی قسموں کو۔ و وٹ کی مقدار و پڑھانے کے لئے مخالف کر ہزار کرنے میں ملے گا اور
 کو ناخوش کرنے کی صورت تو نہ حضرت علی کے ساتھ حضرت عائشہ اور معاویہ کے
 جنگ کرنے اور ہزاروں مسلمانوں کے خون بہانے کے واقعات کو کم و بیش لکھ دیا ہو تو
 پھر خدا اور رسول کے خلاف باغیانہ صحابہ کا عمل دکھانے سے صحابہ کے جملہ کتب کے
 سند و فضائل و مناقب میں باطل اور غیر مستبر ہو گئے ہیں۔ عبا کے حق میں
 مسلمانوں کا قال اعتقاد نہ تو معتدین کے لئے مفید ہو گا اور نہ صحابہ کی
 طرہ سے جملہ باتوں کا جواب دینے والے خدا اور رسول اور الہیت کے محب
 ثابت ہو کر خود کو یا صحابہ کو منجات یافتہ ثابت کر سکتے ہیں۔

تحقیق حق چاہئے اسے جہاں پر یہ کتابیں مل سکیں انہیں خود دیکھیں
 علماء و سیات کریں۔ یا سہولت سے کل باتیں لکھا معلوم کرنا ہو تو کتاب
 خصائص مرتبہ قزوینی السراج الطالب مولوی عبید اللہ ادرستری تاریخ احمدی
 مطبوعہ نظامی کتب خانہ میں یا وسیلہ النجاہ ملا بیس مرحوم فرنگی نکل کتب خانہ میں یا
 تاریخ احمدی کوئی تاریخ اسلام۔ موصلا احباب فیہ کتب میں ملاحظہ کر کے
 مذکورہ باتوں کی ضرورت تصدیق کر سکتے ہیں۔

اعلان صحابہ کی جو سند مشہور باقیں مختصر طور سے باتیں بیان کرنا چاہتے ہیں تو
 یہ کتابیں کو۔

مضامین

۱۱) اہل بیت علیہم السلام کی حیات و صفات

۱۲) اہل بیت علیہم السلام کی زندگی و اعمال

۱۳) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۱۴) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۱۵) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۱۶) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۱۷) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۱۸) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۱۹) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۲۰) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۲۱) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۲۲) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۱) اہل بیت علیہم السلام کی حیات و صفات

۲) اہل بیت علیہم السلام کی زندگی و اعمال

۳) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۴) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۵) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۶) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۷) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۸) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۹) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۱۰) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۱۱) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۱۲) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۱۳) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

۱۴) اہل بیت علیہم السلام کی شہادت و شہداء

اس بات سے اسلام سے اکثر مطلقاً ناممکن مطلقاً نہیں ہے بلکہ ایسی حالتیں
 ممکن ہیں جہاں یہ خوں و مہاقت کے پایہ سے ہے اور ان کی حالت یہ ہے

کہلی جو سب سے اول غلطی نہادوں کی ہے کہ مطلقاً اسلام کے خلاف عمل کرنا
 اپنی صحت و عافیت کا سب سے بڑا سبب ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ اسلام کے خلاف

عمل بغیر ہر عداوت کے جس سے ہر عداوت کے لئے اسلام میں عمل و فاعل و متحمل
 اور اس کی اولاد و پیروں کے لئے قتل و فساد کے لئے اسلام سے عداوت کے
 عقیدے اپنے نام کو اپنے اقتدار کو بھینچا ہوا ہے۔

اسلام میں سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ اسلام کی عداوت سے ہر ایک
 طبیعت سے خوف و کرم عداوت کے لئے ہے۔ لیکن جبکہ صحابہ کے مقابل
 اس میں ان کے باوجود کثرت گنت گنت تھے۔

انہوں نے عداوت کو نہ تو قتل و فساد کے لئے پر یا ان کے لئے بلکہ ان کے لئے
 قاتل کو بار بار قتل و فساد کے لئے پر عمل و فاعل کے ساتھ عداوت صحابہ کا

ذکر کر کے پر عمل سے عداوت صحابہ کا نشانہ کی جگہ ظاہر کر کے پر عداوت صحابہ کا
 یہ دلائل بالکل فریب دہی کے ساتھ ہیں کہ انہوں نے عداوت صحابہ کا نشانہ کی جگہ ظاہر کر کے پر

عدالت کے لئے یہ دلائل و ثبوت پیش کیے ہیں کہ عداوت صحابہ کا نشانہ کی جگہ ظاہر کر کے پر
 جو کتب و کتابیں ہیں ان میں عداوت صحابہ کا نشانہ کی جگہ ظاہر کر کے پر

جو کتب و کتابیں ہیں ان میں عداوت صحابہ کا نشانہ کی جگہ ظاہر کر کے پر
 جو کتب و کتابیں ہیں ان میں عداوت صحابہ کا نشانہ کی جگہ ظاہر کر کے پر

دنیای میں شریعت و احکام کی بجا آؤں کے امداد قابل خدمت وصال الملبس کے تشہد کاموں کو نئی خوشخبری

ہے کہ حسب ذیل کتابیں بہت جلد بھیجے والی ہیں آپ خود انکی اخذ ضرورت
 رکھتے ہیں تو بہت جلد بابت مسئلہ اور ہر کے ساتھ دفعہ بہت بابت قبولیت خبری
 کتب کتب مطبوعہ ہوا ہے اس مجاہد اب ہمیں آپ اپنے نام نامی کو شکر کے
 ساتھ اخبار الملاحظہ میں شائع کرنے کا موقع دیکھ

و فرعہا فی السماء

اسلامی شریعت و احکام کی بجا آؤں کے امداد قابل خدمت
 وصال الملبس کے تشہد کاموں کو نئی خوشخبری
 دنیای میں شریعت و احکام کی بجا آؤں کے امداد قابل خدمت
 وصال الملبس کے تشہد کاموں کو نئی خوشخبری

اسلامی شریعت و احکام کی بجا آؤں کے امداد قابل خدمت
 وصال الملبس کے تشہد کاموں کو نئی خوشخبری
 دنیای میں شریعت و احکام کی بجا آؤں کے امداد قابل خدمت
 وصال الملبس کے تشہد کاموں کو نئی خوشخبری

متصلیه

میراثہ

۱۰۰

۱۷ ۳/۵۶

17/5/20

بسم الله الرحمن الرحيم

تبرکات و تقویٰ مطهره

کتاب

تاریخ سید احمد علی

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

عرض حال

انجمن شریعت

زیر اثر ایک ضخیم کتاب کا یہ ایک پاک آیشن عین مختصر خلاصہ ہے
عام اشاعت کی غرض سے صرف لاگت ہی یعنی ۵ روپے اس کی قیمت مقرر کی گئی ہے
حالانکہ بکد میں اسے خریدنے کے ایک گرامے پسند فرماتے ہیں تو اپنے مکتبہ اثر
میں اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں فراہم کر منون فرمائیں
نامک لانا سید سلیم علی مدنی صاحب کی سہولت پر وہ جمع کئے اور مفت
تعمیم فرمائیں۔ سید نجم الحسن صاحب کتب فرائض چک گھنڑ جناب صاحب برسن
صاحب کیرتیری انجمن صباح الاسلام جناب سید افتخار حسین صاحب ساکن
کالنجی جناب سلطان مرزا صاحب ساکن امین آباد اور دیگر اصحاب نے بھی
اشاعت میں مختلف عنان سے سہری مدد فرمائی۔ جسے ان سب کی عزتوں کو
بہت ممنون و متشکر ہوں۔

تعداد نمبر ۱۰

حاکم علی ایم سے لے کر شریعت کا کج گھنڑ

۱۲۱

حضرت
پرو
بہار
میں



ہندوستان کا
میں

میں اس سال کو عظیم دار حریت آزادی جہاد حضرت
الکلیہ الایمانی کے نام نامی پر مبنی کرتا ہوں جنہوں نے جہاد
علم و حور عصیت اور منافقت سے مجاہد کیا۔ خلیفہ ظالم کی فوج کی
سرکارتی پر غور کرادی اور منافقین است فخری سے جہاد فی سبیل اللہ کیا
فیصل منافقت کی زندگی کو ایمان کی موت پر قربان کیا۔ جو اب جو
سید الشہداء میں شہیدان راہ خدا کے مجرمٹ میں آرام فرما رہے ہیں
وہی حضرت حریموں نے منافقت کے اندھکار میں ایک تاروں منارہ
ہدایت قائم کیا اور آزادوں کے جوشیلے پر دانوں کو عصیت سے مجاہد
کرنے کے لئے یہ پیغام دیا ہے

برصغیر ہونی جوان اُننگوں سے کام لو
ہاں تمام کوسین کے دامن کو تمام لو

سید اکبر علی ایم لے۔ ال۔ فی
شہید کا کچھ

کہا کہ چنانچہ ہر فرد کے لئے
وہی دعا مسیحا ہے و نسیا ہے کہ
(مترجم)

رسم النذر المن الربیم

انسانی زندگی کے ہمیں شعبے ہوتے ہیں۔ ان میں اخلاق، روح، جسم
نظم سیاست، امن۔ یہ شعبے سرگت افراد کی زندگی کے ہوتے ہیں لیکن کسی
عائد ان قبیلہ، گروہ، جماعت، پارٹی یا قوم کی زندگی سرگت سیاست
امن اس پر مشتمل رہتی ہے۔ لہذا ان یا قوم نام سے افراد کے مجموعہ کا اس طے
جن صفات کے حامل کسی قوم یا عائد ان کے پیشتر افراد ہوتے ہیں وہ مجموعہ
پوری قوم یا عائد ان کے چاروں طرف ہیں۔ اسی طرح جو کس یا سیاست پیشتر افراد
قوم کی ہوئی ہے وہی اس مخصوص قوم اور ملت کی سیاست ہوتی ہے۔
ماہرین نفسیات نے انسانی طبیعت کی زندگیوں بتائی ہیں۔ ایک
خود پرست اور دوسری قوم پرست اور تیسری قوم پرست اور
اسی نفسیاتی تجربے کی اساس پر ماہرین اخلاقیات نے انسانی اخلاق کی

نہیں قائم کی ہیں، ایک دوسری دھندلی اور افسوسناک حیات طلب برادری جو
 دوسروں کے حقوق کا بغاوت کرتا ہے اور دوسروں کی خدمت کا بغاوت کرتا ہے اور افسوسناک
 اخلاقی شناسی اور اس کی ادائیگی (Duty for Duty) کے بغاوت
 کرتا ہے۔ جیسا کہ ان دونوں نظریات زندگی میں تضاد اور بنیادی تضاد ہے۔ یہ
 تضاد اخلاقی اور سیاسی نظام فراہم کرنے کی کوشش ہے اور اس کی وجہ سے پیدائش کے
 بعد کے سب سے زیادہ بدترین جنگ بنی ہوئی ہے۔

خود پرست اور اپنے لئے خود پرست ہے، نہیں نہیں بلکہ وہ چاہتا ہے
 دوسروں کی دنیا اس کے لئے لے کر دے۔ اور جو اس کے لئے زندہ رہنا نہیں چاہتا
 ہے وہ دنیا میں اللہ کے لئے لے کر دے گا۔ لیکن یہی دنیا میں رہنے کا سرفراز
 ہی کوئی ہے جو خود پرست کے لئے لے کر دے۔ اس کے چشمہ داروں کے اشارے
 دیکھ کر اس کو اس سے خود پرست اپنے میں بنیادی اصول سے ہر ایک کے فرائض کا
 بغاوت کرتا ہے۔ میں تمہارے مکان پر آؤں گا تو تم مجھے کیا دے گے۔ اگر تم میرے
 مکان پر آؤ گے تو کیا میرے لئے لاؤ گے۔ خود پرست اپنے مفاد کے لئے قوم
 کو لے کر دے گا۔ نہ سب تک کے مفاد کو بھینٹ پر مفاد دیتا ہے۔ یہی اس کی
 سیاست اور مسلک ہوتا ہے۔

جو مفادات خود پرست کے قوم پرست اور غرض شناس اپنے لئے کم
 دیکھ دوسروں کے لئے زیادہ مفاد دیتا ہے۔ دوسروں سے اپنے حقوق
 بہت کم طلب کرتا ہے بلکہ اس کی نظر دوسروں کے حقوق پر بھی رہتی ہے
 جن کا اہم کرنا اس پر دھن ہے نہ بہت اپنے حقوق حاصل کرنے کے وہ

دوسروں کے لئے وطن انہماک لینے کی زیادہ دیکھ کر کہتا ہے۔۔۔ اپنے مفاد کو اپنے
معاہدہ کے مفاد پر لیا اور ترجیح دیتا ہے اپنے مفاد ان کے مفاد کو اپنی طرف
مفاد پر قربان کر دیتا ہے۔ اہل فکر کے مفاد کو اہل شر کے مفاد پر قربان کر دیتا ہے
اور اپنے شر کے مفاد کو قوم اور ملک کے مفاد کے لئے جیٹ دیتا ہے۔ اور ان کے
قوم انسانی کے مفاد کے لئے اپنی قوم اور ملک کے مفاد کو بھی قربان کر دیتا ہے
اس کی سیاست اور منہ لگاتار ہے۔

خود پرست کی سیاست ظلم، تشدد، بغیر، دست و پاؤں، ٹوٹ پر توڑ
قوت، جھل، فریب، دھوکا، دغا، اور مکاری پر قائم ہوتا ہے۔ وہ چونکہ اپنے
مفاد میں کلین و ہوتا ہے اسلئے ان کے اصول میں اندھا ہوتا ہے۔ ہمارے ہر
اجازت طلب حاصل ہوتا ہے۔ وہ مذہب کا بھی اسی حد تک پابند رہتا ہے جتنا
وہ مذہب کی آٹھ میں یا دین کے نام پر وہ دوسروں سے بڑا مطلب حاصل
کر سکے لیکن جہاں سے مذہب یا دین دوسروں کے حقوق و ملائے کو نقصان
کرتا ہے وہ اس کی آواز نہ سننے کے لئے اپنے اوٹوں کا کمان ہر سے کر دیتا ہے
ان صفات کی حامل کلاں بنی اُترتھی خود پرستی امور میں کی سیاست کا منہ لگ
بنیاد تھا اور یہی ان کا مذہب دین تھا۔

قوم پرست کی سیاست عدالت، انصاف، مساوات، مساوات، ان
محبت، ایثار، محبت، محبت، برادر سٹا، نزاع پر مبنی ہوتی ہے۔ اور
قوت و طلب ہی نہیں کرتا اور اگر طلب ضرورتاً کرتا بھی ہے تو عدالت کی
سے اپنے و اچھی حق، برابر اور پس۔ وہ اپنے دشمنوں سے بھی محبت کا برتا
کرتا ہے۔ اپنے قاتل کا یقین ہو جانے پر بھی اُسے آواز دے رکھتا ہے۔

باب دوم سے ہے اور لی کہنے والے دشمن خود کے سینہ پرست ہیں یا آہر
 بھی غلط نہیں کہ بلکہ غصہ کو پی جانے والی کی لڑائی سخت ہوتی ہے۔ اپنے
 کی کیا چاہیں گے اور یہاں پر اشتہار نہیں کر سکتا۔ اور غرضی سے گریز کرنا ہی غصہ
 دنیا میں بقدر غلات اور ہوا کے نام پرست اور انہیں تو ہی صفات بہتوں
 کے مبارک ہاتھوں سے انجام پائے۔ آل ہاشم کے ننانوے فیصدی افراد
 میں صفات حمیدہ کے حامل تھے۔

خود پرست اور نفس پرست، قوم پرست کا جانی دشمن ہوتا ہے لیکن
 قوم پرست کو نفس پرست سے کوئی مخالفت نہیں ہوتی۔ نفس پرست ہمیشہ
 قوم پرست کی جڑ کا اتنا ہے جیسا کہ قوم پرست ہے دنیا کے حقوق اور
 دنیا میں دو نفس پرست کے حقوق کو بھی ادا کیا کرتا ہے۔ جو دنیا کی خدمت
 کرتا ہے دنیا اس کے تحت نکلتی ہے۔ یہ بات نفس پرست کو ناگوار معلوم ہوتی
 ہے۔ اور وہ قوم پرست سے حسد کرنے لگتا ہے۔ وہ بغیر خدمت کے اپنی
 حق چاہتا ہے اور چونکہ دنیا بے وقوف نہ ہونے کی وجہ سے اسکی تعریف
 نہیں کرتی اس لئے نفس پرست قوم پرست کا دشمن ہو جاتا ہے اور اس کے
 بات سب دشمن۔ زہرہ خجھر کے عربوں کو استعمال کرتا ہے اور یہ عربوں کے
 دیوانے بنی ہاشم کے خلاف نہایت سفالی سے استعمال کئے اور ایسی آزمائی
 کے استعمال کئے کہ جس کی دوسری مثال تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر
 اور عاجز ہے۔

میری اس مختصر قلمبند کے بعد آپ منصفانہ نظر سے تاریخ عرب کی رق کرنا
 فرمائیے آپ کو قہراً یہ نتیجہ نکال پڑے گا کہ ابتدائی تاریخ اسلام کا ہر واقعہ

اگر اس کے دل میں اچھے کے ساتھ ملاوت کی وجہ سے نہ ہو جاتا تو وہ اس کے
 آقا کی اور اس کے آقا کے ساتھ نہ رہتا۔ یہ بات کہ اس کے دل میں اس کے
 سے انتہائی محبت کی بھی خواہش نہ پیدا ہوئی۔ مخالفت اور اختلاف ہی کے لئے
 ہی اس کے دل میں بھی پیدا ہوئے۔ اور اس کے دل میں اس کے دل میں اس کے دل میں
 ان کی یہ چیزیں۔ گلوں۔ ان کی سازشوں کو اپنی پسند خیالی اور اس کے
 کی بنا پر غلوں کے ساتھ کیا۔

دنیٰ و آخرت کا اپنے حواس پر جاننا، دشمنوں کے ساتھ دوستی، و عداوت پر عمل کرنا
 جیسا ایسے کہ دینی و دنیوی کے ساتھ مشفق و استوار رہی ضرورت ہے کہ وہ اللہ کی
 داستان و اللہ کی طرف سے مہیا کیے تفصیل بیان کے لئے لکھی جملہ ایسی ضرورت ہے
 بہر حال جیسا کہ مختصر و سادہ کیا اور بھائی عمر سے بھی دشمن کی اور بھی کا تذکرہ کرنا
 جس کے لئے آقا اور پیغمبر و انبیاء کے لئے نصرت و عطا کی اور یہی ہے کہ
 سب سے پہلے یہ کہ وہ بہر اور دشمن کا استعمال کیا

[illegible]

اُنہی پر اپنی اقتدار چھوڑ دیا۔ اس کی اقتدار پسندی کے کم ہونے کو اس نے
 بے ادبیت کی طرح ایک گھبرے جھل کے اندر چھپا لیا جس سے
 شجر اسلام کو نشوونما پانے کو کوئی موقع ہی نہ ملا۔ جس طرح بے ادبیت ایک
 درخت ایک جھل کے اندر ڈال دیتا ہے اور اس قدر جلد گیر جاتا ہے کہ کوئی پودا
 اس رقبہ میں بھاگ نہیں سکتا اسی طرح اسوں کی اقتدار پسندی نے اسلام
 کا جھکا گھونٹ دیا۔ اقتدار پسندی کی نیست آئینہ کی شکل میں برعکس ہی دکھائی
 دیتا ہے کہ اس نے ان ہی سے گزری اور جب یہ دیکھ کر ہکا بکا کہ اسلام
 بھی بائبل کے اقتدار کے لئے ایک ٹھونک رہا تھا تو یہ کیا یہ بات
 کی ایک گھبراہٹ تھی۔

نیا خیرات سے مراد خیرات دو جہاد ہے جس سے دل مسخر کئے جاتے
 ہیں اس جہاد کو اگر داکو جی کا نام میں لائے تو اسے بھی خراج عقیدت دینا ہے
 لیکن اگر خیرات نام کے لئے کی جاتی ہے تو بدنامی اور رسوائی ہوتی ہے
 خیرات لینے والا کتنا بھرا ہے کہ میں نے بکر کی ایک لکڑی دینے سے مدد کی
 یا کہ میری تعریف کی جائے اس سے بکر کی ذی کوٹھیں ملتی ہے اور دنیا
 اسے اور بھرا اور بچھرا کرتی ہے۔ لیکن وہ جس طرح خیرات کرتا ہے کہ
 اس سے ہاتھ کو پتہ نہیں چلتا اس کی ہر ہرزہ کی کوئی حد نہیں ہوتی
 دنیا اس کی عزت کرے یا بھروسہ ہوئی ہو۔ یہی ختم اس قسم کی اور اسی طرح
 خیرات کر کے تھے۔ بچہ کے ہاتھ پر اوڑھنیوں کی راحت دینا کہ اسے
 ہمارے ارادہ سے دیر پیر کر کے تھے۔ پانی کی قلت کو دور کرنے کے لئے
 وہ بڑے بڑے دفینے کھودا کرتے تھے اور ان کو پانی سے لبریز رکھتے تھے

اور وہاں تعذبات سے نہ رہے کھڑا کر باقی رہتے تھے۔ ان کے بعد انہوں نے
 کوئی ساؤں کچھ نکالی (تہہ) دلیں نہیں پھینکا تھا حضرت عبدالمطلب نے یہ تذاتی تو
 کیا اگرچہ یہاں وہاں پہلے پیدا ہونے کے تو میں دوسری کی قربانی کا وہاں سے
 ان کو دوسری پر حضرت عمرؓ کے وقت حضرت علیؓ کو لے جایا۔ ایسا کہ خدا واجب تھا
 حضرت عبداللہؓ کی بہنوں نے بھائی کی محبت میں یہ دعا شکر کیا اور عرض کیا کہ طے ہے
 حضرت عبداللہؓ کے وقت اونٹوں کی قربانی اگر دیکھیں یہ چاہیہ دس اونٹوں پر حضرت
 عبداللہؓ کے نام پر تو نہ لایا گیا اتفاق ہے کہ حضرت عبداللہؓ کے نام تھا۔ اب
 دس اونٹوں پر اضافہ کر کے تیرہ لایا پھر میں حضرت عبداللہؓ کے ہم نوا
 بہنوں نے خدا کی کھاناؤں کی تمنا آوا اور دیکھا کہ قرعہ نکلا جائے حضرت عبدالمطلبؓ
 صاحبزادیوں کی محبت تھا انہوں کو کے تیس اونٹوں کی تعداد دے دی کہ قرعہ نکلا
 اس وقت بھی قرعہ حضرت عبداللہؓ کے نام نکلا اس طرح اونٹوں کی تعداد چھتھی گئی
 اور ہر تیرہ حضرت عبداللہؓ ہی کو نام لکھا رہا۔ آخر میں سب اونٹوں کی تعداد تو
 ایک چوبیس تھی تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا تو ان کی قربانی کی گئی۔ ان کا گوشت
 کھانے اور ان سے کھایا گیا۔ شکاری پر تعداد اور جانوروں کی بھی تھیں
 دن ایک اس گوشت سے شکم سیر ہوئی۔

حضرت اسماعیلؑ کی جان قربان کرنے بچا لی اور حضرت عبداللہؓ کی جان اکیس
 اونٹوں کی قربانی سے بچی۔ شہادت کی اس کمی کو حضرت اسماعیلؑ اور حضرت
 عبداللہؓ کے پر لڑکے حسینؑ ابن علیؑ نے پورا کر دیا۔ بنی نضیر کی اس قسم کی
 نیامنیوں کا سکہ ملک عرب کے بچہ بچہ کے دل میں بیٹھا ہوا تھا اسلئے کہ اسلئے
 بنی امیہ کو بنی اسلم سے نظری طور سے نفرت پیدا ہو گئی۔ بنی امیہ بنی اسلم کی

[illegible]

نسب کے مقابلہ میں خودیہ کی راۓ حضرت اہل شتم کا پہلی نام لڑو تھا لیکن چونکہ آپ نے
شہر کے میں بنایاں جگہ کر اس کا شہر بنایا اور لوگوں کی عام دعوت کی اس لئے آپ کو
اہل شتم کہنے لگے آپ کی بہاں فزائی غریب فزائی بنیاسی اور بھاج کی خدمت
کو وجہ سے شرت اور عزت جتنی پرستی باقی تھی اتنی ہی اسیہ کی آتش حسد تیز تر ہوتی
باقی تھی حضرت اہل شتم کے افعال سننے کی نقل میں یہ کامی پر حب قریش نے اُسیہ کی
پہنچیاں اڑائیں تو وہ حسب نسب میں مقابلہ پر اتر آیا حضرت اہل شتم نے اس سے
مقابلہ کرنے کو کمر و بجا لیکن قریش کے سردار سے آپ راضی ہو گئے اور یہ طے
پایا کہ مجھ میں مقابلہ میں اکام رہے گا وہ چاروں اونٹیاں دیگا اور بیس سال تک
میرے بہادر امن رہے گا۔ کامین خزامی کو حکم فرمایا گیا جس نے یہ فیصلہ سنایا کہ
”اوانا ہاں ستارہ روشن ابراہاں اللہ نصاب پر اونٹیاں پر وعدوں کی قسم کہ
اہل شتم اس سے جگہ خویوں میں بڑھ چڑھ گیا ہے اور ازل کی فیصلت اہل شتم کے لئے
کہ حضرت اہل شتم نے چاروں اونٹیاں لیں اور ان کو بچ کر کے حجاج کو کھلا دیا یہ

اور جیٹ بریں ایک کتہہ ملا، میں بنایا ہوا، اگر آپ کو چاہیے اور نہیں چاہتے
 تو اس کو اپنی ملکیت بنا لیتا، پھر حضرت باقلم نے ایسا نہیں کیا اس سے
 ان کی ہمدردی میں اور کیا وہ بدگئی حضرت باقلم کا ان اوقات قریش پہلے
 آتھا تھا قریش حضرت باقلم کی ترغیبات میں اپنی غلامی کھتے تھے اس لئے وہ
 ان پر ان اہمال سے فریبت سے حضرت باقلم اور ان کی اولاد کے افعال پر غور
 کرتے تھے اور اس کی اولاد کے لئے سبب صدور عداوت بن گئے، تمام پست
 آل باقلم کو انہوں نے دیکھ کر اذیت دینا شروع کیا، یہ غلام اس کے تھے
 پست اور خود غرض انہوں نے کہ ان دنوں سے دشمنی اور حسد بڑھتا ہی گیا، وہی
 اقتدار اور عزت کے غمازی تھے جو میں باقلم کو خدمت خلق کی بنا پر حاصل تھا، کیا
 کہ حضرت باقلم سے غلام اور چوتھا تھا اس لئے ان کی عزت کرتی تھی، اقتدار
 پسند آئیہ کو اسی کا مدعا تھا۔

دعوت، مشورہ حضرت محمدؐ نے اپنے خاندانی خصوصیات میں افعال مشورہ
 بنا، چاہے کچھ اس لئے قریش کی فریفتگی آپ سے نہ ہو، آپ کو ایمان کو مقب
 آیا، خود غرض، انہیں پرست انہوں کو بھی کھلا، اعلان نبوت کے لئے انہوں نے
 انکار نہ کرنا، جو کیا بعد دریافت سب آپ نے اپنی نبوت کا اعلان کیا تو انہوں نے اپنے
 ہوشیاری کی نصیحتیں کرنا ایک کرچاں پیدا ہو گیا، اس لئے دل میں سوچنا کہ ہم انہوں
 انہوں کے سکڑاؤ، حضرت اسلام کا ایک ٹھکانہ تھا، کہ ہے یہ اس وقت اس نے
 میں سے حضرت باقلم سے کہا کہ اب آپ اپنے جیسے کی سردار ہی کو تسلیم کیجئے
 مطلب اس کو یہ تھا کہ وہی مجھ پر ہے آپ نے پالا اور پودہ تھا، کیلئے اسے خود آپ کو
 بزرگ اور سردار بنانا چاہتا ہے، لیکن حضرت باقلم نے اہل خیالوں کے اس جھگڑے

حکومت کو یہ مشورہ دیا کہ پہلے اسلام کے ایک کی دلی دہلی سے مدد کر کے یہ
 انبیاء و سچے علماء و مریدانہ اساتذہ کبار قریب و دور کو قریب جو بھی اہم
 کے لئے تھے اور کیا تھی کہ جو سے ان کے علوم سینے ہوئے ہیں اب ان کو اکثریت
 کے خلاف بغاوت پیدا کر دینا اور اپنا معاویہ و مددگار بنانا آسمان ہو گا
 چنانچہ اوجہ آنحضرت کے پہنچے اسلام شروع کی اور بت پرستی کی مخالفت کی اور
 یہ سختی سے بت پرستوں کو آنحضرت کے خلاف ابھارا شروع کیا۔ پہلے
 انہوں نے ان دشمنی جو اہم کے مخالفین انہوں کی دہلی سے تھے جس میں قریب سے
 ذوالقحطیہ کی بنا پر انہوں نے ساتھ لے لیا تھا اہل اسلام کے اہم پر قریب کو
 بھی اہم کا بدگمان بنا دیا۔ بنو امیہ نے سوچا قریب کو اپنا بنائے اور ان کو بھی اہم
 کا دشمن بنائے گئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسرا کام اگر ہو رہا نہیں ہو سکتا کہ اسلام
 کی مخالفت نہایت شد و مد کے ساتھ کی جائے تاکہ کفار قریب بنوا ہوں۔ امیر
 حضرت اہم سے ہار کر مبادعت ہو گئے۔ اب اس کا بدلہ آنحضرت سے لیا جائے
 اس وقت قریب حضرت اہم کے ہنوا اور اس کے مخالفت تھے اب اسلام کی تبلیغ کو جو
 کفار قریب کو اب دلیاں اور دہلی کے اپنا ہنوا بنا لیا۔

انہوں کی ساتھی | وادج ویک اسلام کی تسلیم میں بھی نوع کا فائدہ تھا
 لیکن بت پرستی کے تعصب اور دہلی کے نہریٹے ہاں لگنے سے کی وجہ سے
 کفار قریب نے آنحضرت کی ایسا حال شروع کر دی کہ وہ شہوت اور ایذا دہانہ
 سے بھی پہلے کا کام نہ کر سکا اور آنحضرت کی تبلیغ اسلام کرنے سے بھی قویاً بکوار ڈالنے
 کی جویر ہوئی کہ آنحضرت کو قتل کرنے کے لئے ترغیب دے ایک ایک دی صورت
 میں عرض سے چنانچہ تاکہ بھی اہم قتل ہو گا اسلام نہ رہے گا اور بھی ایسے کی

ہندو شہر و عداوت پر کوئی اثر نہ رہا تھا جیسا کہ وہ فرما رہے تھے۔
اسرواں کے گندھوں پر رکھ کر اپنی ہندو بیلاں، تھوڑے بڑے
آٹھ دس گھوڑے لگا کر چھڑا پڑا۔

ایک دفعہ سلام کیوں نہ کیا؟ احمدیوں نے اس کے لئے ایک نیا ہیرو
فرما دیا ہے۔ جسے دین کے لوگ بھی تو بہت سزا دیتے ہیں۔ یہ تو وہی ہے
اسلام کی نیلہ کوٹاں۔ بھگوان، انا جن کو سچا کہتے ہیں، یہ لفظ و لغت
کیا اس نے اور مشرت یا سلام ہوئے اس وقت اس نے یہاں سے گئے۔ پھر
مہمہ دین پر چلے تو اپنے شرابوں کو سلام اور پیغام سنا سنے وہیں سے ہی سلام
قبول کیا، دین میں اسلام میں تیسری سے چھٹی بار اس نے یہاں سے لیا اور شہر سے
گئے اس کی مخالفت کی جا رہی تھی۔ وہ اس کی یہ تھی کہ وہیں سے اپنی ہندو
عداوت کی وجہ سے گھار دین میں کو آ حضرت کہ نہایت کردار تھا جبکہ آنحضرت سے
چند گنتی کے مسلمانوں کے اسلام کی تبلیغ کرنے تھے تو بخاریہ ہندو اس کی سزا
میں بہت پرستوں کو آنحضرت کے خلاف درگاہیں تھے اس نے اس کے خلاف
اسلام تھے لیکن چونکہ دین میں یہ مخالفت پر رکنڈ اور ہنگامہ اس نے اس کے
جرقہ درجہ و غلہ مہم ہوتے جا رہے تھے، کلم تھا اور دعوت ہی حضرت نے
ہجرت کی اور آئیہ کا پرتپاک غیر مقدم کیا گیا کہ کسی حوریت علی سے پہلے ہندو
امن ہونے تبلیغ اسلام | یہ نکر اطمینت میں دیکھا، پتا کو تھوڑا سا دنیا
فسادات کو دیکھ کر ان امن، شائق، موصات کو عالم کی تہی اسلام کو سب سے
بڑا مشن تھا اس نے دین پر چلے ہی اس حضرت نے یہ کام کیا کہ دین کے قبائل
تخار طات اور اتر افاغ کو دودھ کر کے ان سب کو تھوڑا اور صاف بنا دیا۔ آپ نے یہاں

جس کا شتم کے مقابلہ میں بڑا ڈٹا ڈٹا کر لیا کرتی تھیں۔ اب کفار قریش ہی
 انہیں یہ اعتماد کرنے کے لئے دھمکیوں کو اپنا ٹھکانہ بنا رہے تھے۔ اور ابھی خود سمجھنے کے
 ہیں کہ انہیں انہی کو لایا قریش کی سربراہی میں مل جائے گی۔

اسلام کی نشاۃ الثانیہ سے مناسبت کے لئے حضرت نے مدینہ میں مسجد تعمیر کرائی اور
 اس میں مسلمانوں کی ہدایت مذہب کرنے کے لئے آپ نے اپنی عمر و توانائی پیش کیا اور میرے
 بعد بھی مسلمان ان سے ہدایت حاصل کرتے رہیں۔ اس کتاب خدا میں جگہ جگہ پر
 نشاۃ پیدا کرنے والوں کی ہدایت کی گئی ہے اور ان کو خدا کے سخت ترین عذاب
 سے ڈرایا اور دھمکیاں لیا ہے کہ لَنْ نَقْبَلَ وَاٰتِیَ الْاَرْضِ یعنی دنیا میں تباہی پرا
 کرے۔ چنانچہ خود آنحضرت نے اور ان کی اولاد نے اس حکم پر عمل کر کے دنیا
 کو سیدھا راستہ بنایا (ابھا وھا ظلم) یعنی راستہ اکتارنے والا سب سے بڑا
 ظالم ہے۔ اس پر ایسی سختی سے عمل کیا کہ اپنی جانوں کا نقصان کر دیا
 لیکن کبھی رہتا بہ جنگ نہ کی۔

مکہ کی پیدائش | دوسرے آنحضرت نے مکہ کی جگہ ایذا رسائیوں
 کو طاق لیاں پر دھکے دیوں کی ہدایت شروع
 کی اور یہ مسلمانوں نے مسلمانوں کی تاراہی الاسلام کی بیٹھائی کے لئے کفار قریش کو شرب
 پر مجبور کرنے کے لئے آمادہ کن شروع کیا۔ ہجرت کے بعد تین سال متواتر یہ دھمکیاں
 کرنے کا یہ تجربہ نکلا کہ کفار قریش نے مدینہ پر حملہ کر دیا۔ آنحضرت نے اہل مکہ کے پاس
 غلوہ بھیجے۔ صلح کی کوشش کی۔ ان کے دوسری شرائط منظر کرنے کا یقین دلایا۔ جنگ
 کے نقصانات بھائے مگر ان کو ابھی نہیں نے یہ پٹی پڑھا دیکھی تھی کہ حضرت محمد اپنے کو

خط کار ہوئی۔ کہیں اور اسلام کی تبلیغ کے لیے قریب کی طرف سے بھی آئی۔ اس سے
 کھانا پانی اور کپڑوں کے لیے ہر صبح کو مسلمانوں کی کڑی سزا تھی
 جس کے ساتھ ساتھ یہ مسلمانوں کو کھانا کھانے پر مجبور کر دیا۔ انھیں تین
 مسلمانوں کو چھوڑ دی تھی اور ہفت روزہ میں سے ایک دن کے مسلمانوں کو ہفت
 کے لیے کھانا تریش کے خلاف غور سے اٹھا کر دیا۔ اس کے بعد میں ایک ایک جمہور
 کو دلوں کا راستہ انھیں ہر اُن کو کہہ دیا کہ میں غور سے کہتے رہوں گا کہ
 انہیں پہلے اگر آنکھوں کو بند کر دیا جائے تو فراموش کر جائیں گے۔ انھیں
 یہ بتا دیا کہ ان کی پیش کا کھانا کھائے۔

مسلمانوں کے لیے یہاں پر کھانا کھانے سے انھیں کی
 مسلمانوں کے لیے یہاں پر کھانا کھانے سے انھیں کی
 انھیں نے بنوائے اسلام کا یہ دیکھ کر اچھا لگا۔ یہ مسلمانوں کے لیے یہاں پر کھانا کھانا
 آنکھوں سے جھانک کر دیکھا۔ انھیں یہاں پر کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
 میں ان کے لیے کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
 کھانے کے لیے کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
 نہیں کرتے تھے۔ بلکہ انھیں سے کہی کہ انہیں کھانے دیتے تھے۔

یہ وہاں کی شورشیں [کھانا تریش] انھیں مسلمانوں کے ہاتھوں سے شکست پرست
 کھانا اس قدر کڑوا اور بے ہوش ہونے کے لیے ان پر غور سے انھیں غائب کر دیا۔ انھیں
 میں تو مسلمانوں کی تیغ مضرت ملی کی نہ انھیں اور وہاں سے کھانا تریش کا راستہ
 بیان والے کا قصہ تھا کہ پھر ان کو اسلام کے خلاف صحت آنا ہونے کی بہت سزا دی گئی
 چنانچہ ایک معاہدہ کی رو سے مسلمانوں نے کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا

مذہب کے نام سے لشکر کو خالی کر دیا۔ جب یہی دن کے بعد مسلمان مدینہ کو لوٹ گئے
تو کہ عدلے اپنے گھوڑوں کو واپس جوئے۔

ابو سفیان اور دیگر بنی امیہ کفار قریش کی اس دایوسی اور قنہیت سے غافل
تھے جو اس پر بجا طور سے غور کرنے لگے کہ کفار قریش کو اسکا کر سلطانیوں سے زیادہ
دست بند کر دیا گیا نہیں جاسکتا اس لئے انہوں نے یہودیوں اور عیسائیوں کو اسلام
کے منکوت اور غلامانہ شروع کیا اور ان سے دوستانہ تعلقات اس وجہ پیدا کر کے کہ یہودیوں
نے مسلمانوں کی ہاسوسی کی۔ جناب قنہق کے موقع پر یہودیوں نے مدینہ پر کفار قریش
کے ملکہ آوروں کا ساتھ دیا ان یہودیوں کی وجہ سے مسلمانوں کو ان یہودیوں سے بھی
رونا پڑا جو کفار قریش سے ساز باز رکھتے تھے

آں حضرت کا عیسائیوں کے لئے فرمان | آں حضرت کا یہ فرمان ایک اہم تاریخی
یادگار ہے اس فرمان کے ذریعہ آں حضرت نے عیسائیوں کی نہایت اہم مراعات
دییں اس فرمان کی نفوت و رزوی کرنے والے مسلمانوں کو شدید سزاؤں کا مستوجب قرار
دیا گیا۔ عیسائیوں کی مخالفت ہر مسلمان پر واجب قرار دی گئی ان کے کلیساؤں اور
گھرؤں کی مخالفت۔ تاہم میکس سے بچانا۔ عورتوں کی عزت اور پوری مذہبی آزادی
پینے کی ذمہ داری ہر مسلمان پر عائد کی گئی۔

ادھر آں حضرت عیسائیوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتے تھے۔ ادھر
ابو سفیان بازنطینی شہنشاہ کے پاس گیا جو اس وقت ایک تمام سلطنت پر حکمران تھا اور
اسے آں حضرت اور مسلمانوں کے خلاف اور غلامانے کی کوشش کی۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ
اپنا اپنی دشمنی کے ایک جہان شہزادے کے پاس بھیجا تو اس شہزادے نے اپنی کو قتل
کر دیا اس قتل کی وجہ سے مسلمان مدینہ سے جنگ کرنے پر مجبور ہوئے۔

گور لا جنگ کا آغاز | جزئی افریقہ میں ایک گور لا قوم رہتی ہے۔ کبھی

کھل کر مقابلہ نہیں کرتی بلکہ جہاں پر اسے دشمن کمزور
ملا نظر آتے ہیں وہاں وہ چھپ کر ان پر حملہ کرتی ہے اس طرح اس کا رویہ ہوتا
کرتا ہے۔ مسلمانوں کو پسپا کرنے کا یہی طریقہ شکست خوردہ کفار قریش نے ت
اختیار کیا۔ اب جیسے دین پر حملہ کرنے کے ان لوگوں نے پھر ملے جھٹلے اور کڑی قید
پر ملے کرنا شروع کر دئے جو مسلمانوں کے ساتھ حالات و معاملات تمام کئے ہوئے تھے

مکہ والوں نے جب مسلمانوں کے ایک دست قید پر حملہ کیا تو اس قبیلہ کے لوگ
نے ان حضرات سے حملہ آوروں کی سرکوبی کرنے کی درخواست کی۔ اس لئے ان حضرات
دس ہزار مسلمانوں کی فوج لے کر بہت پرستوں کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوئے۔ وہ قحطیوں
کی معمولی مزاحمت کے بعد سلطان مکہ میں داخل ہو گئے۔ لیکن اس فتح کے وقت آنحضرت
نے ہر پھل اذیت بھلا دی۔ حکم قرانی کے مطابق کہ جو ہمسے پناہ مانگے اسے پناہ
مسلمانوں کی فوج مکہ میں اس طرح پکڑا منی حرمیت سے داخل ہوئی کہ کوئی مسکن و
گیا اور نہ کسی عورت کی توہین کی گئی۔ حالانکہ یہ وہی لوگ تھے جن کے مردوں نے
آنحضرت کی راہ میں گانٹے بچھائے تھے حالت نماز میں اور بھڑی پشت بہارک پر
ڈالی تھی۔ جن کی عورتوں نے آپ کے سرائق پر کوزہ پھینکا تھا جن کے رزق کے
آپ کو پھر مارے تھے۔ نوعیات کی تاریخ میں اس نوعیت کے مظلکی
مثال نہیں ملتی

صلح حدیبیہ | آنحضرت نے کفار قریش سے ایسے نرم شرطا صلح کی جو تمام
فقو میں ہی کے موافق تھے۔ مسلمانوں کے حق میں صرف ایک یہ شرط تھی کہ کفار قریش
مسلمانوں کی جان و مال کو نقصان نہ پہنچائیں صلح اہرم میں رسول کی فدا تھی اس پر دو سیاق

نے قرآن لیا اور اکریم آپ کو رسول ہی ان میں آپ کو خلیفہ کرنا کوئی جیب ہی بالی نہیں تھا
مطلب یہ تھا کہ ان کی قوم کو جو جہ سے ہوا کہ ہم آپ کو خدا کا رسول ہی تسلیم نہیں کرے
اسی وجہ سے آپ سے ان کا جنگ کرتے رہے یہی آپ کو خدا کا رسول ان کے لئے سے نبی مسموم
کا اقتدار تسلیم کرنا پڑتا تھا۔

اس عمل کی صلیب سے حضرت کریم ہو گئے اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے رسول کی غلط
کافروں سے انکار کر دیا۔ بیشک حضرت علی کو ایسا ہی تھا کہ ان کو ایسا ہی تھا۔ حضرت علی ہی نے
تو دعوت خدا پرستوں کے موقع پر حضرت سے کار رسالت میں مدد کرنا وعدہ کیا تھا اس لئے
اس وعدہ کے موافق آپ کے لئے غلط رسول کو کافر بنا کر ان کا حق سے محروم کر دیا۔
خود حضرت نے رسول کی غلطی کو اپنے دست مبارک سے کھٹ دیا۔

خدا عفو کرنے کی بات ہے کہ عفو میں یہ شرط دیتی ہے کہ عفو قریش انحضرت کو خدا کا
رسول تسلیم کریں۔ اس میں تو سرور یہ تھا کہ میں بحیثیت خدا کے رسول کے عفو قریش سے
ان شرائط پر صلیب کرتا ہوں۔ لیکن ابو سفیان کو تو اسلام اور غلبہ داعی سے صدر ہوتا تھا
کہ وہ رسول کی غلطی کو بھی سنا پسند نہیں کرتا تھا۔ صلوات میرا رسول کا غلط باقی رہا تو
نبی مسموم کے اقتدار کی توثیق ہو جائے گی۔

یقیناً اگر خلیفہ ان کی عفو کر کے صلیب کرنے کے لئے مجھے مہلت دے تو وہ پہلے دل کھول کر
ان اذکار سانیوں کا انتقام لے جو عفو قریش نے رسول سے کی تھیں اور آپ کو اسلام لانے
پر مجبور کرتے۔ جو انکار کرتے اس کا سر قلم کر دیتے اور سرور ان کی جان بخشی کرتے جو آنحضرت کو
خدا کا رسول تسلیم کرتے۔ ہندو اور معاریہ کی ترہیزیں کاٹ دیتے اور اسی وجہ سے اس طرح
دب کر صلیب کرنے کے آپ سخت غمناک تھے۔

لیکن آنحضرت نے دشمنان اسلام کو یہ اعتراض کرنا موقع نہ دیا کہ اسلام محمد سے

پھیلا گیا اس ہندو مذہب اور سفیان جو ہی نہیں نہ کیا جس نے آپ کے بچا ہوا ہے
کا بکر پھایا تھا اور انھیں کھٹ کر گھر بند بنا لیا اور اپنے گھر میں پڑا۔

جو سیدیں اور دیگر بزرگ کے | ابو سفیان جس نے دعوتِ خداوندی کے موقع پر
مغزِ خداوندی قبول کیا | انحضرت سے توحیدِ معبود اور اتحادی الاطاعت

کی دعوت سکرے تیس کیا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور نبی ائمہ کی
ریاست کو سنا تا پہلے ہیں اور نبی ہاشم کے قبیلہ فضیل کو مرہوس اور حبشہ کو اپنا پڑتے ہیں
بعد وفات جناب سولہ خلافت کو قبیلہ بنی تیم اور قبیلہ مدی میں جلتے دیکھا گیا اس
فطرت اور یاسی کو ترک کرنے پر مجبور ہوا اور سلطان سے شکست پر شکست کھانے سے
جہاں میں پیدا ہوئی تھی اسے پھر حصولِ اقتدار کی امید کی ایک سنہری کرن نظر آئی
ابو سفیان نے پھر وہ بارہ اپنی دامنی قوتوں کو استوار کیا اور سوچنے لگا جب حضرت کی
خلافت بنی ہاشم سے ہٹا کر وہ سب بنی اہل میں آسانی سے لائی جاسکتی ہے تو پھر زبان
اسلام کا کل پڑھ کر اس اقتدار اور سرداری پر کیوں نہ قبضہ کر لیا جائے جو مسلمانوں
کو حاصل ہو چکی ہے اب جو امیر نے اپنی ترقیوں کو اسلام کے اندر پایا اس سے وہ
سلطان ہو گئے اس لئے نہیں کہ اسلام ان کے نزدیک ایک بستر تھا اور انہی مذہب تھا
بلکہ صرف اسلئے کہ اس کے ذریعہ وہ اُن اعلیٰ دنیاوی حادج پر غافل ہو سکتے تھے جسکی
ان کو عرصے قضا تھی اور جس کے حاصل ہونے سے وہ بالکل مایوس ہو چکے تھے اور
یہ امید کرنے لگے کہ جب خلافت کا منصب بنی ہاشم سے نکال کر دوسروں تک دیا جاسکتا ہو
تو پھر کیوں نہ خاندانِ امیہ کا سردار بنی منصب بنایا جائے۔

بنو امیہ کو مسلمان دیکھنے اور کہنے میں ضرور ہو گئے لیکن حسد کی آگ اب بھی

ان کے دھول میں شعلہ زان رہی۔ وہی (خود سے) ہمیشہ تھا سے کینہ رکھتے تھے اب وہ
 سابقین اسلام نیز ان مسلمانوں سے علیحدہ کرنے لگے جو اسلام کی تعلیم کردہ سادہ زندگی
 اخلاق حسنہ کے حامل اور اسکا اساتذہ قرآنی کے حامل تھے اب وہ تمام راہیں اور تدبیریں کو کھینچ
 لگے اور تمام ان مواقع سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنے لگے جن سے وہ اسلام کی
 سب سے اول میں آجائیں۔ وہ جو کل آنحضرت کو قتل کر لیگی فکر میں تھے آج آنحضرت کا کھر
 پانے لگے وہ جو کل اسلام کو ڈھونڈ بھتے تھے وہ اہل اکابر اور سرے ملکوں میں پھیلائے
 کی تدبیریں سوچنے لگے۔ وہ جو کل مسلمانوں کا خون بہانے کے لئے تلواریں بند کر رہے تھے
 آج اسلام کے بھندے کے نیچے غرار ہے جس کیسا اچھا ہوتا اگر یہ صدق دل کو سلطان
 ہو جاتے۔ مسلمان ہو جانے پر بھی وہ اسی اقتدار کے حدود کو بھاری تھے

ابتدائے اسلام کی تاریخ ٹھیک طور سے کبھی ہی نہیں
 شام افسس کی اہمیت اسکے اگر شام اور فلسطین کی اہمیت سے دقیقہ نہوائی
 ملکوں کی جغرافیائی اہمیت، مرکزیت، خوشگوار آب و ہوا، زمین زرخیز، پیداوار وغیرہ
 کی وجہ سے شام کی سیاسی اہمیت بہت ہی زیادہ تھی

کوہ آتش نشانی اور سے بنی ہوئی نہ خیر نہی اور سرد معتدل
شکستہ روس خوشگوار بحیرہ مدی اب دہوانے شام کو جنت بنا دیا جو اس
 سرسبز شاہ آب ملک میں پھلوں کی کثرت، غلہ کی فراوانی، ریشمی اور ادنی کپڑے کی
 برسات ہے اسلئے مسزوریات زندگی حمایت آسانی سے فراہم ہو جاتی ہیں۔ انھیں
 سولہوں اور فراوانیوں نے شام کو عرب، حجاز، یمن، مصر، الموت کے مسلمانوں
 کا مریج بنا دیا تھا۔ اور چونکہ شام کا شہر دمشق مختلف زبانوں کے سکھ اور چین و ایران
 ہندوستان، افریقہ، یورپ، عراق کے تھارنی راستوں کے مرکز پر تھا اسلئے ساتویں صدی

عیسوی کا لٹلٹا یا نیو یارک تھا یہی دنیا کا سب سے بڑا مرکز تجارت اور تہوار تھا ہر
 عروں کے بہت بڑے ہتھکڑے اور حیران کے کھیت۔ ہتھکڑے کے نئے پھولوں کے تہوار۔ بھلوں
 کے ڈھیر۔ شراب کے انگوروں کی فراوانی۔ سناخفتہ کے ساتھ شام کے وسیع دسترخوان
 یا اعلیٰات طہیت کو چنا ہوا دیکھا تو رنج کی کھی اس طرح بنے کہ خدا فرمول کی اعانت پر
 حاکم شام کی اعانت کو مقدم رکھا۔ وہ بگھے کہ زندگی ہی میں جنت مل گئی۔ اب ہم یہ آسانی
 سے کہہ سکتے ہیں کہ وہی شام بنا دولت اور با اثر ہو سکتا تھا۔ وہ آسانی سے بڑی بڑی
 دولت سے سکتا تھا۔ بڑے بڑے فریضے اپنے ہمانوں کے لئے منور کر سکتا تھا وہ لکھوں
 اشرفیاں صدیوں کے گزرنے والوں کو دیکھتا تھا۔ اسکے وسیع دسترخوان پر ہر قسم کی اعلیٰات
 عیض جتنی جاسکتی تھیں وہ بھوکے عروں کو تہایت آسانی سے اپنے دسترخوان کی کھیر کا
 بنا سکتا تھا۔ انگور کی شراب کے دریا بہا سکتا تھا۔ وہ بڑی تہوار تنخواہ دار فوجی بڑت
 تہوار رکھ سکتا تھا اور ایک لاکھ فوج آ اکھ، بنا میں پھل بھا سکتا تھا۔ اسوجہ سے شام
 کی گورنری مل جائے اسکے دن پھر جائیں اور آسانی سے بادشاہ بن جائے۔ جو شام کی
 گورنری سے معزوں کو دیا جائے، وہ خود کو کھتے تھے۔ وہ اسے پھر حاصل کرنے کے
 لئے دین و ایمان سب کو بچا دے گا۔

باخبر جی آئیے | مقدار پسند اور دولت کے پجاری بنو امیہ شام کی دولت سے
 بے خبر نہ تھے وہ شام کی دولت، عظمت، شان اور زرخیزی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے
 آپ کو معلوم ہے کہ شام کے ایک عیسائی شہنشاہ نے آنحضرت کے اچھی کو قتل کر دیا تھا
 اس نے فیض اول نے اُسارہ کی گمان میں ایک تعزیری محم شام کو رملہ کی۔ اسیں ہاں
 غمست کے لڑکے میں بہت سے بنو امیہ بھی شامل ہوئے اور جب واپس پٹے تو مال اللہ
 دولت کے ایسے الامال تھے کہ خاندان کے دوسرے لوگوں کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اب

جسے ہی زندیں و مرقا استعار کرنے لگے

دو بیوں سے ہنگ | اسلامی حکومت دشمن کے ہونے کے لئے جب دو بیوں کی
ہیں بقا، اتحاد ہونے لگیں اور اسکی شیر خلیفہ ثانی کو ملی تو آپ نے فوراً دو بیوں کی
کٹنا کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں آپ نے سپاہیوں کے لئے جو اہل کی اسکاڑی کر رہی
کئی ایسے کے خیر مقدم کیا جو اس کے رضا کاروں کیساتھ ابوسفیان اپنے دو بیوں یزید اور
زید کو بھی لایا اور ان کو مصروف امر کی خدمت میں پیش کر دیا۔

آپ کے مذاکرہ عداوت | چار حصوں میں تقسیم کیا ان چار ڈویژنوں کے لئے
اور جنہیں تھے فلسطین پر حملہ کرنے والے نویشن کی کمان مرید بن ابی ہاشم نے سنبھالی۔ انکی تعریف
اور بی جوشن میر علی ان الفاویں کر کے ہیں : آپ مصر کی فتح اور حضرت علی کا ساتھ نہ دینے کے
لئے شہر ہیں :

۱۔ سر ڈویژن دشمن کے لئے تیار کیا گیا اس ڈویژن میں بنی امیہ خاندان کی تعداد میں شامل
کے کیوں ؟ اسے کہوں کا جواب شام کے متذکرہ بالا اجزاء کی حالت اور بنی امیہ کی اقتدار
کے پر پھٹے۔ جوشن میر علی کا جواب جیتے ہیں : وہ یزید ابن سفیان کی کمان میں تھا ابوسفیان
م کا دشمن تھا لیکن اب یزید ابن ابوسفیان اسلام کے علم تلے لڑ رہا تھا۔ یزید ابن ابوسفیان
کے ہم کھنوں اور عمار کے عربوں کی تعداد زیادہ تھی۔ یزید ابن ابوسفیان کے ڈویژن میں کر کے
بکلی ایسے مشہور اشخاص شامل تھے جن میں سے بیشتر فتح کن تھے پہلے انھوں نے علم کے ساتھ لڑ چکے
اب تمام کے ان غنیمت سے متاثر ہو کر انھوں نے رضا کاروں کی حیثیت سے یزید ابن ابوسفیان
ڈویژن میں (کسی اور ڈویژن میں کیوں نہیں) شمولیت اختیار کر لی تھی :

۲۔ ابوسفیان کے دوسرے بیٹے عمار کو خلیفہ ثانی نے ابوسفیان کی

اسی وہ خطا ہی ہے برہند فوج کا کیا تھا رہتا دیر۔ سناو نے برہند فوج کی گالی تیری نہ
تھی تاکہ اگر عربوں کو شکست ہو تو برہند فوج کا پٹن آسان ہو گا اور جہان کا جس غرور و ہنگامہ
الربوبیت نے فتح پایا تو اس وقت تو مجھے کے سپاہی کر سکے انھیں یہ کہے گا کہ وہ ہم برہند فوج
اسکلی سے شام اور اسکی روایت پر قبضہ کر لے گی۔ خالمہ وہ ملک جو توفیق میں جو سناویں کی رو
مندانہ اور توحیدی سپاہی تھے ان کے شعوبہ پیش میر علی گئے زبانی۔ مضمون نے اسلام کے اراد
ہیں اپنی ذاتی ترکی کرپا گیا تھا۔ مختصر و کمال است اور غضب کے علاوہ شرینہ و تجربہ کار
لئے اب امویوں نے اسلام کے حق میں خود اپنے اٹھائی تھیں۔

اور صفیان کی
ساتھ کا مہاج

رومیوں کا شہنشاہ ہرقل واپس آیا تاکہ قہار کے لئے مختص ہو
اور وہاں سے چار نو بیس عربوں کے قبائل کے لئے رعدا کیس ویم

اور عربوں کی فوجیں درہلے درہلے قریب جوں میں لڑ رہی تھیں تاکہ آگے بڑھ سکیں۔
آخر ہر آگست ۱۹۴۷ء کو رومی فوج اپنے خیموں سے نکلی۔ شہر پر جنگ اور خونریزی کے
اسے شکست ہوئی۔ سلاویوں کی فوجوں نے اپنی رہند فوج کے کرائے کے پڑھا۔ ایک ایک
گھر کے شام کے شوروں کو بچے، عورتیں، لاشیں، جھپٹاؤں اور بھڑکے شام کو
بچ رہے تھے یا ان کے کہنے کو بچا اور ہر ہر آگے اور پیچھے ان کے سلام کے لڑنے پر اور
سے شام اور غلامیوں کو اپنے زیر نگیں کر لیا اس وقت اقتدار پسند اس کی پیروی سے لگی۔ کیونکہ
دور پر پڑنے اس اقتدار کے مالک ہونے جو خود اسے خواب میں بھی نظر نہیں آتا تھا اور وہ
سلاویوں ہونے کی حرکت ملی۔ یہاں پر اس کی افکار و احوال اور حالات اور اس کی طاقت کا
انداز ہو گیا تھا اب اس کی طرف سے کوئی بڑی حرکت نہیں آئی۔

خونہ شالی نے اپنے سر کو لٹایا | اکتھار پند پر ۱۹۱۱ء میں کالج کا معاویہ ایسے ہی
 سے بھی لیا اور اقتدار پسند قوت پر دھاوا تو اپنے مقصد میں کامیاب رہا جو کے سکھ پر پور کا اثر

کامیاب ہو کر وہ خلیفہ ہو گیا اور خاندان اہل بیت میں خلافت کو عقیدہ کر دیا۔ ساری کی دلی
 تمناؤں سے خلیفہ ثانی ہوا تھا۔ یہی وہی کے دل میں کانٹے کی طرح کھٹکے کرتا تھا۔ کیونکہ وہ
 جو خلافت مہمل کوٹنے کے لئے سازشیں کرتے رہے یہی کیا کرتا تھا۔ معاویہ کی اقتدار پسندی
 کی وجہ سے حضرت عمر ابن کو حربہ کا کسری کہتے تھے۔ جہاں وہ تہوہ کا خلیفہ ثانی معاویہ کی جانبوں
 بعد سازشوں سے پہنچے پہنچے جنگ آگئے تھے چنانچہ اس سے پہلے کے لئے خلیفہ ثانی نے مہمیاں
 کی فر شام سے معاویہ کو شام کی مہم کے موقع پر رہندہ فوج کا کماندا مقرر کیا اور جب شام
 فتح ہو گیا تو ابو سفیان کی سب سے سفارش نے معاویہ کو گورنر مقرر کر دیا اب معاویہ کو اپنی خلافت
 کا کامل یقین ہو گیا کیونکہ اب ساری وہ قوتیں اسکے ہاتھ میں آئیں جن کے ذریعہ مستدرسل
 کا دار شد اور خلیفہ اسلمین بن جابر نہایت آسان ہو گیا۔ شام کا گورنر بننے ہی معاویہ
 نے شام کی بے پایاں دولت اور زرخیزی کام میں لگا کر دمشق کا آئندہ دارالسلطنت بن دیا اور
 حقیقی معنوں میں دمشق مرکز اسلام بن گیا اور یہ محض نام کا دارالخلافت نہ رہ گیا بلکہ
 اناج گھر کی قربت سے شام کی حالت اور بد گئی ہو گئی۔

شام کی کثرت پیداوار کی بدولت ہر طرح کی لطیف غذا میں
 دمشق مرکز اسلام | تیار ہو سکتی تھیں بغیر وجہ سے دمشق میں جاذبیت اول تو
 قدرت کی ان فیاضیوں کی وجہ سے تھی اور سب سے آسان قدرت کی دی ہوئی نعمتوں کا ایک
 وسیع دستہ صرف کھاد یا جس پر صد ہا انصاف اسباب رسول کا مجمع ہو گیا اور چونکہ اب وہ
 معاویہ کا کھاتے تھے اس لئے اسی کا کھاتے بھی تھے۔

مدینہ چونکہ ایک ریگستانی علاقہ میں ہے اس لئے وہاں ہر چیز کی کمی ہو جاتی ضرورت
 زندگی کا فراہم ہونا مشکل و دشوار ہو جاتا ہے پانی کی قلت اور بارش کی کمی ہے اس لئے
 سرسبز جوار اور جو کی معمولی کاشت ہوتی ہے اور تر مقامات پر کھجور کے درخت اگلاتے

وہاں سے عروہ کو کھانے کے لئے مدینہ میں روانہ کر دیا۔ جہاں بکھور بھڑا اور انٹ کا
 گوشت اور دودھ سے زیادہ کچھ اور انہیں نصیب ہو سکتا۔ اس نے سلام حق تعالیٰ کے پر غلو میں
 پہنچنے کو مدینہ میں جو کہ وہ یہاں پر بسر کرتے رہتے ہائی اصحاب رسول کا بیچ و بیچ سے
 پھٹ کر معافیہ کے دسترخوان کی کھیاں بن گیا۔ اللہ اعلم معافیہ کے چشم و ابرو پہنچنے لگا
 معافیہ کے دوبار میں روحانیت حاصل کرنے کے لئے بعض اصحاب رسول کو یہاں تک پہنچا
 ہو گئے کہ انہوں نے نفساں معافیہ میں مدینہ میں گزرا شروع کر دیں۔ جہاں سے بھی زیادہ
 نزدیک باریک الوقت اور موقع شناس تھے وہ ہمارے لئے کہ خواہش کی ہر ذرا توفیق دیتا اور
 علاج سرائی سے اتنا خوش نہیں ہوتی جتنا ہی انہیں کلمت سے۔ اس نے معافیہ کو
 خوش کرنے کے لئے اہل انوار نے حضرت علیؑ کے عقائد حدیثیں گزرا شروع کر دیں
 اس طرح معافیہ نے مدینہ کے گوشے دھوں کا ایسا ہی ہوا دیکھا اور ان سب نے فکر
 نام سلاخوں کو گراہ کیا۔

یہ جو اسباب ان کے کتاب ہے کہ یہ گڑھی ہوتی حدیثیں ایسی ملک اور بنام کنہ و حق کہ اگر
 حق میں سرٹ ایک ہی حدیث کسی نبی سے ہی نہ ہو نہ ہر ایک کے عقائد نشر کر دیا جائے تو وہ
 قیامت تک بنام رہتا معافیہ اس سبب کا حال تھا کہ غلط بیانی اس قدر بھڑکیا کہ کہانے
 کہ پھر کوئی اسکی رو دکر سکے

حضرت عمر کا ہم مذاہ	مختصرہ کہ ذاتی مذاہ کے لحاظ سے خلیفہ ثانی کی یہ حکمت ملی تھی کہ
سلاخوں کو امتیاز	اور درست حق کو معافیہ کو یہ سب سے بڑا کر شام کا گزرا رہتا رہا

لیکن اسلامی تاریخ کا یہ ایک ایسا اہم واقعہ ہے جس سے تاریخ اسلام کا رخ پٹ گیا اور
 جس کے ملک اور دیر پا اثرات سے اسلام کو عقائد عظیم ہو گیا اور اب بھی پہنچ رہا ہے
 انکھڑے عربی قبائل کے باہمی مشاوحات اور مناقشات کو دبا کر ان کو ایک متحدہ

بعد ازاں تم کے شہزادہ میں مضطرب کرنا چاہا یا تھا اسلئے اپنے زمانہ ہی میں مختلف قبائل کے
 میں خودی کا بہترین قوانین بھی قائم کر دیا تھا جو معاویہ کے والی شام بنائے جیسے
 ان کو روک گیا۔ دینہ کی اہمیت اور مرکزیت گھسی۔ مسلمانوں سے سادگی پھولی وہ
 ہمیں وادام کے پستاد بنے۔ جب قرآن کی تعلیم ذات نسواں پر رکھی جا رہی تھی تو ہیئت
 حضرت عمر کا قتل ہو گیا۔ دم والیوں کو لوگوں کے استفسار پر حضرت عمر نے چند آدمیوں کی
 دست دیکرے فرمایا۔ ان میں سے کسی ایک کو خلیفہ بنایا۔ اس نے حضرت علی کا
 سب سے پہلے ٹیڑھ تھا خلیفہ ثانی نے عاصم بن سے کہا کہ اگر تم نے حضرت علی کو خلیفہ
 نہ کر لیا تو قسم خدا وہ تم کو سلطان بنائے بغیر نہ چھوڑے گا۔

ایک دن کسی شخص نے سر سید احمد صاحب مسم سے پوچھا کہ آپ کس شخص کو انحضرت کی
 خلافت کے لئے موزوں سمجھتے ہیں؟ سر سید احمد نے جواب دیا کہ اگر میں زمانہ رسول
 میں ہوتا تو بعد از انحضرت اپنی ہی خلافت کے لئے کوشش کرتا۔ اسی طرح خلیفہ
 الی جانتے تھے کہ صرف حضرت علی ہی مسلمانوں کی ہدایت کر سکتے ہیں اور اسی علم و
 عین کی بنا پر وہ ہمیشہ حضرت علی سے مشکلات کے موقع پر سامنے اور مشورہ لیا کرتے
 تھے اور غور یہ کہتے تھے کہ اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔ حضرت عمر حضرت
 علی کو یقینا اپنے سے بہتر و افضل تسلیم کرتے تھے اور اس کا بھی اقرار کرتے تھے
 مسلمانوں کی ہدایت کے لئے صرف ایک اکیلی ذات حضرت علی ہی کی ہے باوجود
 اس علم و عین کے حضرت عمر نے خلافت پر اس نہ قابو پانے والے جذبہ کے تحت
 ہو گئے جس کا انہماک سر سید مروج نے اپنے لئے کیا ہے۔

حضرت عمر نے جن لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا تھا کہ حضرت علی تم کو مسلمان
 بنا کر ہی چھوڑیں گے کیا اسکے معنی یہ نہیں ہیں کہ وہ لوگ اپنے مسلمان نہ تھے مان لیا ہے

کہی تھی۔ امدان کو چکا مسلمان بنانے کی غلامت انجام دینے سے خود حضرت ام سلمہ
 نے، حضرت امدان کو مسلمان بنانے آئے تھے اس لئے اسے خود سے غلامت کا طریقہ
 اس کو پونا چاہئے ہو آپ کے ہاں دنیا کو مسلمان بنانا چاہئے۔ یہ حضرت علی کو دینے کی
 یہ آستین کی وجہ سے حضرت اسلام اپنے عہد خلافت ظاہری میں بہت کچھ کر سکے
 اور آپ کے فرزند حضرت امام حسین نے اس خلافت کو پوری طور سے انجام دیا اور اپنے ہاں
 کے دین کو مستحکم کر دیا اور رسالت کے اس سے زیادہ متم بنے جتنی حضرت کو اپنے پیار
 و اسلام میں سے توفیق تھیں۔ یہ کتاب اللہ کریم پر پڑا ہے۔ ایمان لے کر ہی تھا حضرت
 سے تباہ کر دیا۔ اور اس پر پوری اور مکمل فتح پائی۔

حضرت عثمان غنی فرماتے ہیں: حضرت عمر کی وصیت کو سنتے ہی ان لوگوں کو غمی آئے
انے خلافت عثمان کے لئے بہادر کرنا شروع کر دیا جن کو حضرت عمر نے انتخاب الخلفاء کے لئے مقرر کیا
تھا سب سے پہلے حضرت علیؑ کے سامنے شرط پیش کی کہ آپ کو تعلیم قرآن، حدیث، سنی و اہل سنت
شکین پر عمل کرنا ہوگا۔ حضرت علیؑ نے ہم ایسا دیا کہ: میں تعلیم قرآن اور حدیث رسول پر عمل
کردوں گا لیکن سیرت شہین پر عمل نہ کروں گا۔ اس کے لئے آپ نے ایک سی ٹھوس اور غرضی دلیل
پیش کی جس کی دوسری مثال منطق کی دنیا میں نہیں ملتی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ: اگر
سیرت شہین مطابق تعلیم قرآن اور احادیث رسول ہے تو یہ شرط ہی بجا رہے۔ اور اگر
سیرت شہین مطابق تعلیم قرآن اور احادیث رسول نہیں ہے تو یہ میرے لئے قابل عمل نہیں
اس غرضی دلیل کو انگریزی میں دیکھا (www.) کہتے ہیں اس قسم کی دلیل میں
ہمیشہ غلط ہے اور اس سے یہ نکلے کہ وہ شخصوں کا تذکرہ تبرک کی حیثیت سے کریں اور مغربی
میں لکھا جاتا ہے وہ ایک دوسرے کی تضاد نہیں ہوتیں۔ میں ایک دوسری شے کے یہ کہتا ہوں
انکھان ہوتا ہے لیکن باب مدنیہ العلم نے ہواں پر دو شخصیں ایسی متضاد کہیں کہ دوسری شے یہ

ہونے کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ اس لئے حضرت علیؑ کی دلیل قطعی ہوئی کہ اس کو
 پر بھی بالکل صحیح اور درست ہے کہ اگر شقوق کا سرسبز و اشیاات اور انھیں کے مابین واقع جو
 یعنی ان اور انھیں میں سے کوئی ایک چیز ایک وقت درست ہو سکتی ہے نہ دونوں درست ہو سکتی
 ہیں اور نہ کوئی تیسری ہو سکتی ہے۔

دوسرا بیان گاہ اعتراض کی سلام کو حضرت محمدؐ نے ہی ہاشم کے اقتدار کے لئے ایجاد کیا
 ہے اس کا ایک جواب یہ بھی ہے کہ اگر بنی ہاشم کی طبیعتوں میں اقتدار پسندی ہوتی تو حضرت
 علیؑ تیسری مرتبہ اپنی ہر ایک مخالفت نمایاں کر دیتے کہ نہ تھکا دیتے کہ میں سیرت شریفین
 پر عمل نہ کروں گا۔ چنانچہ ان کی زبان کا وہی عذر سے ہٹا تھا اس وقت یہ کہہ دیتے کہ ہاں میں
 سیرت شریفین پر بھی عمل کروں گا اور اس کے بعد صرف انھیں باتوں پر عمل کرتے جو منطقی
 عظیم قرآن اور احادیث رسولؐ ہوتیں باقی کو نظر انداز کرتے وہی عذر کو مسترد کر لینے۔ میں
 کیا قباحت تھی۔ مخالفت عمل جانے کے بعد کرتے وہی جو میں کہتا رہا۔ تو حضرت علیؑ صرف
 اس وقت کر سکتے تھے جب ان کو منصب اور اقتدار کی طمع ہوتی۔ بقول حضرت عمرؓ حضرت علیؑ
 دونوں کو مسلمان بناتے۔ یہی ان کی مخالفت کا کام ہوتا اس لئے حضرت علیؑ اس بات کا اقرار
 کر کے کہ میں سیرت شریفین پر عمل کروں گا دنیا کو اس دعوہ کو یہ نہیں ڈالنا چاہتے تھے کہ
 سیرت شریفین قرآن اور احادیث کے بعد مسلمانوں کے لئے قابل عمل چیز ہے خود حضرت
 عمرؓ حضرت علیؑ سے مشکلات کے موقع پر مستور لیں اور اب بعد وفات حضرت عمرؓ
 علیؑ سے انہی بات یہ کہی جاتی ہے کہ آپ کو سیرت شریفین پر عمل کرنا ہو گا۔ اگر مرزہ ہوتے
 تو وہ خود اس شر را کو لغو اور مہمل کہہ دیتے۔

اگر سیرت شریفین قابل عمل ہوتی تو وہ مخالفت اول اور دوم میں ملکی فتوحات کی
 اہموں میں حضرت علیؑ کی ذرا لغتار کبھی تو پیام سے نکلتی حضرت علیؑ ملک گیری کے

ہوں اور ان کے اپنے انکسوں سے دیکھ چکے تھے اور وہ مہانت تھے کہ ان
دنیاء میں امن کا یہ نظام بیکر آیا ہے۔ لکھنوی اس کا نشان نہیں ہے، نہ انوں
کو اور نہ اسلام کا اور میں مقصد ہے، تہذیب ملک کے لئے جہاں جہاں قرآن کا
تعلیم کے مخالف ہے۔

جسٹس امیر علی تھے ہیں، — بہادر اور عدالت والے، لیکن وہ یہ نہیں
تو لے دیکھ دیکھ کر غلیظ دماغ اور بے وقوفی، جب دیکھنے کا سبب پوچھا گیا تو یہ
کہ اس مال غنیمت میں اپنی قوم کی آئندہ تباہی دیکھ رہے تھے، آپ کا خیال وہ
تھا کہ انگریزوں کی فتوحات نے آئندہ انھیں کھاتہ شادی، سادگی اور پیشہ
مندی سے محروم کر دیا، یہی وہ خصوصیات تھیں جو ان کی فتوحات کا سبب بنی
تھیں، حضرت عمر نے مال غنیمت کو دیکھ کر روک دیا، یہ ثابت کر دیا کہ
ملکی فتوحات کی پالیسی قوم کی آئندہ تباہی کا باعث ہوگی، پھر حضرت علی اس پالیسی
پسینے عمل پیرا ہوئے جس کے منکب اخراجات کا قائل خود اس کا موجد یعنی حضرت
عمر ہو چکے تھے، حضرت عمر کا اپنی ملک گیری کی پالیسی پر گریہ کرنا اور اسے مسلمانوں
کی تباہی کا سبب سمجھنا بالکل حق بجانب تھا، ہم حضرت عمر کے دیکھنے کو بظن
استحسان دیکھتے ہیں، مال غنیمت میں مسلمانوں کی تباہی کا دیکھنا حضرت عمر کی
عاقبت میں تھی، اس مال غنیمت کے پارہ نے قوموں کو دین اسلام قبول
کرنے پر آمادہ کر دیا، انھوں نے اسلام کے اندر اقرار کر لیا، حضرت عمر جس بات
پر روئے اسکی روک تھام نہ کر سکے، اس نے اسلام کی تباہی کا آغاز ہو گیا، انھوں
کی محنت برباد ہونے لگی، تباہی مچ گئی، پھر شرع ہو گئے، سیرت غنی کی شرح
سرت اس فرض سے لگائی گئی تھا کہ حضرت علی اس کو ماننے سے انکار کریں گے

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت علیؑ نے انکار کیا۔ عثمان نے منکوحہ کیا۔ خلافت
بنی امیہ میں آگئی۔

بنی امیہ کی سنی فطریہ | بنی امیہ بھی نام تھا مقدار میں کرنے کی کوشش
کیا کرتے تھے اور سازشوں سے درست رہتی تھی اب ان کو یہ فکر پیدا ہوئی کہ عثمان
کی خلافت کا ایسا ہی ہے۔ مسلمانوں کی گورنری شام میں برقرار ہے۔ برسرِ اقتدار آجائے
گے بعد اب جی امیر نے ان سب لوگوں کی مانگیں سچے کی جانب ٹھیننا شروع
کر دیں جن کو وہ کسی طرح سے بھی اپنا مخالف یا منظر ہاں مقصود کرتے تھے

یہ سفیان کی بہادر کباد | عثمان کی خلافت کی خبر سن کے ابوسفیان دوڑا ہوا
آیا اور عثمان کی خدمت میں اپنی دلی بہادر کباد پیش کر کے نصیحت کی۔ تیماردہی
کے بعد خلافت تھ کر لگئی ہے اس کو گیند کی طرح گردش ہے اور بنی امیہ کو اس کی
بیمیں بنا اور مرث ملک ہے۔ میں جنت و نار نہیں ہانتا۔ مرث خیال باتیں ہیں
اسکے بعد بنو امیہ کو بھی کر کے کہا۔ اس وقت عثمان کا راج ہے جقدر مال کھا
سکتے ہو کھاؤ۔ پھر ایسا ہوتے شاید آگے۔

بنی امیہ کی بھین | بڑے گرگ باران دیدہ ابوسفیان کی نصیحت پر
عثمان نے پوری قوت اور سختی سے عمل کیا۔ عثمان کا سکریٹری مروان تھا جسے آنحضرت
نے عہد شکنی کرنے پر ایک مرتبہ مکر سے خارج کر دیا تھا عثمان منیفی کی وجہ سے
کچھ کام نہیں کر سکتے تھے اس لئے خلافت کا پارا کرنا دھڑا مروان ہی تھا۔
جنس امیر ملی کھتے ہیں۔ کہ حضرت عثمان نے حضرت عمرؓ کے مقرر کردہ بہت سے
عہدہ داروں کو سزوں کر کے ان کی بکرا اپنے خاندان کے ناہنجورہ کارگوں کو مقرر
کر دیا۔ ان نے عہدہ داروں نے مسلمانوں پر نادرہ سختیاں کرنا شروع کر دیں

نتیجہ یہ ہوا کہ بنی امیہ کی ان ٹٹنی اور ناجوزہ کا زہنوں کے مقابلہ سے ناکستہ اگر غفلت
 مقامات سے غلط کے آپس سے غلط لکھیں پیکر دھڑا آئے۔ ان کا مطالبہ تھا کہ یہ بنی امیہ
 کی بعض اپنے حدود پر سے بنائی جائیں اور ان کے مقام پر وہی پڑائے تو یہ کار عمل
 مقرر کئے جائیں جن کو حضرت عمر نے مقرر کیا تھا۔ مطالبہ جائز تھا اس لیے سو حکم دلا سا
 دیکر واپس کیا۔ اور میں انھوں نے مردان کا ایک خط لکھو دیا جس پر غلط کی بھی مرالی ہوئی
 تھی اور جس میں سو یاں گزر درمل کر، ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اپنے علاقوں کے وفد
 کے ارکان کو قتل کر دیں۔ لکھا دیا اور دنا کا یہ خط دیکھتے ہی اچانک جھولہ ہو گئے تو
 وہیہ واپس آئے عثمان سے مطالبہ کیا کہ وہ مردان کے ارکان وفد کے حوالہ کر دیں۔

قتل عثمان | بعد ازاں کہنے لگے کہ میں تمہارا اپنی خلافت کی سہا برہم

یہ سچ بیسی صدی کا واقعہ ہے۔ ان کی مخالفت کا پورا مقصد یہ تھا کہ ان کا انوکھا رویہ
اس پر اور انوکھا دیکھ کر ان کے عقائد کو ٹھیکہ لگایا جائے۔ ان کی مصیبت کی گھڑی میں بنی امیہ کی
سینیں اپنے خاندان کے خلیفہ جس کے بدولت اپنے حدود پر فائز ہو گئے تھے
اور جس نے ان کے لئے بیت المال سے بڑے بڑے وقفے مقرر کر دیئے تھے پھر ان کے
شام کی عروت چلتے پھرتے عثمان بنی امیہ کے خلیفہ بنی امیہ کے خلیفہ عثمان کے لئے
بند کر دیا۔ جب اس کی خبر حضرت علی کو گئی تو آپ نے بنی امیہ کے خلیفہ عثمان کے لئے
حسن اور حسین کے ہاتھ مشکون میں پانی اور کھانا بھجوا دیا ہے بنی امیہ کا کردار بڑا
دیکھ کر بنی امیہ کے افعال حسنہ۔ بلند اخلاق۔ ارشاد اور عفو کی استمراری صفتوں نے
بنی امیہ کو بنی امیہ کے اہل بیت کی بددلیلیوں کو دیکھا۔ بنی امیہ کو بھروسہ اور مشاہدہ ہے
یقین کامل ہو گیا تھا کہ ہم جتنی بھی بنی امیہ پر ذلتیاں کریں گے ان کو وہ عفو
کر دیں گے۔ ان کے انتقام کا خیال بھی بنی امیہ کے دل میں کبھی نہ آئے گا۔

حضرت عادل کی جنت | عثمان کی اہل و عیال سے تنگ آکر مسلمان ایسا

عہدہ عادل کی جنت | عادل خلیفہ چاہتے تھے جو بیت المال سے اپنے سگے
بھائی کو بھی ان کے حصے سے زیادہ نہ ملے اور اگر زیادہ طلب کرے تو اپنا حصہ دینے
اس سے بھی زیادہ مانگے تو گرم و ٹھنڈا ہوا سرخ و ہادکھا کر عذابِ جہنم کو یاد دلانے
ان مصیبت کی حامل صرف ایک ہی انتداب پسندوں کو حضرت علیؑ نظر آئے اس لئے
ان کے در و دولت پر مجموعی طور سے مامور ہو کر آپ کو خلافت کا چارٹا لینے پر مجبور کیا
اس طرح حضرت علیؑ خلیفہ مقرر ہو گئے۔

معاویہ کی معزولی | اگرچہ مورخ حضرت علیؑ پر سیاست میں تہذیب کا الزام
سوجھ سے لگاتے ہیں کہ آپ نے معاویہ کو شام کی گورنری سے معزول کر دیا اس کا منسل
اور مسکت جواہر میں اپنے ایک مستقل مضمون بعنوان "سیاست علیؑ" میں لے چکا ہوں
میں پر مختصر یہ مختصر کرنا ہے کہ معاویہ کی معزولی کا مطالبہ انقلاب پسندوں اور
ارکان و فوج نے کیا تھا اس لئے بموجب ان کے مطالب کے آپ کو معاویہ کو معزول
کرنا ہی پڑا۔ اگر آپ معاویہ کو اس وقت معزول نہ کرتے تو آپ کو بعد میں اسے معزول
کرنا پڑتا۔ کیونکہ یہ مالکِ اشتراء و غیرہ کی طرح آپ کے احکام اور آیات کی پابندی
نہ کرتا۔ وہ ہول اسلام پر عمل نہ کرتا۔ اسی لئے وہ حضرت علیؑ کی اسلامی ہدایات سے
تنگ آکر آپ سے بغاوت کر بیٹھا۔ حضرت علیؑ کی سیاست دنیاوی دینی بلکہ بقول
حضرت عمرؓ وہ مسلمانوں کو چکا۔ سچا۔ خالص مسلمان بنانے والی تھی۔ اس بنا پر بھی
معاویہ کو معزول کرنا ہی بہتر تھا۔ حضرت عمرؓ نے معاویہ کو شام کا گورنر بنا کر بہت ہی
سیاسی فطرت کی تھی اسوجہ سے اس کا جلد تر تداریک کرنا حضرت علیؑ پر فرضِ اولین
تھا حضرت علیؑ اگر معاویہ کو وفود کے مطالبے کے خلاف گورنری پر بحال رکھتے تب بھی

معاویہ حضرت علیؓ سے بغاوت کرتا۔

کوڑا مارا علاؤ الدین نے اس کو مارا اور اس کا لہر گونہ تھا اس نے حضرت علیؓ نے فوراً گونہ کر لیا
اور علاؤ الدین بنا یا جس سے مولانا علیؓ کے اعلیٰ تدبیر کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ کوڑا اس وقت
ایک گلزار تھا۔ یہاں پر ہندوستان، عراق، چین، ایران، آرمینیا، یونان
کریک، شام، فلسطین، عجم، عرب و غیرہ کے کھروان کے راستے گزرتے تھے۔
اس لئے یہ ایک بڑا تجارتی مرکز تھا۔ دربار اور دفاتر کلاں اور میانہ تھے اور
بڑا ذخیرہ تھا۔ اس لئے یہاں چم، جہاز، کھجور اور پھلوں کی ابھی فصلیں تیار
ہوتی تھیں۔ پیداوار کی کثرت تھی تو آبادی بھی زیادہ تھی۔ دشمن پر اگر معاویہ کا
قصد تھا تو مولانا ابیہ حضرت علیؓ دشمن ہی کو اپنا دارا علاؤ الدین بناتے لیکن اب وہ یہ نہیں کر سکتا
اور ہرگز خلافت کے لئے ستر تمام تھا اس کو اور علاؤ الدین بنا یا۔ اس کی بدولت آپ بیگانہ
نہیں اور بیگانہ بعضی گھریبی سے لڑتے۔

دشمن کی ہوا میں آبادی نے ہیشہ اپنے مخالفان کے حاکم کی اطاعت کی اور نفایت کی
لیکن کوفیوں نے عدلی کے بیگن کو بھی مات کر دیا۔ ادھوں نے وہی مسئلہ مزاجی۔ جو قاضی
اور علماء میں رہا اس کو نا کامی حاصل کی۔

سرنے کی پہاڑیہ لڑتے تھے اور غمزدہ آئے۔ شام کی گونہ سے
سارے کو غمزدہ تھے۔ اس سربل کی اطلاع تھی جہاں سارے نے حضرت علیؓ سے جنگ کی
تیاریاں شروع کر دیں۔ شام، مصر، فلسطین میں گشت لگنے کے لئے ایسے مقرروں کو مقرر کیا
جو عثمان کا خون آلود کر دیں اور ان کی زوہر کے لئے ہوئے داتا دکھا کر لوگوں کو حضرت علیؓ کے
بغاوت پر آمادہ کرنے لگے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر عثمان شام میں جیتے تھے تو ان کا قتل ناممکن

ہوتا اور اگر کسی ہسرت سے قتل بھی کر لیتے جاتے تو فرار ہی معاویہ کی مخالفت تھا، معاویہ جہاں
معاویہ کو اول جہاد کی کہ اور سر سے اس کا بھی قسم تھا کہ مخالفت نہ واسیت نہ خواہم میں ہو چکی
معاویہ تو یہ سوچتا تھا کہ عثمان کے بعد تو مجھے ہی خلیفہ ہونا چاہیے تھا، یہ علی کیسے قریب
کھینچ گئے۔ عثمان کے خون سے گود دانتے کرتے کہاں مل سکتے تھے جو ہر شہر میں بانسوں
پھیلنے لگے، علی کو دکھائے جاتے، حملے بکری کے خون سے کام لیا گیا اور جند کرتے
اس خون میں دانگ اور مختلف شہروں کو خیرم کر دینے گئے ان کو دکھا کر قتل عثمان پر غرہ کیا
جاتا تھا، آج ہم حسین میں گریہ کرنا اور گریہ کرنا حرام کہا جاتا ہے۔

عمر بن خطابؓ نے اپنے واسیے بازو عمر بن الخطابؓ کو حسب
حضرت علیؓ کے خلاف جنگ نہ فہم میں اپنی دوسرے لئے
کہا، تو اس نے معاویہ کو لکھا: اے معاویہ تمہارا خط آیا تم چاہتے ہو کہ میں اسلام سے
خارج ہو کر تمہارے ساتھ گمراہ ہو جاؤں اور باطل کی مدد کروں اور میرا مونسین حضرت
علیؓ کے مقابلہ پر تلواریں چنوں حضرت علیؓ پر یہ الزام کہ انھوں نے لوگوں کو قتل عثمان
کی ترغیب دی یا نکل جھوٹ، مکاری اور گمراہی ہے۔

جنگ جملہ
معاویہ اپنی پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کرتے کے لئے سردار اپنے
کروہ کے قریب تھے کہ میدان میں حضرت علیؓ کے مقابلہ پر آ گیا، حضرت علیؓ کی قوت پر
پانی بند کر دیا، ایک شہر نے معاویہ کے چہرہ واروں کو مار بھٹکایا، گھات پر قبضہ کیا لیکن معاویہ
کا حریص حضرت علیؓ نے شامیوں پر اپنا بند کرنا حضرت علیؓ نے معاویہ سے کہلا بھیجا کہ
مسلانوں کو قتل عام کرنے سے کیا فائدہ کہ جو کہ مقابلہ کے لئے میدان میں نکل آئے اور فیصلہ
ہو جائے معاویہ ایک سیانا تھا جیلا کہیں کوڑی شیرزبر کے مقابلہ میں آ سکتی ہے؟

معاویہ نے اس سے انکار کیا۔ یہاں پہلی اور حضرت علیؓ کے حق میں فتح ہونے والی تھی
 کہ عروا بنی انصاریہ نے یزیدوں پر قرآن کے اُھاق لگا دیے حضرت علیؓ کی لاف کے مبادی
 اس حکایت کو بھانسنے سے بھی نہیں بکے اسلئے حضرت علیؓ کو جنگ و قتل کی پارتی فیصلہ
 کرنے اور حکم مقرر کرنے کے عروا بنی انصاریہ نے عیاری سے معاویہ کے حق میں فیصلہ صادر کیا
 اسلئے کہ یہی عروا کے بعد حضرت علیؓ کے مراقبوں پر مسکھ ہونے میں حالت نماز میں جب قرعہ
 اپنی بلونے نہرا آؤ تو عروا سے حضرت کھائی۔

جب یہی علم گرفتار کے ہو گیا تو پیس کیجہ سے
 حضرت علیؓ کا ہاتھ ناکل کرنا تو تھا اسلئے آکھوں میں ملنے پڑے تھے حضرت علیؓ اور
 سے بھی تھے۔ رخص بھی تھے۔ پیس کی شدت میں قتل کیے چند اسے شربت پلایا۔ پھر اپنے
 فرزندوں سے اسکی بیوی غشی کی سفارش کی اسلئے بعد انتقال فرمایا۔

سید حسنؒ | ابن کوفہ نے سفوف عروا سے حضرت امام حسنؒ کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔
 اس نے معاویہ نے آپ پر حملہ کر دیا اسلئے عروا کو روکنے کے لئے امام حسنؒ تھیں کی کمان میں
 فوج روانہ کی اور خود میدان پر پہنچے۔ وہاں معاویہ کے پانچویں کالہم نے یہ انواہ اٹھادی
 کہ تھیں اسلئے آگئے اسانکی فوج نے شکست کھائی۔ اس انواہ کے سنتے ہی اہل وائل
 نے ہڈیاں گروی حضرت امام حسنؒ کے نیچے کے ساان کو بونا اور ان کو شہید کرنے کی فکر
 کرنے لگے۔ مختصر یہ کہ حضرت امام حسنؒ نے معاویہ کے پیش کردہ جھوٹوں کا منظر کرنا ہی
 مناسب سمجھا۔ یعنی یہ کہ معاویہ کے بعد حضرت امام حسینؒ خلیفہ ہوں گے انصاریہ اور دستداران
 علیؓ کو کسی قسم کی ایجاد پہر نہائی جائے گی۔ سید کے بعد امیر معاویہ نے بعد کو یقین لایا کہ بعد
 وفاق حسنؒ میں اپنے ولیہ کے ساتھ تیری شادی کر دیں گا۔ زید کی زانی بننے کے پالاج میں
 بعد نے اسر معاویہ کے جیسے ہوتے۔ ہر سے آپ کا کام تمام کر دیا مگر معاویہ نے یقین دہانہ کر لیا

گھر پر مورچوں کا سراج عین گیتن تھتا ہے۔

مکمل تعداد | - دیکھو اسلام آباد بھارت کا بیٹا اور اس کا ہندو جگر بخارہ کا قرینہ
جسے امیر مکران کا بھیر جیلا اور ان کی ٹیگروں کو کلات کو تلو بند بنایا اور اپنے گھر میں بیٹا
ایسے والدین کا فرزند جسے رسول کا وارث امیر المومنین اور خلیفہ المسلمین بن بیٹا۔
اپنی خلافت نیز اپنے جد خلافت کے گیند کو اپنے ہی خاندان میں میرے پھیرنے لگے
مگر یہ میرا اس کے باپ ابو سفیان نے عثمان کو خلافت ملنے دینے کی نصیحت کی تھی۔ معاویہ اور
نے یہ سب ذریعہ اقدام کئے۔

۱۔ مقدامان خلافت کا قاتل کرنا جیسے حضرت علی کا قتل حضرت حسن کی زہر و فاقہ
سے شہادت حضرت حسین کو تین دن کا بھوکا پیاسا بیت ذکر کے پرانے کرنا۔
۲۔ دست اراج اہمیت کو چن چن کر قتل کرنا۔ جیسے مسلم افغان۔ بتر شہداء کو بڑا
دین کے سترہ سو سال۔ مہاجر و انصار رسول۔

۳۔ جن کے قتل سے ہنگامے کا اندیشہ تھا ان کو زہر و فاقہ سے شہید کر دیا جیسے حضرت
رام حسن۔ مالک شتر و غیرہ وغیرہ۔ اور بنی امیہ کے ۱۱ مصنف مزاج غلبہ۔ معاویہ دوم
اور عمر ابن عبد العزیز بھی زہر سے مارے گئے۔

۴۔ ملکی عہد سے بنی امیہ کی بیخوں کے علاوہ کسی دوسرے قبیلے کی فرد کو دستہ پائی
جس کی ابتدا حضرت عثمان نے کی۔

۵۔ دست اراج اہمیت کو مال عالین مسترد کر دیا کہ وہی ذکر سائنس کی زندگی و بال ہو گئی۔
۶۔ بنی امیہ کی مخالفت کا کسی پروردگار بھی شبہ نہ تھا تو اس کا زہر سے قاتل کیا جاتا تھا
تبدو بند میں مشاغل لایا جاتا تھا یا دھواں و دھواں میں چن دیا جاتا تھا۔

۷۔ اہمیت کے دھج کرنے والوں کو جبر جناک سزا دی جاتی تھی جسے علی کی مرج

علاج کے اور بار میں ایک مرتبہ شام کے وقت امیر و خاندان کے اور قریبی
 کھانا کھانے کے بیان کیا کہ ہم کو یہ مطلق خبر نہیں کہ سوائے بنی امیہ کے رسول اللہ کا
 کا کوئی عزیز قریب اور اہلیت اور اہل ہے جو حضرت کا وارث ہوتا ہو۔
 ایک مرتبہ ایک مقام پر شام کے چند اہل علم حضرات علی کے متعلق گفتگو
 کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ تم علی کے بارے میں کب تک تحقیقات جاری
 رکھو گے۔ سنو میں تم کو بتائے دیتا ہوں کیا اعلیٰ فاعل کے باب نہ تھے؟
 جب اس سے پوچھا گیا کہ فاعل کون تھیں؟ تو جواب دیا کہ رسول کی بیوی۔
 پھر پوچھا علی کا اہل کیا واقعہ ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ وہ غزوہ حنین میں بھل گیا تھا
 قتل ہوئے؟

ابو الحسن مائنی کتاب الامارات میں روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان
 کیا کہ جب میں شام میں تھا تو میں نے کسی کا نام علی حسن اور حسین پر نہیں سنا جس کو
 دیکھتا تھا۔ اس کا نام معاویہ، ولید، یزید کے نام پر پاتا تھا۔ ایک روز دوران
 سیاست میں ایک شخص کے پاس گیا اور باہنی طلب کیا اس نے اسے علی حسن کے یہ
 کہہ کر پکارا۔ مجھے تعجب ہوا اور پیچھے گھا کر اہل شام تو یہ نام نہیں رکھتے۔ تم نے کون
 رکھے ہیں؟ جواب دیا یہ کہتے ہو شامی اپنی اولاد کا نام خلفائے نام پر رکھتے ہیں لیکن
 اس میں ایک خرابی یہ ہوتی ہے کہ جب کسی رو کے کرب شتم یا لعن و طعن کرنا پڑتا ہے
 تو خلفائے نام پر واقع ہوتا ہے اور یہ بے ادبی ہے اس لئے میں اپنی اولاد کو دشمنان
 خدا کے نام پر پکارتا ہوں کہ جب ان پر کرب شتم یا لعن و طعن کروں تو اس طرح دشمنان
 خدا پر لعن اور سب و رقع ہو۔ یعنی اہل شام کو یہ یاد رکھا دیا گیا تھا کہ منافقانہ حضرت
 علی حضرت حسن و حضرت حسین و دشمنان خدا ہیں اس لئے ان پر کرب شتم جائز اور باعث

تو اب ہے اور اس سے کہانی اپنی اولاد کے نام حضرت علیؑ سے لے کر حضرت حسینؑ
لے کر ان پر نہیں لکھتا تھا۔ اور حضرت بنو امیہ اب تک تمام جو اس مروج معاویہ نے دنیا
کو اہمیت کا دشمن اور اسوی (عہدہ عہدہ) یعنی بنی امیہ پرست بنا دیا تھا۔

امیر معاویہ کے قبضہ میں بھرا دیا تو اس سے سلسلے سند حد تک کی قمار سلطنت علی
اس کے مراحم۔ ابیہیرا۔ یونس۔ طرامس۔ مصر۔ شام۔ فلسطین۔ عجم۔ عین۔ عرب
عراق۔ ایران۔ خراسان۔ سندھ وغیرہ کے بہتر ہزاروں پرے حضرت علیؑ سے تھے وہ مالیر
سال تک یعنی سترہ سے سترہ تک کیا گیا۔ ایک مرتبہ کسی شاہ شامی امیر سے
دریافت کیا کہ بہتر پر امام ہامت، خلیفہ جی ہو تو اب کو کس کرنا ہے وہ کہنے لگے ہ
اس شاہی امیر نے جواب دیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ امام فتن کے چوراں میں سے ایک چاہتا
بہتر ہزاروں کے بہتر ہزار خلیفہ اور ان خلیفوں کے خلیفے تھے وہ ان میں سے ایک تھے
ایسا دعا جو حضرت علیؑ کو کم از کم چھ خلیفہ یا تسلیم کرتا ہو۔ کیونکہ اگر محمد معاویہ کے سلطان
حضرت علیؑ کو عام طور سے اپنا چھوٹا خلیفہ مانتے ہوتے تو خلیفہ میں سب دشمن کو کسی طرح بددشت
نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ مستند حدیث ہے کہ جس نے علیؑ کو بڑا کہا اس نے رسولؐ کو
بڑا کہا۔ اور جس نے رسولؐ کو بڑا کہا اس نے خدا کو بڑا کہا۔ یہ ایسے مسلمان تھے جو حضرت
علیؑ کو معاذ اللہ دشمن خدا سمجھ کر اللہ پر سب شتم جہاز بکھتے تھے دنیا کو اسلام اور بنی ہاشم
کا مخالف اس حد تک بنا دیا گیا تھا کہ شاہی معاویہ ہی کو ان حضرت کا قریب ترین عزیز
سمجھ کر مقدار خلافت بکھتے تھے۔ اہمیت کے قصائل مناسے۔ نام مناسے اور ان کو دشمن
خدا کہہ کے مصلوب کیا جو لوگ حضرت علیؑ، حضرت حسنؑ، اور حضرت حسینؑ کی صبح پوزیشن نے اتنے
تھے ان کے منہ پر سونے چاندی کے قفل ڈال دئے گئے تھے یا قید و بند میں رکھ کر زندگیاں
ختم کر دیں۔ یا ان کا کام زہر و مخمر سے تمام کیا۔

معاویہ بن ابی سفیان کو فکا گورنر تھا معاویہ نے اسے معزول
 کر کے اپنی بیٹی کا نکاح کیا اس نے حیدر میں تاخیر کی
 معاویہ نے پوچھنے پر معاویہ نے باز پرس کی تو معاویہ نے جواب دیا کہ میں ایک
 ست ہفتے کا کام کو انجام دے رہا تھا معاویہ نے پوچھا وہ کونسا کام تھا معاویہ نے
 معاویہ کے دل کی دکھتی ہوئی رنگ پکڑ کے کہا کہ تیرے بعد تیرے بیٹے نے یہ سب کی بیعت
 اٹھایا معاویہ نے پوچھا کہ تم نے یہ کام کر لیا ہے معاویہ نے جواب دیا کہ ہاں
 بلکہ اب معاویہ نے کہا کہ اپنے منصب پر واپس جاؤ اور اس کام کی تکمیل کرو
 معاویہ جب دربار سے واپس نکلا تو اس کے ساتھیوں نے پوچھا کہ کیا گداری
 معاویہ نے جواب دیا کہ میں نے معاویہ کے پیر ایسی گراہی کے حال میں چھانسنے ہیں
 اب یہ تمام تک اس سے کل نہیں سکتے معاویہ کا پھیلا ہوا مال آج کی آسج
 اب تو ٹھیک نظر آ رہا ہے عراق اور خراسان کے گورنر زیاد نے بھی اپنے ملکوں میں
 یہ بد کی بیعت حاصل کر لی اب معاویہ نے شام کے دربار میں یہ بد کی
 معاویہ کا اعلان کر دیا پھر مروان حاکم مدینہ کو خط لکھا کہ اہل مدینہ سے مدینہ کی
 خلافت کی بیعت لے لے۔

حضرت مروان نے اہل مدینہ کے سامنے معاویہ
 عبدالرحمن بن ابوبکر کا اعتراض کیا کہ ان سنا کہ یہ کہا کہ معاویہ کا ارادہ ہے
 کہ وہ ابوبکر کی طرح اپنے بیٹے کے لئے یہ بد کو اپنا جانشین مقرر کر دے تو ابن ابوبکر
 نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہ ابوبکر کی سنت نہیں ہے نہ ابوبکر نے اور نہ عمر نے اپنی اولاد کو
 ولیعہد بنایا تھا یہ سنت تو قیصر و کسریٰ کی ضرور ہے
 حج کا بہانہ اہل مدینہ کی مخالفت کا عہد ہوتا ہے حج کے نام سے

عاشق میں معاویہ و زید چڑھا کر ان کی دلجوئی کا اعلان کیا معاویہ اور خواص سے
 بیعت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ معاویہ بن ابی سفیان کی بات سے حضرت حسین کو
 ہی غیظ ہوا چاہئے تھا اس کے بعد نہ سے بیعت ہونے کی اسی فکر تھی اب اگر
 امام حسین خود ہی زید کی بیعت کئے بیٹھے ہیں تو معاویہ کی شرط ہی بیکار ہوئی جہاں
 سب امام حسین کے ساتھ عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمن بن ابی بکر نے بھی شدید اختلاف
 کیا۔ عبداللہ بن زبیر نے معاویہ کی قسم کے جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں ایک لاکھ آدمی
 کی دشمنی تو کھلم کھلا زید کی بیعت کر لی، یہ وہی بزرگ ہیں جنہوں نے حضرت
 کی بیعت سے انکار کیا تھا۔ مع دنیا بڑی بڑی چیز ہے۔ دیکھئے بیت المال کو
 اور یہ اس طرح ایمان کے خریدنے میں مروت کیا آیا۔

معاویہ نے حضرت امام حسینؑ کو بلا کر زبیر اور عبدالرحمن بن ابی بکر کو بلانے
 کی غرض سے لاف بہت ڈرایا۔ دھمکا دیا کہ کیا آپ جو لوگ آخر میں معاویہ سے ایمان
 بزرگوں سے کہا کہ اگر وہیں شام کو قمار سے بیعت سے انکار کا علم ہو گیا تو قتل کر دیا
 گئے اس بہانہ سے اس نے ہر سزاوار اعلان کر دیا کہ ان سب نے زید کی بیعت کر لی ہے
 معاویہ کا یہ بھڑکا اعلان عائشہ کو سخت ناگوار گذرا اور معاویہ کو ایسے سخت الفاظ
 سنائے کہ جس کی پاداش میں معاویہ کے ہاتھوں کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا اس وقت مروت
 بنی امیہ کے پجاری زندہ رہ سکتے تھے۔ مروت بنی امیہ کی سیاست جس کا معاویہ کی
 موت تک عروج ہوتا چلا گیا۔ لیکن وہ فرزند رسول سے کسی قیمت پر اچھے آدمی
 سے بھی زید کی خلافت کے لئے بیعت حاصل نہ کر سکا۔ یقیناً ہر شخص کے ایمان
 ایک قیمت ہوتی ہے۔ جب اسے وہ قیمت مل جاتی ہے تو رک جاتا ہے اور پھر
 پھر وہ فرزند رسول سے بیعت نہیں جاری ہے فرزند رسول کو ان کے زمانہ کی سب سے

میں عظمت اور عظمت فریاد کی ہر آپ کو فریاد کی کوشش میں خود انکار دیا
 مل گیا۔ بس عورت کی پہچان ہے۔ اسے قید و بند قتل غارت لالچی چاہیے اور
 لالچیوں کی بارش و عجب نہیں کر سکتی، اور دوست، عورت، امارت، ریاست
 و دولت منصب اور احمادوں کی طرح میں اپنے مقدرات میں نہیں سکتا۔ دوسری
 قیمت پر بھی بدی سے مصافحت نہیں کر سکتا۔

یزید کا تعارف

یزید کے دادا اہل بیت کے پڑا پوتا ابو سفیان مشہور معروف اسلام کا دشمن تھا۔
 اسلام کو آنحضرت کو ایک دھوکا بھگاتا تھا۔ اور اس کے نکلیت ہی مجبوری کے عالم
 میں اسلام قبول کیا تھا جس وقت اسلام کا لشکر یردن کو خیمہ زن ہو گیا تھا کہ سنے
 آل کی بد شہنشاہی اور ابو سفیان انھیں مال کے لئے مجبور کیا۔ ابو سفیان مکہ سے باہر
 نکلا ہی تھا کہ حضرت عباسؓ پہنچے، اسے پہچان لیا اور اسے پکڑ کر آنحضرت کی خدمت
 میں حاضر کیا۔ ابو سفیان نے اس کی کہ اس کی لائیت اس قدر لاؤں جو گئی ہے
 کہ اب اس کا مقابلہ کرنا دشوار ہے۔ وہ سب سے اس وقت یہاں کچھ ایسے لوگ کھڑے ہیں جو
 مجھے بغیر قتل کئے نہ چھوڑیں گے ان مجبوروں سے ابو سفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ مرنے
 کا کرتا۔ مگر وہ انسان کو بے بسی میں سب جہ کرنا پڑا ہے۔

یزید کی دادی حنان یزید کی دادی حنان بنت وہب جو ابو سفیان سے پہلے کسی
 شہر کی قبائلی رہنما تھی اور کسی بار اس پر زنا کا الزام بھی لگ چکا تھا۔ میدان
 آندہ ہیں وہ شکر کفار کے ساتھ ساتھ اپنے اٹھائے ہوئے پندہ لیاں کھول کر اور ذات بجا کر
 اپنی سہیلیوں کے ساتھ قریش کے فوجیوں کو جوش و لہر ہی تھی کہ شکر اسلام پر وہ مل کر رہی

[illegible]

یہ ہے کہ اخلاق و عبادت

ہو اتار دھاتیں نراری نہ یہ تو دار عبادت و فرمانروا ہو کر

اور یہ ہے کہ یہ ہے باہر ہو گیا۔ اور جس کھل کر وہی کہ

شادی کوئی حسین عورت ایسی ہوئی جس کے چہرے پہ ہر چہرہ پہیاں سوسیلی ماں کوئی
 امانت نہ چھوڑا۔ حد یہ ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ سے عقد کر چکی و اسٹیج کی گٹھوں سے
 مود و لب۔ شہر نج۔ گھوڑوں۔ مرغ بازی اسکے معمولی مشغلے تھے۔ ہونڈوں بعد لوطیوں
 بلکہ شراب نوشی کرتا تھا۔ ہندوں کو عورتوں کا لباس پہنا کر۔ گھوڑوں پر بازاروں میں چراتا۔
 جنت اور دوزخ سے صاف انکار کرتا تھا۔ اسلام کو برا کہتا۔ عابدین اسلام کو برے کہتا
 سے یاد کرتا تھا۔ نادر فیروز سے اسے کوئی سروکار نہ تھا۔ اگر کبھی نادر پر بھی بھی توفیق کی حالت
 میں چٹنی رکھتیں ہاں پرہ لیں کدلی کوئی نشانی ایسی دیتی جو اس میں پانی نہ جاتی ہو۔ بیابانوں
 میں گواہی بدکرداری کی ایسی گندمی باتیں کہیں ہوتی نظر آتی ہیں جن کو غفل کرتے شرم آتی ہے
 سے فحشی تو اپنے باپ حوا سے نہیں زیادہ آزادی سے کرتا تھا۔ غضب تو یہ ہے کہ یہ سب

مذکورہ بالا جانشین ہوں ہنگامہ تھا مسلمانوں کا خلیفہ ایسے کر رہا تھا

یہ دولت اور سلطنت کے نقشہ میں نہ رہا تھا۔ اس دور کے
بزرگ کی معیت

بڑی سختیاں گئیں۔ معاویہ نے مختلف مسوئوں کے گورنروں کو بغیر جواب دہی کے حکام جاری
کیے تھے کہ وہ ہر طرح کی سختی برت کر نجد کی خلافت پر دست لیں اور جو لوگ ہر
محبت فرمیں گے اپنا فیلیف تسلیم کر لیں انہیں انعام و اکرام دیا جائے۔
یزید کے زمانہ میں ایک شخص شیخ عبد بن مسافر الاسوی تھا عالم و صوفی مشہور تھا
ایک کتاب میں لایہ کے متعلق یہ لکھا ہے۔

"یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ امام ابن الامام و خلیفہ ابن خلیفہ تھے اور انہوں نے
ہادی سبیل اللہ کیا مشہور شخص بن تمیم بن اپنے رسالہ عدویہ میں اسی شیخ کے الفاظ تحریر
کے ہیں کہ "یزید بن معاویہ اسکی نبوت میں شک کرے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے جو اسے بڑا
دے وہ اذنی ہے"

اس یزیدی فرقہ کے لوگ اب بھی قریب قریب ہزار شہر مہمل کے متعلق شیخانی ہیں
یہ ہیں یزید بن معاویہ کی پرستش کرتے ہیں ان کے سات معبود ہیں ان میں سے ایک نمبر
دوسرا شیطان ہے جسے وہ بہت طاقتور سمجھتے ہیں۔ اس کا نام ہر وقت جیتے ہیں۔ اسی کا
میکر ہر نیا کام شروع کرتے ہیں اور اسی شیطان کو مکرم و معظم اور تمام عبادتوں کا کائنات
اور دیتے ہیں اس یزیدی فرقہ کی وہ آسمانی کتابیں بکھڑے اور محفوش ہیں۔ ان کی
کتیوں میں کوئی شخص مش سے مرکب کوئی لفظ یا عبارت نہیں لے سکتا کیونکہ مش سے
مکرم و شیطان معظم کی تمجید ہے۔ ان دونوں کتابوں کا مصنف شیخ حسن ہے اس نے
بکھڑے میں لکھا ہے کہ خداوند کریم نے دنیا کی سب قوموں سے افضل و شرف فرقہ یزیدی

کہنا ہے اور اس کی سختی میں گناہ ہے جس کو اسلام میں نہ تھا اور اس کی وجہ سے علم کی
جہان میں فرقہ پرستی کی کہ گناہ ہے اس طلاق ہم فرزند رسول سے بیعت حاصل کرنے سے
شرع کی تھی

عائشہ کا یہ شعر [ایہ شعر جب کہ ہمارے ساتھ عظیم کا پس منظر میں لکھا ہے
اکسرت کا تبلیغ کرو اسلام کس حد تک سچ ہو چکا تھا اور آگے بڑھ کر معلوم کیا
ہو جائے۔ وہ لوگ جو اسلام کی لٹانہ گی کر رہے تھے ان کو اسلام سے کب پرہیز اور
عدالت تھی۔ وہ کس فرقہ سے سلمان ہوئے تھے وہ مسلمانوں کے جیس میں آکر اسلام
کے کس قسم کے کفر میں بدل دینا چاہتے تھے۔ انیسویں اسلام کی بیشتر آبادی حضرت
فل کو دشمن اسلام سمجھ کر ان پر سب دشمن کرنے کی عادی ہو گئی تھی۔ یہ سب وہ
ہندو اور دنیا کی سب سے بڑی سلطنت تھی لیکن اس قدر سلطنت میں کس قسم کے
مذہب کی تبلیغ کی جا رہی تھی۔ یہ سب آپ کے پیش نظر ہو گیا۔ اب سوال یہ ہے
ہو تا ہے کہ اگر یہی حالت قائم رہتی تو اس وقت د شیعہ ہوتے اور د سنی۔ اگر حضرت
امام حسینؑ نے یہ کی بیعت کر لیتے تو امامت کی مصداقیت فرقہ پرستی پر ملک جا
اور یہی فرقہ پرستی یا اس سے کچھ زیادہ تھا۔ اسلام نما کفر و دنیا میں رائج
جائے پس حسینؑ کے بیٹے میں اسلام کی موت تھی اور ان کی شہادت میں اسلام
زندگی تھی اسکے علاوہ کوئی اور صورت ناممکن تھی۔

صحبت کا سیلاب [صحبت کے برابر عظیم مودان کو کسی صورت
نہیں آتا علیٰ تعامد کے کہ مرقس ابجیر یا۔ جیوٹنس۔ طرائف۔ شام فلسطین
و عباد۔ چین۔ عرب۔ عراق۔ ایران۔ خراسان۔ اور سب سے وغیرہ کے بیشتر مسلمان
کو غیور و قریب گوارہ کر چکا تھا۔ وہ حضرت علیؑ کو چاہتا تھا لیکن نہیں مانتے تھے

وہ حضرت علیؑ پر سب تسلیم کرتے تھے اور خود بھی اسے سنے میں تھے لیکن وہ سنی علیؑ
 تھے اور غلیظ وقت تھا یہ ہر یارِ یوم حضرت علیؑ پر سب تسلیم بہتر بزرگوار و بزرگوار
 رہے تھے وہ بھی سنی نہ تھے اس لئے اگرچہ منظم یزید کی بیعت کرتے تو یہ
 کو جو کہ بیٹے نے باپ پر تبرہ کو جائز قرار دیا اور رسولؐ نے حضرت علیؑ پر سب تسلیم
 حسینؑ یزیدؑ کی خلافت پر بہت منظور فرما کر دی۔ یزید تو اپنے آپ کو جانشین رسولؐ
 حضرت علیؑ کہتا تھا۔ اس نے بیعت سے اسکی تصدیق ہر حال اور دنیا کی گمراہی
 اسلام کی تباہی کے ذریعہ اور خود زندقہ رسولؐ ہو جاتے۔

آج تبرہ ہو پندرہ برس کے بعد تاریخوں کی و صفائی دشمنی میں عہد یزید کی
 مسموم افشا کو ہم ناقص عقل دیکھ کر اسکی گندگی اور بے درخی سے بول کھاتے ہیں
 اس سے کہیں زیادہ حقیقی صورت حال سے امام حسینؑ واقف تھے اس غیور ہشامؑ اسلح
 لئے ایک ایسی دشمنی حالت کی ضرورت تھی جو رسولؐ قبول کی گمراہ است کو اس زندقہ
 بھروسے کہ ان کے دلوں سے ایک آن میں افراد منافقت کی سیاہی دور ہو جائے
 اسلام حقیقی کو اپنانے کے لئے ایک اٹھ مضم داوہ پیدا ہو جائے اور انقلاب
 اہیت کا صرف واحد طریقہ تھا۔

انتہائی منطوق میرے نزدیک رسولؐ کی شہادت

میں کی خبر وحشت اثر کو سنکر ہر دل میں ایک زبردست دھچکا لگا۔ اور دنیا پر جاننے
 کے لئے پہلا اٹھی۔ کون شہید ہوا؟ کیوں شہید ہوا؟ کیوں یزیدؑ کی بیعت
 الحار کیا؟ کم سپاہ سے بڑی دل فوج کا مقابلہ کیوں کیا؟ حسینؑ ادا کے
 ماحضیوں کو کیسے شہید کیا گیا؟ کن کن لوگوں نے شہید کیا؟ وہ کہاں ہیں؟

کے گھر میں داخل ہو جانا۔ ولید سے یہ کہا کہ تنہائی کی بیعت سے کوئی فائدہ نہیں ملے گا۔
 مجھ سے بیعت لینا سہاگہ ہزاروں آدمی کو وہ ہو جائیں۔ مرنے کو اس لئے جلد تر چھوڑا کہ
 یہاں نقل کر دیا گیا تو ایک معمولی حادثہ ہو گا اور بیعت سے مسلمان میری وجہ سے
 سے بھی جائیں گے۔ مگر پیو یخ کرج کو بھی اسی لئے ترک کیا کہ اگر یہاں آنا جاتا
 تو حرم کی بے مرضی ہوتی ہے۔ اور مگر میں میرے نقل پر پشت خون ضرور ہو جائے گا
 مگر میں یہی شہادت سے کوئی ایسا حادثہ عظیم نہیں پیدا ہو آجہا کو شکر دنیا میرت
 ہو جائے زمین میں اسی وجہ سے نہیں گئے۔

کوفہ کا انتخاب | دنیا منع کرتی رہی مگر فرزند رسول نے کسی ایسا کی نہیں سنی
 کہ یہی کی طرف روانہ ہو گئے کہونکہ آپ کو اپنی شہادت کو عظیم تر بنانا اور کوفیوں کی بڑائی
 علاج کی خاطر کوفہ کی بعض ٹوٹنے کے لئے آپ نے حضرت مسلم کو روانہ کیا انکی شہادت کی
 شکر آپ کو اطمینان ہوا کہ ہوا شہادت کے لئے سادہ لگا رہے۔ اسلئے کوفہ کی سمت ہی روانہ
 سے۔ ورنہ سے روانہ ہونے کے بعد یہاں سے ہر مقام پر اپنے ساتھیوں کو موت کا یقین دلا دیا
 کہ کو چھانٹتے چلے گئے اگر شکر کی صورت نہ بنے پائے۔ فرزند رسول تو صرف اپنی موت
 کا لب نہ بنی پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اسلئے جہنم میں کم ہو گا اسی قدر دنیاوی دہان کی جنگ
 یقین ہو گا۔ اور کم کروہ دہوں کو صرف کچھ شہادتیں گئے گی۔ منزل شہادت پر جسکے پیاسے شکر
 پانی پلا کر بنی ہاشم کی روایتی نیامنی کا ثبوت دیا۔ خرنے جب لہام فرس پر ہاتھ ڈالا تو
 فرات عباس نے مڑے جنگ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ مگر رانا مقصد حسین کے خلاف تھا
 یہ تو موت کو ایک مخصوص وقت کے لئے ماننا چاہتے تھے اسلئے حضرت عباس سے یہ فرمایا
 ہم ابتدا پر جنگ نہیں کرنا چاہتے اور شہادت کے لئے مناسب سر زمین کی تلاش میں
 گئے رہتے۔

یہاں تک کہ

انتخاب کا انتخاب آپ اگر کوئی شخص سے ملاتے تو آپ پر کوئی چیز ہوتی
 کا الزام نہ کیا جاتا، اس لئے آپ نے کوڑے سے دم سبیل کے قاتل پر کرہا کے رگستان
 جھپٹنے سے گریز کیا۔

اپنی خبر اپنے ہی یزید کے دل میں دھڑکنی شروع ہو گئی اور کوڑوں میں ابن زیاد
 کا دل بھی ہنسول اٹھنے لگا، ابن زیاد یہ سمجھا کہ فرزند رسول کرہا میں رک کر کوڑے پر مل
 کر نیکی تیار کی کر رہے ہیں اور عزت کو یہ غوث پیدا ہوا کہ اگر مشرکین مزارت کو قیوں نے
 فرزند رسول کا ساتھ دیا تو پھر شام پر مغرب ملکہ ہو جائے گا ابن دونوں کو یہ خیال
 ہوا ہوا کہ حضرت امام حسینؑ خلفت مقامات سے فوجی نکالے ضرور طلب کی ہوگی، اسلئے
 تمام راستوں کی ناک بند کی گئی تھی یہ کی سلطنت میں مل پہنچ گئی، یزید نے جہاں جہاں
 سے ہو سکتا تھا نو میں منگائی اور کرہا روانہ کیں، اپنی ایک لاکھ تختہ دار سپاہیوں کی
 شای فوج کو بھی حجاز میں روانہ کیا، کوڑوں میں ابن زیاد نے جبر و بھرتی شروع کر دی اور خندقہ ریلوے
 سے زیادہ فوجیں مل سکیں ان کو کرہا روانہ کیا، یہ ارض کرہا کے انتخاب کا نینہ تھا کہ یزید کی
 سلطنت بھر میں مشہور ہو گیا کہ یزید پر کسی خارجی نے فوج کیا ہے۔

نوبی تیاریوں کا	یزید کی سلطنت کے ہر شعبے میں فوجی مرتب ہو کر کرہا کو
مسلم خواہیہ پھاڑ	روانہ چھنے لگیں تو اس ہنگام کو دیکھ کر ہر صاحب نظر نے

درافت کیا کہ یہ کس سے لڑنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں؟ کسی نا فکھ لڑنے چپکے سے کان میں
 کہہ دیا کہ یہ سب کچھ فرزند رسول حضرت امام حسینؑ کو یزید کی بیعت پر مجبور کرنے کے لئے کیا جا رہا
 جب یزید نے چلا محرم تک ارض کرہا کو ٹڈی دل فوجوں سے کچھا کچھ بھر دیا تو اب امام متکلم
 کے چہرے پر المینان کی کیفیت پیدا ہوئی، وہ جو چاہتے تھے وہی سامنے آگیا۔ موت

کے بیان کی مخالفت کرتے ہوئے مرد سے کر دیا اس کا آئے تھے اب اس کو کچلے گئے
 تھے یہاں پہلے تو یہی چکر بہت سے شہر والے سے اور بہت سے راستے کے شہر والے
 کو آئیں تھیں اس لئے ہر شہر کے راستے سے کر دیا کی جناب کا بے پنی سے انتظار
 گئے۔

شامی اور کوئی نوجوان کا سلم | آت کے تسلسل ارض کر دیا پ شامی اور کوئی
 نے فرزند رسول کے محنت کا خاکہ کا محاصرہ کیا۔ شامی سپاہی تو یہی کوئی
 ترین مقررہ اور حضرت امام حسین کو دشمن اسلام سمجھتے تھے اس لئے وہ اپنے گھلوں
 ان اور وال کے لئے فرزند رسول کے لئے سے دشمن کر دیا کو دھاتے ہوئے دشمن اسلام سے جہاد
 سے آئے تھے۔ لیکن کوئی سپاہی اکثر و بیشتر فرزند رسول کو جانتے اور پہچانتے بھی
 وہ توں نہیں جب ایک ساتھ نیرہ ڈال کر ارض کر دیا پر عظیم ہوئیں تو ان کو دیکھ کر
 فرزند رسول کے اپنی زوج ہے اور نہ کچھ سامان ہے۔ یہ مقابلہ کیسے کر سکیں گے
 کو گمان غالب تھا کہ فرزند رسول کی مدد کے لئے کیس سے ایک قباہ زوج لےنے والی ہے
 لے رہا ہے پر وہ وہ تک پہنچا دیا گیا۔ اور یہ زید کو یہ دھڑکن ہو رہی تھی کہ اگر
 رسول کے پاس گھٹ پہنچ گئی یا مسلوں مزاج کوئیوں نے شجاعان بنی ہاشم کا ساتھ
 کو میری ساری آنکھوں دار شامی زوج جس کے بن پر میں خلافت کر رہا ہوں کو بھانگی
 لے وہ سرحد کو خطر پہ خطا لگا رہا تھا کہ جلدی کر اگر حسین بیعت سے انکار کریں تو فوراً ان کا
 کر دیا کر۔ یہ زید اس وقت بڑا بدتراس تھا۔

وہ کوئی سپاہی جو فرزند رسول سے واقف تھے ان میں سے کچھ یہ پہنچ رہے تھے کہ زید
 کو قتل کرنے کی طاقت نہ کرے گا۔ زید اور فرزند رسول میں صلح ہو جائے گی۔
 ویرت کر رہے تھے کہ یہ کون آدمی ہے جو موت سے نہیں ڈرتا۔ روز عاشور تک

خدیجہ کی فوج کے سپاہیوں کو معلوم ہو گیا کہ وہ جسے خارجی کہا جا رہا ہے کوئی اور شخص
نہ ہوا۔ وہی شخص بھی جیسے نام نہ ہو کر چلے گئے۔ اب شامی فوج کو باسیب اور نو
لکھ چکر کے چکر میں چلے گئے۔

فرزندِ رسول کی فوج کا آغاز | مسرتِ اتم سے متدار میں دارِ گریہ میرا مال

علاء دہلی کی حیثیت سے ایک شام میں دوپہر کا وقت ہوا میرے اور شامیوں سے
پہلے تعلقات تھے۔ پھر دشمنی اسلام ہو جانے کے سبب اعلیٰ گشت سے غلط شامی نے میرے
کو اسی لاکھ شام کا گورنر بنادیا تھا۔ کام کی یہ کتاب دولت اور شہزادہ کی کو عداوت سے
غایت سے بڑھ کر ہے شامیوں میں پرہیزگار سے بہت کر دی تھی۔ میرا یہ آج اور
دنیا کو امریکہ مانند فرما رہا ہے اسی طرح معاویہ کے اپنی سلطنت کے باشندوں کو
بنادیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شامی حضرت محمد کو بائشیں اور فرزندِ قریب معاویہ ہی کو
سمجھتے تھے ساتھ ہی اس کے معاویہ نے حضرت علیؑ پر جبر و شرع کر کے ان کی یونٹیں شام
دوں میں رہی کرادی تھی جو دشمن اسلام ہو سیفان کی مسلمانوں میں تھی۔ شام کی دولت
قدیم معاویہ نے اپنی جو شہزادی سے ایک لاکھ تنخواہوں سپاہیوں کی فوج تیار کرکے بھیجی
اس سے اس کو بڑی تقویت تھی یہ سب یہ کہ فوج کے بائشیں۔ غیلہ اور امیر المؤمنین کو
تھے۔ لیکن جب انھیں شامیوں کی فوج اور علیؑ کے باپہ آتی اور ان کو کنوئیں اور بھاؤ دینا
کے درجوں اور امام مظلوم کے خبروں سے پہچان کر حضرت ائمہؑ کے فساد
غیلہ برائی برائیاؤں کے دل داغ میں ان کی تعینت کا عمل شروع ہو گیا۔ پھر انھیں
ملائی دے گئے اور انھیں اب رہے آج تک شام میں دستِ امانِ نبوت کی کئی
حضرت ائمہؑ میں کی پہلی فتح تھی۔ یعنی شامیوں میں ایک فوجی انقلاب پیدا ہو گیا۔ فرزند
رسولؐ جو ائمہؑ اسلام کے واسطے تھے اب فسادِ رسول تسلیم کر گئے۔ اور اب

معلق زیادہ حالات معلوم کرنے کی فکر ان کے دلوں میں پیدا ہوئی۔

اہل کربلا بھولنے والے تھے اور حضرت علیؑ کے ساتھ عداوت کی حق بات کو بھول گئے تھے۔

یہ وہ جس سے ایسے بدنام و دسواہتے ہوئے کہ وہ اپنی ناپاکی پر شرمندہ تھے اور اپنی عداوت کا
روا کر پہلی غرض سے یہاں شہادت معلوم کر لیا یہ سب بدنامیوں کو مذہبی فرض سمجھنے لگے
وہ کچھ ذہنی انقلاب بھی حضرت امام حسینؑ کی ایک بدست فتح علیؑ اور نفاذ ایسا ہو سکا کہ
عراق میں اسے ستم داران اہست کی کثیر آبادی ہے کوفیوں کی بائیں انقلاب کو بھی اسی
قائم جذبہ نے کاغذ کر دیا حسینؑ کی عظمت نے ان کو ایک متحدہ قوم بنا دیا۔

منافقین کا محاصرہ | انگریزی میں اور ان کے ساتھ

عربی نکتہ عمل کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ دشمن کی فوج اہل بیتؑ سے پہلی جنگ
داد میں جب ترک شکست پر شکست کھاتے ہوئے پیچھے ہٹ رہے تھے اور انگریزوں کی
ج فوج حاصل کرتی ہوئی شہر بغداد پر غلبہ لگتی تو انور پاشا نے ایک حیرت انگیز ویرانہ
یہ سفید سے تین گھنٹے کے اندر بندہ ہو گیا وہی ملک پہنچا وہی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کربلا کے
بہا انگریزوں کی ایک لاکھ فوج ترکوں کے محاصرہ میں لگئی یہ محاصرہ پندرہ دن تک پہلے
خانے پانی کی استعداد رکھتا ہوئی کہ انگریزوں کی فوج نے گھوڑے بھون کر کھائے ان گھوڑوں
کا بیل بچوڑ کر اپنی پیاس بجھائی آخر میں پندرہویں روز انگریزوں کی فوج نے ہتھیار ڈال دئے
انہی جھوک پیاس میں لاکھوں سپاہیوں کی فوج ہتھیار ڈال دیتی ہے۔

حضرت امام حسینؑ نے بھی ارمن کر لیا میں میں انور کے ذریعہ ہتھیار کے اور پیاسے
بہا میں سے ایک لاکھ سے زیادہ منافقین کا محاصرہ کر لیا۔ شربت سے کربلا ملک کے سفر میں
اگر آپ کسی مقام پر قتل کر دیئے جاتے تو وہ انقلاب و ہنیت نہ ہو سکتا جس کے آپ تہنہ تھے

چنانچہ سب فرزند رسول نے ارض کر بلا پر اپنے لیے سب کئے آواز سے ہنسی
 ان تمام منافقین کو کر بلا اور آدھ کیا، سو وقت کو فر میں ہو جو تھے شیعیان علی مرتضیٰ
 میں تھے ان کو ابن زیاد نے قتل کر دیا یا قید کر لیا تاکہ ان میں سے کوئی آپ کی نفرت کے
 کر بلا نہ ہو پختہ کے دشمن میں بڑا کو جب یہ معلوم ہوا کہ کو فر سے اور کر بلا میں حضرت امیر
 نے قیام کیا ہے تو اسے اوریشہ بھا کر بہت نگہ ہے کہ نہ از انش کوئی مجھے بھی تدارک کریں
 حسین کا ساتھ دیں اس نے اس نے ان تمام اولیاء اور شاہیوں کو آواز سے زیادہ تدارک
 کر بلا کو روک لیا، جن پر اسے پورا اعتماد اور بھروسہ تھا، اس میں سے بڑی کی مکرمت میں مبتلا
 منافق تھے وہ سب ارض کر بلا پر حضرت حسین کے ساتھ پر آ گئے، پس اسی فرمن سے فر
 رسول اپنی جان بچاتے ہوئے کر بلا پر پہنچے تھے تاکہ شہادت ہو تو زیادہ سے زیادہ منافقین کے
 سامنے ہو اور انکو جن باطل کا فرق معلوم ہو اور حقیقی وارث رسول کا علم ہو کہ ذہنی انقلاب کا قطع
 اور یقین کے لئے خاص اور اپنے منافقین یا مسلم کا اعتقاد کثیر جمع کسی ملک علی سے فرزند رسول
 نہیں کر سکتے تھے اور وہ آپ کے خطبوں کو سننے کے لئے تیار ہوتے

سب عاشق و یزید میں انتشار | حضرت امام حسین ارض کر بلا پر حمایت حق میں مرنے
 آئے تھے اس لئے انکو کوئی انتشار نہ تھا، نوج یزید ارسنے آئی تھی اس لئے مرنے کے خوف
 سے ڈرتی تھی۔ پادری ایہ نوز سل لکھا ہے کہ "حسین اور ان کے گھنٹی کے زخم، باوجود
 اقلیت کے بہادر تھے اور نوج یزید باوجود اکثریت کے بزدل تھی" "ماتمی حسین سپاہی
 سے ڈرتی تھی اور یزید ہی نوج مرنے سے ڈرتی تھی

ایک رات کی ملت حسین کم سپاہ نے کیوں مانگی؟ یہ سوال شایہوں اور کو قیوں کو
 پریشان کر رہا تھا۔ دوسرے یہ کہ اتنی کم سپاہ اتنی بڑی مڈی دل نوج سے کیسے مقابلہ
 کر سکتی ہے؟ پھر یزیدی نوج کے جاسوس برابر یہ اطلا میں رہے رہے کہ حسین کے غیور

میں سب بھارت خدا میں اصرار میں اڑنے کے لئے کوئی خاص تیاری نہیں کی جا رہی تھی۔ فوج
 نے یہاں سب حالات کو دیکھ کر سوچنے پر مجبور تھی کہ اسی شب میں فرزند رسول کی مدد کیسے
 کی جائے۔ فوجی آئے والی ہے اور بہت ممکن ہے کہ وہ شب خون مار دے۔ کوئی یہ خیال کر رہے
 تھے کہ چونکہ انھوں نے حضرت علیؑ کا ہنگامہ میں ساتھ دیا تھا اور حضرت علیؑ کی
 لاپرواہی سے انھوں نے اسے ممکن ہے کہ میں نے شہادت کے بعد شامی فوج جلاوطنی عام شروع
 کرے۔ شامی فوج و عرب بھی تھی کہ چونکہ کوئیوں نے ہمیشہ اپنے سرداروں سے خدا کی پوج
 میں نے کہیں پسینے سے مل کر ہوا استھرا نہ کریں۔ نیز کہ یہ انتشار تھا کہ اگر ایمان بھلا
 میں اور عرب کی فوجیں کہ چاہیں پھٹیں تو کوئی بھی ان سے مل جائے گا اور پھر سری شامی
 فوج و عرب فوج میں پر میری خلافت کا انحصار ہے زندہ پٹ کرنے آئے گی۔ اسلئے وہ خطا
 نہ تھی کہ انھوں نے ملبدی کی باتیں اگر میں نے بہت سے ہنگامہ کرنا تو جلد تران کا سر قلم کر کے
 دیکر کہا جائے۔ شکر کو اس لئے رواد کیا کہ اگر عربین جلد میرے احکام کی پابندی میں نہ آئے
 میں تساہلی کہے تو اسے سرداری کے عہدہ سے ہٹا کر تم کماندار بن جائے۔

ان بدخواہوں کو یہ نہیں معلوم تھا کہ فرزند رسولؐ نے اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے یہ
 کہا کہ یہ پردہ شب ہے۔ میں نے اپنی بیعت تمہاری گردنوں سے اٹھائی ہے تمہارا بد
 دل چاہے نکل جائے۔ یہ لوگ سرتیرے خون کے پیاسے ہیں تو میں جانتے دیکھ کر وہ تم سے
 نہ بولیں گے۔ پھر شیخ بھی گل کر دی کہ انھوں نے داسے کو شرم مانع نہ ہو۔ مقصد تھا کہ
 میرے ساتھ بس وہی نکمیں جو عزت کی موت کو ذلت کی زندگی سے بترکتے ہیں۔

فرزند رسولؐ مدینہ سے کر بلا نکلا اپنے ساتھیوں کو کم کرتے رہے۔ جنگ کو خواہ
 تو یہ نہیں کرتا۔ قرہ بنی ہاشم حضرت عباسؑ سے بھی کہتے ہیں۔ اگر شرم بلا تا ہے تو چلے
 کیوں نہیں جاتے۔ فرزند رسولؐ کو اپنے مقصد کی کامیابی کے لئے حضرت عباسؑ کی

شہادت کی ضرورت نہ تھی۔ اگر حضرت عباسؓ منزل شہادت پر نہ آئے ہتک کر بیٹھے
 یا منزل شہادت کے کنارے سے نہیں لے کے اٹھائے کہ یہ میری عمر کے غلات ہتک شروع کریں
 تو فرزند رسول کو منافقتیں کی کثرت اور کے سامنے شہادت اپنے کا موقع بہت چمکے گا
 چھوڑا، مگر پھر اور باج ترک کر کے مایوں کے دہوں میں بہہ چھنی ہیں اگر وہی کر لیا کہ حق
 میں آئے فرزند رسول کے سامنے حقیقت روز روشن کی طرح واضح تھی کہ مجھے یہ فرزند نبی
 پھونک گیا، منافقتیں ہے۔ موت میں کوئی شک و شبہ نہیں اس نے ایسی جگہ بیٹھ کر شہادت فرمائی
 کرنا چاہئے جہاں منافقتیں کی کثرت ہو اور حق و باطل میں فرق معلوم کرنے کی فکر ہو
 جو ہٹ۔ فرج یہ کہ وہ سپاہی جو فرزند رسول کی معرفت رکھتے تھے ان کے سر پر
 بات نہیں اترتی تھی کہ یہ قتل میثاق کی طاقت کر بیٹھے گا، وہ شہادت مٹھن کو ہر حال
 کہتے تھے ان کو یہ حق تھا کہ کسی منزل پر صلح مزور ہو جائے گی۔

حسینؑ اپنے لئے صلح	نتیجہ کے بعد آنحضرتؐ سے کفار قریش نے اپنے شر
کہوں نہ کی۔۔۔۔۔	پر صلح کی جو کفار کے لئے سفید حقیر صرف ایک شر

نہی کہ کفار قریش مسلمانوں کی ایذا رسائی نہ کریں، ان کی جان و مال کا نقصان نہ کریں، لیکن
 سے رہیں۔ خود جس حالت میں دل چاہے زندہ رہیں اور مسلمانوں کو اپنے دین اسلام پر زندہ رہنے
 دیں، بلکہ رسول نہ انہیں نہ بھی، رسول کے عطا سے اگر ان کو چاہے تو میں خود اس خط
 اپنے ہاتھ سے صلح کر کے کاٹے دیتا ہوں ان کی مخالفت سے میری رسالت جو سبائب شہ
 کسی طرح ختم نہیں ہوتی اسلام دین اکہی ہے اس لئے ایک نہ ایک ان کو اس دین
 پابند ہونا ہی ہوگا۔

حضرت امام حسینؑ نے بھی باطل اسی طرح کی صلح معاویہ سے کی تھی کہ چکے مسلمانوں
 و دستداران اہلبیت کی ایذا رسائی نہ کی جائے ان کو اپنے مذہب پر بیٹے دیا جائے

خلافت و امامت کو اگر منافقین تسلیم نہیں کرتے تو ذکر میں اس سے میری امامت کا نسب
 جو مخالف الشریعہ ہے مجھ سے نہیں پھینکا جاسکتا۔ ظاہری خلافت جبراً ثابت ہو گئی ہے
 اہل حق پہ وہ نہیں میرا کام تو دین حق کی تعلیم دینا ہے جن کو نجات حاصل کرنا ہے
 اسے وہ حاصل کریں اور جو گمراہی میں پڑے رہنا چاہتے ہیں ان کو اپنے فعل کا نتیجہ
 ہو۔ اسلام دین الہی ہے اسلئے اسلئے حقیقت کا پتہ منافقین کو ایک : ایک ان چل ہی جائیگا
 اسلام دین کا مذہب ہے اس نے امام حسنؑ سے ارشاد بن کر تلوار سے پھیلانا نہیں چاہتے تھے
 کیونکہ خود بانی اسلام نے یہ نہیں کیا۔

حسینؑ ابن علیؑ بھی انھیں شرائط پر صلیح کرنے کو تیار تھے آپؑ نے تو یہاں تک
 کہہ دیا کہ مجھے ہندوستان یا یزیدی سلطنت سے باہر یا جھڑوں میں نکل جانے دیا جائے
 مگر شرط بھی منظور نہیں کی گئی۔ معاویہ اور یزید تو اسلام کو مسخ کر چکے تھے وہ کسی مسلمان کو
 سچے اسلام کا پابند دیکھنا ہی نہیں چاہتے تھے۔ وہ حسینؑ ابن علیؑ سے غیر مشروط
 بیعت لے کر اپنی بدکرداری پر ہر تصدیق ثبت کرانا چاہتے تھے۔ تاکہ
 اگر سچے مسلمان کہیں بھی تھوڑے بہت باقی بچے ہوں تو فرزند رسولؐ کی بیعت کے بعد
 گمراہ ہو جائیں۔ حسینؑ ابن علیؑ دیکھ چکے تھے کہ معاویہ نے بجائے عمل کرنے کے صلیح حسنؑ
 کی شرطوں کی کس طرح پر زور مخالفت کی معاویہ کو حضرت علیؑ پر سب شتم کرانیکے بعد
 یہ کامل یقین ہو گیا تھا کہ فرزند رسولؐ سے بیعت حاصل کرنے کے بعد دین اسلام کا
 ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا۔ فرزند رسولؐ اس انجام کو معاویہ سے زیادہ خود سمجھے
 ہوئے تھے۔ یزید کو دین اسلام مٹانے کی فکر تھی فرزند رسولؐ کو ناما کے دین کو حیات
 جاوداں دینے کی فکر تھی۔ دونوں فکر دوں میں تضاد تھا اس لئے صلیح کی کوئی بھی گنجائش
 نہ تھی۔ تصادم لازمی تھا اور حسینؑ بے شکرا اور سپاہ اس تصادم کیلئے ابکل تیار تھے

اور بجا طور پر سمجھ رہے تھے کہ صرف میری شہادت سے اسلام زندہ نہیں ہو سکتا۔ جو جہاد کے لئے
 معامی اور یونان کی لڑائی پر دو گنڈے قیدیوں اور حضرت عقیلؓ کے لئے ہیں وہاں
 چلے ہو جائیں گے اور جو عدم واقفیت اور نا اعلیٰ کو جس سے منافقت بنائیں گے ہیں ان
 کو اس وقت تک بے رحمی سے چلے جائیں گے گا میری شہادت ہی تمام ملک تبلیغ کا کام کہتے ہیں
 میری موت سے اسلام کی حیات ہوئی اور مجھے تو مرنے ہی ہے اس لئے اگر پندرہ سال پہلے
 مر جاتا تو خدا کا دین ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا گا

بیشک ایسا ہی ہوا حسینؑ کی شہادت کے بعد پھر کسی خود ساختہ خلیفہ کی کسی امام
 سے بیعت حاصل کرنے کی جرات و بہت نہ رہی۔ زید نے جناب ید سجاد سے بیعت طلب
 کی، حضرت علیؑ پر سب شتم کو خود معاویہ کے پر پوتے عمر بن عبدالعزیز نے علیؑ سے عسکری
 بند کر دیا۔ دوست ارباب اہلبیت کی تعداد بڑھتی گئی حسینؑ ابن علیؑ کے بعد اب شہاد
 نے انہوں نے مخالفوں سے نفرت کے جذبات اُٹھا کر کر لیں اسی وجہ سے منافقین اسلام
 کے دلوں نے ذکر حسینؑ کو حرام قرار دینے کے فتوے دیے تاکہ دشمنان اسلام مسلمانوں
 کو نفرت نہ ہو اور آج بھی روئے سے روکا جا رہا ہے۔ معاویہ نے اہلبیت سے نفرت پیدا
 کرانی تھی وہ شہادت حسینؑ کی وجہ سے ناکام ہوا۔ کبھی کوئی شیخ علیؑ کسی قیمت پر گمراہ
 نہیں ہوتا۔ یہ غلات کے گمراہ لوگ راہ راست پر آتے چلے جاتے ہیں۔ غیر مسلمان
 کے دلوں میں جو واقعات شہادت سے واقف ہوتے چلے جاتے ہیں وہ مستعد ارباب
 حسینؑ ابن علیؑ بنے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ کے ناممکن اور محال تھا۔ بشر کی قربانی
 سے اسلام کا بیش پُر امن طریقہ سے چل کر اُجڑا ہوا جتنی دنیا بیدار ہوتی جائیگی حسینؑ
 کو اپنا حق جائے گی۔ بشر طیکر محبان حسینؑ خود بھی پائیں

آج سے تیس سال قبل دین مسیح کے لاکھوں دینا میں دوسرے ہزار ہوتا

لکھنے لکھنے شریعت کے ہر باب میں ترجموں کے اور ان ترجموں کی اشاعت کی ہر کوشش سے
 اب اول قریب ہے مسلمانوں کے اپنی عظمت حسنی سے ہندو شہادت حضرت سیدنا ابی بن
 کی ہے اور زیادہ اور بزرگ اور کم تر بھی ہے کیونکہ ہر قسم کے مسلمان اس شہادت میں
 ان کی ہدایت کے لئے پیش نہیں کرتے۔ مذاکرہ حسینی منکھوم پر حضرت شہید علی بن ابی طالب سے کچھ کم نہیں
 صرف کرتے لیکن ان کا ذکر میں صرف انہیں کے گھروں کی پیادہ دیواری ہی کے اندر محدود ہے
 انکی آزاد گھر سے باہر نہیں نکلتی۔ ہندوستان میں سب سے زیادہ ذکر حسین ہمارے اس صوبہ
 بولی میں ہوتا ہے لیکن باوجود کثرت میں اس اور بخاروں اور سالوں کے جو کتابیں جزل نارج
 کی اپنی اسکول کے طلباء کو پڑھانی جاتی ہیں ان میں محرم کے متعلق یہ لکھا ہے کہ محرم حسنی و حسین
 کی شہادت کی یاد گار میں ستایا جاتا ہے۔ سلطان انکسور حسین کا نام کرتے ہوئے تعزیر
 لکھتے ہیں: ^{۱۵۰} اسکول کے جزل نارج کے پرچہ میں ایک سوال یہ تھا کہ محرم
 کے متعلق جو کچھ جانتے ہو وہ تحریر کرو۔ طلباء نے وہی لکھا جو کتابوں میں پڑھا تھا۔ خود
 شہید کا حج کے روزوں سے بھی ایک مرتبہ یہ سوال پوچھا تھا۔ مگر کسی ایک نے بھی شہید
 حجاب نہیں دیا۔ یعنی باوجود کثرت میں اس کے خود ہمارے صوبہ کے باشندوں کو بتایا کہ یہ نہیں
 معلوم کہ حضرت حسنی نہر و خا سے ہر صفر کو شہید کئے گئے حضرت امام حسین تین دن کے بھوکے اور
 پیاسے گند خیز سے بزدل مہون کی بعیت سے انکار کرنے سے محرم کو ذبح کر ڈالے گئے
 اگر غیر مسلم احباب انگریزی یا ہندی میں حالات منکھوم کر بلا اور واقعات کر بلا پڑھنے
 کی خواہش ظاہر کرتے ہیں۔ اگر آپ کی طرح کوئی دوسرا منکھوم کر بلا کا دستہ دار بننا چاہے
 تو کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اسکی تمنا کو پورا کریں اور یہ شہادت اس طرح پوری
 کی جا سکتی ہے کہ پہلے ایک نہایت ہی مختصر مگر جامع کتاب بس سنی یا یہ خدا کی تعظیم کے
 بہرہ حالات کر بلا پر اہم میں تیار کی جائے پھر اس کا ترجمہ کم از کم ہندوستان میں

اپنی باتیں والی عمر ۱۳۰۰ ہونے لگی تھی اور ان کو چھوڑ کر نہایت معمولی قوت پر آگئی
کی مگر وہ مری قوتوں کے ساتھ دولت کیا جاتے۔

علاوہ حسین بن علی اور ان کے محض گروہ کوئی دوسرا نہیں تھا جس کی وجہ سے واقع ہوئی اور
حضرت علی حضرت علیؑ اور حضرت علیؑ کو دیکھ کر اسلام نہ بتایا جاتا اور اسے ان کے پاس پہنچ کر ان کے
کے لئے بستر ہار پہنچا دیا۔ حضرت علیؑ نے تیرے دیکھا جاتا یعنی دنیا کو اگر حضرت علیؑ کی
صحیح پوزیشن معلوم ہوئی تو یہ گورنر خدوئوں سے بیعت حاصل کرنے کی عداوت و بہت بوجہ
ہوتی۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ابیت سے نفرت پیدا کرنے کا یہ رو پکڑا اب ختم ہو گیا ہے
یہ نہیں! ایسا نہیں ہے اب تو اور سدا ان ابیت کو بھی مضمون و بیان کیا جا رہا ہے
جس کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

کہا جاتا ہے کہ جب کوئی پیالہ ان سے اپنی مالکیت ہے تو یہ اس میں تھوڑے کر کے
اپنی دیتے ہیں۔ مرنے کے بعد اپنے مرنے کے بعد ان کا پیٹ لوسٹ کے لئے صاف
کرتے ہیں۔ تو وہیں دہل اور علم کے پتوں کے اندر تیرے نکال کر لگاتے ہیں۔ دشمنی کو
یا فریخ لیسر ہڑھا کر اپنی ماں، جین اور بیٹی کے ساتھ چوستی کرتا ان کے یاں جا رہے
فوجی ریسے الاوں کو یہ ایک شنی رنگ کے کو پڑھاتے ہیں اور پھر یاں بیکر گھیرے ہیں کھڑے
ہوتے ہیں اور ہر طرف سے اس عریب بے گناہ رنگ کے پر پھریاں اڑتے ہیں یا انک کو وہ
ذمہوں سے چار ہو کر گزرتا ہے اور جاتا ہے تو اپنی پھریوں سے اسکی بوٹیاں کاٹ کر اپنے
اوپر سے روٹلا کے لئے مدد کرتے ہیں۔ اور پھل کوئی کو کھلاتے ہیں۔ قید خدو کے دن
یہ ہر گناہ سے آزاد ہوتے ہیں۔ شراب پیتے ہیں۔ گھر کی عورتیں اور مرد سب ننگے ہو کر ناچنے
ہیں اور جب زیادہ مست ہو جاتے ہیں تو جس مرد کو جو عورت ملتی ہے۔ سم سے اپنی خواہش
نفسانی کو پورا کرتے ہیں۔ اس دن ہیں۔ بیٹی۔ ماں ایک مباح ہوتی ہے۔ میری بات کا

یقیناً ہو تو آپ خود کسی ہندو سے پوچھیں۔ مذکورہ قصہ رہا توں میں سے ایک نہ ایک
 تو آپ کو اس کے معلوم ہی ہو جائے گی۔ حیدر خیر کے وقت کی بدفعلیاں تو عام طور سے
 ہندوؤں میں مشہور ہیں۔

یہاں آپ کا فرض یہ بنتا ہے کہ آپ غیر مسلمین کو بتائیے کہ دارالہند کو کس سے حاصل
 ہوتے وقت آنحضرتؐ کے منہ کے پہلو سے خیر یعنی ایک سالاب کے کنارت قیام کیا اور مسلمانوں
 کو بھیج کر کے خدا کا نام نہم سنا یا کہ جس کا میں اسلام ہوں اسکے علیٰ میں ہوا میں اسے آنحضرت
 کا مطلب یہ تھا کہ میرے بعد میرے خلیفہ میرے جانشین اور مسلمانوں کے دین کو بہتر ہی بنائی
 ہونگے جنہوں نے دعوتِ نبویؐ کے سر تع پر فوج سے کار و رسالت میں مدد دینے کا وعدہ کیا
 تھا جسے انہوں نے پورا کیا اور میں نے چونکہ اس وقت پہلے اعلان کیا تھا کہ جو کار و رسالت
 میں میری مدد کرے گا وہی میرا نائب ہو گا اور خلیفہ ہو گا۔ اس لئے میں اب اس وعدہ کو
 پورا کرتا ہوں۔ پس اس واقعہ کی یادگار میں وہ سردار اہمیت میں رہتے ہیں اور اس واقعہ
 پر پردہ ڈالنے کے لئے شامس الدین کو ایسا کیا ہے کہ وہ سردار ابن اہمیت کے لئے
 یہ بدکاری کا واقعہ ہے۔

حق کو اپنی ہمت کے ساتھ شامس الدین سے اس فرض سے ہے کہ وہ سردار ابن اہمیت
 سے نفرت ہو اور کوئی چاہے اس سے اپنی ہمت نہ مانگے یعنی اس کے کناہہ کش ہے۔
 توں پہلے اللہ کو سنی لوگ کو بخیر کرنا تو بالکل ناممکن ہی بات ہے جو قوم مظلوم
 کی سامنے برادر ظالموں پر تہذیب کرتی ہو وہ خود ایک بے تصور لڑنے پر کس طرح ایسے
 ظالم واقعہ ہو سکتی ہے اور موجود زمانہ میں یہ ممکن بھی نہیں ہو سکتا۔
 تفریقوں و لڑائیوں اور ظلم کے چنگے متبرک چیزیں ہیں اسلئے کوئی بھی وہ سردار
 اہمیت اس پر ظالموں کے نام لکھنا پسند نہیں کر سکتا۔

جسے ہوسے مردوں کا پیتا جسے ہی صلاح والے کرسناٹ کر ہلے کی روایت اس وقت
 سے مشہورم لیا کہ جب اورنگ زیب نے سادات کورویں کو غسل دینے کا حکم دیا۔ اس
 زبان کے بعد ہی اورنگ زیب کے استدلا جیوں کا انتقال ہوا۔ اورنگ زیب خود ان کے
 غسل کے سرائے پر موجود تھا۔ اس وقت سادات گزلیکراٹے اورنگ زیب نے پوچھا کہ
 ان سلاخوں سے کیا کیا جائے گا۔ سادات نے عرض کیا جہاں پناہ ہم لوگ میت کو
 کھل طور سے پاک اور سات کرتے ہیں۔ یہ بھی ہوسے کی سلاخیں پاٹنا کے مقام سے
 غدا پونچائیں گے۔ اور ان کی مدد سے سب کی ساری آلائش گھسٹ لیں گے۔ جب سب
 آلائش نکل چکے گی تو پھر غسل دیں گے۔ اورنگ زیب کو یہ سن کر غصہ آگیا۔ حکم دیا کہ مباد
 بھاگ مباد۔ اب آئندہ سے تم کسی کو غسل نہ دینا۔ تم قوم رس پر تنویر سے لگاتے ہو اس
 تدبیر سے سادات نے اپنی غسل دینے سے جان بچائی۔ لیکن اب عام طور سے مشہور ہے
 کہ شیعہ اپنی میتوں کو اسی طرح غسل دیتے ہیں۔ لہذا سریر کی اعجازت ہمارا مذہب نہیں
 دیتا۔ دوسروں کا عیب ہے جو ہمارے سرعہ پر بار ہے۔

ظہریں کہ اختلاف | حضرت علیؑ سے سیرت شیعہ کی شرح کو منقولہ کرانوالے وہ لوگ
 تھے جن کو حضرت عمرؓ نے معتبر کیا تھا کہ اگر حضرت علیؑ کو عیاذ بنادیا تو وہ تم کو مسلمان بناکر
 پھوڑیں گے۔ یہ غلط خیال ہے کہ حضرت علیؑ اور شیعہ پیش کرنے والوں کے درمیان نہ تو نظریہ کا
 اختلاف تھا بلکہ صحابہ تنبیہ حضرت عمرؓ کی بنیادی اختلاف تھا جو دین اسلام اور غیر اسلام
 میں یا ایمان و منافقت میں ہے۔ یہ اختلاف بڑھتا ہی گیا۔ اسلام اور ایمان سے دنیا والے
 مٹتے ہی گئے اور یہاں تک گئے کہ اسلام کو آنحضرت کا ڈھونگ۔ اور خلافت شیعہ کو کامیاب
 کہنے لگے اور اعرار اہل ایمان گھٹتے ہی گئے۔ یہاں تک کہ منافقت کو ایمان سے بیعت طلب
 کرنے کی جہت و جرات بڑھ گئی۔ پھر جس کے باپ نے خلافت ظاہری پر ٹھوکر ماری ہوا سکا بیٹا

ملے منافق کی بیعت کیے کر سکتا تھا۔ صلح حق کی شہادت کے مطابق اگر اور یہ حضرت حسین
 علی کو خلافت دینا دوسری شرط یہ تھی کہ آپ کو خلافت کے نام پر یا ایسے جہاد کی پالیسی
 مل کر نامہ لگا کر آپ بھی خلافت دینا دوسری شرط یہ تھی کہ آپ کو خلافت کے نام پر یا ایسے جہاد کی پالیسی
 ملے آئے تھے سعادت کا نام کر کے اس پر عمل کرنا نہیں آئے تھے اس لئے حضرت کے
 مذکور بھی بھائے سیاسی اقتدار حاصل کرنے اور ملک گیری کے دنیا کی حمایت کرنا حق خلافت
 اور شہادت میں بڑا فرق ہے جسے علماء بھی پہلے چار خلافت کی خلافت کو راشدہ کہتے ہیں
 معاویہ کی خلافت سے لے کر اب تک کے خلافت کو میرا اور ہا و شاہ کہتے ہیں۔ پھر ایسے نامہ لگا
 رہا خلیفہ نما ہا و شاہ یزید کی حسین ابن علی بیعت کیے کر سکتے تھے جو اپنے آپ کو حضرت
 عزیز قریب اور حقیقی جانشین کہنا تھا۔ یزید پیدا کی بیعت سے انکار کرنا فراموشی کی
 گناہا قیامت انہی کی سند تھی بلکہ اس انکار کے دو نتائج تھے۔ اول اپنی شہادت دیکھے
 م کی حیات مجددی کا بھی طرح کچھ کہے تھے سلسلے بیعت سے انکار ہی کرتے رہے یہی بنی
 سیاست تھی کہ ساری دنیا کے قاتلوں کے لئے اپنی جان اور اپنے مذاہن تک کو قربان کر دینا
 کا فرزند رسول کا بین الاقوامی مفاد کا اعجازی مذبذبا کر اسلام زندہ رہے اور اسکی تعلیم سے
 پاک ہر کسی فرد کو نامزد ہو گئے جو اس سے نامزد حاصل کرتا چاہے جس حسین ابن علی کے
 نام کے نام سے لے اسلام کو زندہ کر دیا۔

مظلوم کر بلا کی دوسری | بیع عاشور ہوئی۔ درگستان کر بلا پر خون ناحق بہانے کے لئے
 شاندار استع | فوج یزید کے پاس تھے۔ قمر سعد نے اپنے کندھے پر
 ان ادتاری اور تیر حلقہ کمان میں جوڑا۔ اسی کے ساتھ تیس ہزار کمانداروں نے تیس ہزار
 حلقہ کمان میں جوڑے اور ہندو آواز سے قمر سعد نے کہا کہ گواہ رہنا سب سے پہلے میرا
 حسین کو شہید کرنے کے لئے جاتا ہے۔ اور حضرت خضر نے عمر ابن سعد کی تیر و کمان پر اپنا

اچھا قرار دیا اور کہا : کیا مسیحیوں سے صلح نامہ نہیں ہے ؟ اگر سجدے کیا کر کیا کروں تو سے
 امیر کا حکم یہی ہے حضرت نے فرمایا : میرے امیر تو اب فرزند رسول ہیں ۔ اے فرزند
 حضرت ! اچھے فرزند کے مظلوم کردار کے شیعوں کی طرف بڑھے ایک لاکھ سے زیادہ سپاہی بھی
 نظریہ عمر این سعد پہ بھی ہوئی تھیں اُن کی آنکھوں نے دیکھا کہ سردار شکرؓ جو مسیحیوں کو
 گھیر کر رہا لایا تھا وہ اب کیا کر رہا ہے ۔ اس نے قرعہ کے تیرے مکان پہنچا تو کیوں ڈالا
 وہ نہ یہ کہ ساتھ چھوڑ کر مخالفت کیوں ہو گیا ؟ اس نے وہ انعامات کیوں چھوڑ دیئے ؟
 مسیحیوں کو گھیرنے کے مسئلہ میں ملنے والے تھے ۔ وہ مسیحیوں کے پاس کیوں جا رہا ہے ؟ وہ کیا ہو سکتا
 نہیں ہوتا ؟ وہاں تو پیسے کے لئے پانی بھی نہیں ہے

فوج نے سنا اُن کے عالم میں تھی ۔ ابھی وہ یہ مورخ بن رہی تھی کہ خرم نے کہلے کیوں
 تیار ہو گیا کہ حضرتؓ اہانت بہار لے کر فرزا میدان کا رنار میں آئے اور ایہ نذرانہ لکھا ہے
 کہ اس طرح فوج نزدیک خدمت کر لے گئے ۔ انہوں نے تم سب پر اتم نے فرزند رسول کو
 بلایا اور جب وہ تمہارے بلائے سے آگئے تو تم ان کو احوال دے رہے ہو بیش نہیں بلکہ تم اپنے
 قہروں سے جنت جوت اس فرخیں سوا ہر نگل آگئے ہو کہ فرزند رسول کا خون کا حق بہاؤ۔

اہل سے ظالمو ! اتم اپنی کثرت تعداد پر بہادر بنے ہوئے ہو تم نے ہر طرف سے فرزند رسولؓ
 کو گھیر کر بے نیس کر دیا ہے ۔ خدشات میں سے خدشہ رانی ۔ بیورنی ۔ جو جس تک پانی پہا رسہ جیانا
 جکے پانی سے سرد اور کئے کھیل رہے ہیں اتم نے پانی بھی سیٹے اعدائے کے سہم بھولیا ہے
 بند کر دیا ہے ۔

جنگ چونکہ شروع نہیں ہوئی تھی اور ساری فوج حضرتؓ کی تربیت سے نفاقت کا سبب
 سوچنے میں مصروف تھی اس لئے یہ کہ اساتذہ فوج نے حضرتؓ کے یہ کلمات غور سے سنے
 اور سوچنے لگے کہ بڑے فرزند رسولؓ سے جنگ کی ہے ۔ نا معلوم حضرتؓ کی طرح بڑے کی

فوج کے کئے سپاہیوں کے دل پر یہ سے محنت ہو گئے چونکہ فوج پر یہ کی کڑی
 موت کے ڈرنے ان کو سکوت میں ڈال دیا۔ چند سپاہی اس سے نکل کر حضرت عیسیٰ کی طرح شکر
 حبیبی میں آ گئے۔ اور بہت سے سوچتے ہی رہ گئے اور کرنا چاہیے۔

حسین بن علی کے شرائط جنگ | اسب عاشور عراب بن سعد نے حسین بن علی سے بیعت
 حاصل کرنے کی آخری کوشش کی آپ کی خدمت میں آیا۔ بہت ادب و بیعت بکھائی مگر فرزند رسول
 بہت زیادہ کسی عروج یعنی نہ ہوئے۔ نثار کاہم میں آپ نے قرعہ سے کہا کہ اگر یہ مجھے کسی قسم کا
 مفروضہ عیسوی کتاب ہے تو مجھے تم اپنے حدود و سلطنت سے نکل جانے دو۔ یہ تجویز آپ نے اپنی جان
 بچانے کی غرض سے نہیں کی تھی بلکہ حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمدؐ کی غرض
 کی مخالفت کی غرض سے کی تھی جس طرح آنحضرتؐ کفر کی زمین سے نکل کر مدینہ تشریف لائے
 اور دین خدا کی مخالفت کی اور اسکی تبلیغ مناسب سرزمین پر یعنی مدینہ میں شروع کی۔ بالکل اسی جذبہ
 اور خیال کے مطابق مخالفت دین الہی اور ملامتوں مناسب و موافق سرزمینوں میں ہجرت کر دین لگی
 کی تبلیغ کرنا چاہتے تھے اور یہی قرآن کی تعلیم بھی ہے کہ جب کسی فسطح ارض پر دین الہی کی پابندی حرم قرار
 دیا جائے اور اس پر حمل کرنا دشوار ہو جائے تو مسلمانوں کو ایسے مقامات پر سے ہجرت کرنا چاہیے لیکن
 اس صلح کل تجویز کو بھی عراب بن سعد نے مانع رکھا۔

دوسری تجویز پیش کی دستور حرب کے موافق انفرادی جنگ ہونا چاہیے۔ اہل اپنی مٹی
 دل منافق فوج پر جبر و سرکے عراب بن سعد ماضی ہو گیا اور بات ختم ہو گئی۔ عراب بن سعد اپنے خیمہ
 کو واپس آیا۔ یہاں سردار ان شکر آخری لشکر کو سننے کے لئے منتظر تھے اس نے آتے ہی ان سے کہا
 کہ حسین بن علی بیعت پر رضامند نہیں ہوئے اس کے آپ لوگ اپنے اپنے دھاروں کو جنگ کے لئے
 تیار کیجئے۔ کل انفرادی جنگ ہوگی۔ شمر نے کہا کہ وہ انفرادی جنگ سے کیا بنائیں گے ان کی کشتیاں
 ریزوئے فوج تو ہیں غنیمت کے ہیں۔ بہت مشکل سے چپس ہوں گے۔ میں ان کو بھی ابھی تو دیکھتا ہوں

کہیں سے نہ پائیے؟ کہنے والے نے کہا کہ جو آپ کے گھر کے کھانے والوں کی طرف
 اشارہ کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ اور کچھ لوگ بھی ٹوٹ آئیں گے۔ پھر میں کی شہادت چھوڑ دوں
 گا۔ انہیں وہی ان کا ساتھ پھر لیں گے اور ان کو بھی وہی کی بہت کچھ ہی پڑے گی۔ شہادت
 نہ کرے گا۔ ان میں سے کئی کی طرف چلا۔ اور سب سوا دیں گے۔ ان افراد کی جنگ میں ہارے سپاہیوں کو
 ہار گیا۔ عرابیہ سعد نے کہا تین دن کا یہ کام پایا سا بھلا کتنے آدمیوں کو مار سکتا ہے۔ سپاہیوں
 بھادوں کا ایک ایک کر کے اور تین گھنٹوں میں فاتحہ جو ملے گا۔ سرداروں نے کہا کہ جنگ منظر
 تو اتنی دیر بھی نہ لگے گی۔ عرابیہ سعد نے کہا کہ جنگ منظر میں بڑا منظر ہے اس لئے کہ سینے پر
 تو سرت پائیس ہی پائیں ہیں ان پر سب ہادی نامی دلی نوحی ایک دم سے ٹوٹ پڑ گئی تو وہ ہادی
 نوحی کے بہت سے سپاہی اپنے ہی اہل قتل اسے بھائی گئے اس سے بڑا منظر ہے کہ تین ہی دن
 نہ شروع ہو جائے۔ اور سب یہ کہ اگر بالفرض محال کسی عیسائی بھاد نے ہارے اور تین سپاہیوں کو قتل
 کر ڈالا تو بہم شرمہ کو باہر سے قاتل لگے کہ اسی پر مینا کر دیں گے۔ عرابیہ سعد نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ
 بہت حضرت امام حسنؑ کے کہیں فرزند حضرت قاسمؑ نے اذوق اور اسکے پیادوں کو کچھ بھلا
 قتل کر ڈالا تو عرابیہ سعد نے چلا کر کہا کہ یہ بنی اشم کے بچے ہیں ایک ایک کر کے یہ کی ساری شاہی
 کو کچھ کے قاتلوں گئے اس کا حکم پانے ہی ساری نوحی آپ پر ٹوٹ پڑی مگر کسی کی بہت آپ کے
 آپس آنے کی نہیں پڑی۔ اور سے تیرہ سال کے ۲۵ تیروں سے گھواٹل ہو کر حضرت قاسمؑ
 رہی باہر گھوڑے کی گردن میں ڈال دیں تب یہ یہی نوحی جرات کر کے آئے بڑھیں اور قتل
 کی منزلوں سے آپ کو کھائی کر کے گھوڑے سے زمین پر گرا دیا۔ اسی عرابیہ کی مدد تھی۔ بھلا
 سے بھی کی گئی۔

اب یہ زیدی نوحی پر سے بھائے ہوئے گھڑی سی اذن بھائے کر ایک ایک کر کے بھاد
 کا رد میں آتا ہے۔ رجز پڑھتا ہے پھر صراہ کرتا ہے۔ شہید ہوتا ہے جسے آتے ہیں اور اس کی شہادت

اصل سے اعلیٰ اور کیسی عظیم الشان ہے جس کو جیہ کا ہر سپاہی نہایت سحرانہ طور
 پہچان سے دیکھ کر ہر لحاظ کو ملحوظ رکھتا ہے اور بھوکے اور پیاسے مجاہد کی بہادری کی
 راقی اور مثالوں کی راقی کو ملحوظ رکھتا ہے۔ دیکھ کر کے الفاظ اور جہاد کی تصویریں
 دماغ میں محفوظ ہوتی جاتی ہیں اسی طرح مسند و رجز اور مجتہدین کی تصویریں ایک ایک
 سپاہیوں کے دماغوں میں یکے بعد دیگرے محفوظ ہو گئیں۔ یہ سب نشان و علامت
 ک بڑے اطمینان سے ہر کار بار۔

حسین دن علی نے دن بھر لاشوں کے اٹھانے کی زحمت انفرادی جنگ کی شرط اور
 سود سے خود منظور کر کے سول ل۔ اور زید کی فوج کے ایک ملازم جنگ مغلوبہ سے حسین
 اللہ کے ساتھیوں کا دس بی منت میں مختار ہو جاتا۔ اور حسین کو نہ ہتر فارغ اور نہ ہتر ہشتی
 لانا پڑتی۔ سب کے ساتھ ایک دم سے مر آسمان ہے لیکن ایک ایک دست اور ایک ایک لڑنے
 دن بھر دم توڑتے دیکھنے کے لئے حسین کا ایسا دل پھیلے۔ یہ مشکل اور مصیبت ترین کام حسین
 صرف اسلئے کیا کہ منافق دلوں کا ہر ذرہ رنگ دلا جو ان پر ایمان کے لئے مجھے براہی
 سے رنگ دلا جو تو دلا۔ دلا سو سے رنگ دلا جو تو ترسرا۔ اسی طرح ہر ایک حسین
 یہاں جنگ کو منافقین سے کئے تعلیم اسلام کی ایک دھماکا بنا دیا جس کے علم تبرہ ہو کے
 اسے بچے جوان اور بڑھے تھے۔ جنہوں نے دین اسلام اور تربیت کردار کی نفی تعلیم
 و جزوں اور فقیہوں کے ذریعہ دی اور اعلیٰ تعلیم اپنا شہادتوں سے پیش کی۔

اگر جنگ مغلوبہ ہوتی تو صرف ایک ہی مختصر داستان غم ہوتی۔ اور جو لاد و مینس کی
 مسمومیت لانا ہو گا کہ وہ مسموم کی طرح ایک مختصر نظم میں نظم کی جاتی۔
 شہیدوں نے ہر دم کی داستانیں بنا دیں اس سے کر بلا کی رنجیدی یعنی المیہ مبہا ہو گیا
 ہر مجاہد کی فضیلت عزیمت و شجاعت سے چمک اٹھی۔ ہر سب کچھ آنکھوں سے دیکھ کر وہ سسکر

انقلاب فرہیت کا ہر ناقہ اور لاری ہو گیا اور جس مقام شہادت تھا۔

آج جبکہ فیروز سائنس نے مدد و ترقی کر لی ہے کوئی کساندہ نہیں بستر
جوانوں اور بچوں کے شکر کو ایک لاکھ بیس ہزار سوا سو لاکھ کی رقم کے مقابلہ میں
قب شکر میں ترتیب دیکر کھڑا کر کے اور وہاں ہر ملک اُن کو پورا دی سے لڑا ہے اُن
سیرم کریم کے کہ جس میں عام جرنیلوں کی طرح کے قہر۔ حسین ابن علی نے اپنی منیم اور
دن تو کام میں ہزار ہزاروں سے بڑھ کر کیا۔ مہر کا کام ایمان اور حق پیدا کرنا ہے
کی شہادت ہزار نہیں ہے۔ اس سے وہ قلعہ بنا وقت بے جاوں نے کروں
کر کے مدت میں بنایا تھا حسین نے اُسے آٹھ گھنٹے میں اپنی شہادت سے دھا کر اہل
کھڑا کر دیا۔

نماز کی ملت دوی | عرصہ تین سال کا ہوا کہ لکھنؤ جی کی کالج گراڈنری
قبال کپ کا فائیل پیس بند و یو یو بی بنارس اور سلم و نیورسٹی بیگام کے دریا
میں بہا تھا اور علی گڑھ کی نماز و دعا گول کرنا ہی چاہتی تھی کہ قریب کی مسجد
اسے سنتے ہی سلم و نیورسٹی کے سب کھڑے تھے تیار رہ کر فیلڈ میں بیٹھ گئے۔ یہ مظاہرہ
تاشائیوں نے کیا کہ سب کا احترام اتنا ہی ہونا چاہیے۔ مگر عمر ابن سعد نے فرزند
نماز اور کرنے کی ملت دوی حسین ابن علی اور ان کے خضر ساتھیوں نے تاپائی
تعم کیا اور نماز خیر اور کرنے کے لئے سب کھڑے ہوئے ہی تھے کہ کما خادوں کی کمان
اور تاشائیوں پر تیروں کی بارش شروع ہو گئی۔ زہیر فحش اور آسید صفت میں سے اب
فرزند رسول کے سینہ سپرین کرکپ کے آگے کھڑے ہوئے اور تیروں کو اپنے سینوں
اسی طرح فرزند رسول نے نماز خیر فرمائی۔

یہ کیا عمر ابن سعد نے ایک شب کی ملت عبادت کے لئے تو دیدی لیکن پھر

لکھنے لادی۔ ملت نہ دینے کی وجہ یہ تھی کہ وقت ظہر تک شایوں کو بھی اپنے خوراک
 دینے کی اجازت سے قرابت کی محبت اور رازداریوں کی صحیح منہاجت معلوم ہو چکی تھی۔ اسلئے
 ریشہ بھٹا کر اگر کوئیوں کے ساتھ جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لیے بھی بنیاب سلم
 کے تھیں انکار کیجئے تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لیے بھی تھیں انکار کیا تھا
 فرج کے سپاہی بھی حضرت امام حسین کے لیے بھی تھیں اور ان کے گھر پر تو پھر خود فرج
 علی بن علی کی بیعت کرنا پڑے گی اس نازک حالت کو قابو میں رکھنے کے لئے قرآن مجید
 میں ہر تیرے رسالت مآرکہ میں بھی بھائی کر چلے جائیں اور وہ ہیں نازداریوں کو کیا کیوں
 خود نکول تو نازی ہی کے قائم کرنے کے لئے شہید ہونا چاہتے تھے وہ کب سے گندی اور
 سیاست سے مرعوب ہونے والے تھے اس کے تیروں کی بارش میں نازداریوں کو
 نکال دیا، بیعت کی ایک جہز نامہ تھا دنیا میں مسلمانوں کی ہدایت کے لئے قائم کر دی۔
 جیسا خلیفہ دیکھے ہی اس کے ماننے والے۔ یہ بھی ناز سے بے نیاز تھا۔ یقیناً جو
 نام کو انحضرت کا انجیل کہے اسے ناز سے نوازا سو گوار۔ اور یہ ہے یہ نہیں چلتا کہ
 فرج نے نازداریوں سے ان کے لیے پڑھے تھے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جو جواب
 یہاں پہنچایا اس سے بڑھ چلا ہے کہ وہ ناز کے برکات کا بھی قائل نہ تھا۔ اس
 کو تو علیؑ نے مسلم بنیوی کے دور اگرچہ وہاں کھلاڑی تھے عماران کی اتحاد سے ہی کھیل کے
 میدان میں فی الفور بیٹھ گیا۔ اسی بنا پر جو میں کہتا ہوں کہ مسلمان یہ دنیاویان کے ساتھ ہی
 مسلمان بھی رہتے بلکہ کچھ منافق تھے۔ پس اگر حسین رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لیتے تو شہید نہ
 بنیں آج دنیا میں ایک سنی بھی نہ ہوتا۔

ما بقول باج طاطہ کا زرب | دشمن اسلام ہو سنیان کا ہیں تو خیال تھا کہ
 حضرت محمدؐ نے ہی اہل شتم کا اقتدار بڑھا دیا ہے کہ اسے اسلام کا دشمن مانا گیا ہے۔ اس لئے

جہاں اسلام کا مقابلہ دیگر مذاہب کا تھا اس نے پورے پھر دین اسلام کی مخالفت میں اسلام قبول کر لیا
اور پھر اس بات کی کوشش کی کہ اسلام سے بنی ہاشم کا اقتدار بڑھے بلکہ بنی ہاشم پر
نامہ افغانیہ، اسی کی نصیحت اس نے عثمان کو کی اور جو اس کو بھی مشورہ دیا کہ عثمان کی خدمت
میں اپنے گھر پہنچے۔

معاویہ نے اپنے باپ ابوسفیان کی کوشش سے شام کی گزری حاصل کر کے عسکر را
یہیوں اور یار میں بنی امیہ کی خدمت کا عزیز قریب ہوں تاکہ وہ ذات جو اسلام کی وجہ سے اس کو دہلی
کو حاصل ہوئی ہے اس کا بنی امیہ کو ہوا۔ اس دعوے کے جملہ دفعہ کی پورے وہ دہلی کیلئے
عمر بن سعد فرزند رسول کو یا بن فاجر لکھ کر غائب کر دیا تھا تاکہ شامیوں کو فرزند رسول کی کشتی
معلوم نہ ہو سکے۔ اور یہی وہ چھتے رہیں کہ حقیقی حادثہ رسول بڑھ رہے اور اس پر ہوا کہ عسکر را
تھا ہی نے خراج کیلئے جس کے باپ کا بھی پتہ نہیں ہے۔ اقتدار پسند ہندو امویوں سے
کیا کیا کر لیا خیرات کرائی۔ بنی ہاشم کے سب سب میں مقابلہ کرایا۔ کافروں کا دھڑ بٹایا
اسلام کے خلاف جنگ کرائی۔ مسلمان بنوایا۔ پھر بنی ہاشم بنی کر یہ مجھ بٹ دھرایا۔ اور یہ
اٹھ گرجا کر لے گیا امیہ کی خدمت کا قریب ترین عزیز اور جانشین تھا۔ اسی جملہ کی پورے
کے عمر بن سعد کا قول یا بن فاجر۔ کتا اٹھ جائے فرزند رسول نے اپنی آواز استغفار
اور مستعد نظموں سے گایا۔

دس گواہیاں | فرماں گاہ کہ جب کہ فرزند رسول نے منافقین امت کے لئے دس گواہ
ایمان بنادیا جس میں سب سے پہلے داخل حضرت عو کا ہوا اور وہ اسکے پہلے مسلم یا کچھ اور بنے
بغیر نہ اپنے دین نا کچھ سے شامیوں اور کوفیوں کو راہ حق دکھائی۔ ان کے بعد ہر ایک
مجاہد اپنے اپنے رجب سے اور موقع موقع پر فرزند رسول نے اپنے نظموں سے گروہ امت
کو سراہا ستیغم دکھائی یہاں تک کہ یزید کی مٹیوں میں فوج کا ہر ایک سپاہی یزید کی کفر

قرابت اور بالائینی کی محبت سے باخبر ہو گیا۔ ایسی حالت میں سوانح ان مہتمم نے اپنے
بانیوں کو بھاتا شروع کیا یا کہ جو کچھ وہ بزرگوں اور شخصوں میں دیکھ سکتے تھے وہ سب
ان کے غلط ہے غلط بیانی کے الزام کی روکے لئے فرزند رسول نے یہ تعبیر کیا۔

(ترجمہ) بھی نسبت تو وہ کہیں کون ہیں، پھر اپنے نفسوں کی طرف رجوع کرو
اور انہیں قہا کرنا، پھر خود کو ذرا قتل کرنا اور میری حریت کو برباد کرنا تمہارے لئے
لوگوں کو مناسب ہے کیا میں تمہارے نبی کا بیٹا نہیں ہوں کیا میں اسی نبی کے رشتہ
کے چچا کے بیٹے اور سب سے پہلے مومن سب سے پہلے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم کی ان تمام امور میں جو وہ خدا کی طرف سے لائے تصدیق کر نیوالے کا بیٹا نہیں ہوں کیا
پہلے شہیدوں کے سردار حضرت حمزہ علیہ السلام میرے چچا نہیں ہیں؟ کیا حضرت جعفر بن
ابیطہ کے ساتھ اڑنے والے میرے چچا نہیں ہیں؟ کیا انہیں وہ حدیث یاد نہیں جو حضرت
رسول مزار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے بھائی حضرت اہم بن علیہ السلام کے
معلق ارشاد فرمائی ہے کہ وہ دونوں جو انان جنت کے سردار ہیں جو کچھ میں کہتا ہوں
اگر تم اسکی تصدیق کرو تو وہ حق ہے؛ بلکہ وقت ولادت معلوم ہو کر اللہ تعالیٰ نے
میں کو سر زلفش کتا ہے، خدا کی قسم میں نے جھوٹ نہیں بولا، اور اگر تم مجھے جھٹلاؤ تو دیکھو تم
میں ایسے لوگ ہیں کہ اگر تم پوچھو گے تو وہ تمہیں اسکی صحت کی خبر دیں گے پوچھو جو جعفر بن
عبد اللہ انصاری اور سعید خدری، پہل بن پہل السعدی اور زید بن ارقم اور مالک بن انس
سے وہ تمہیں بتلا دیں گے کہ انہوں نے یہ مبارک حدیث سرکارِ دو عالم سے سنی ہے کیا میرے
خون بہانے سے یہ تمہیں نہیں روک سکتی۔

اس پر شہر اور حضرت حبیب میں رد و بدل ہوا۔ تب حضرت نے فرمایا: اگر تمہیں
اس میں شک ہے کہ میں تمہارے نبی کا بیٹا ہوں، خدا کی قسم تم میں اور دوسرے لوگوں میں

[illegible]

ہمدام کے (مانے) جیسے قطع کے سال بھیج اور ان پر تحقیق کے واسطے (یعنی محققانہ)
 ملاحظہ فرما لیا جیسا کہ وہاں موت کے جام الپا ہے۔ کیونکہ انھوں نے نہیں ٹھیک لایا اور ماری
 کی اور تو ہمارا وہ ہے۔ تجھ پر ہم نے توکل کیا ہے۔ اور تیری طرف ہی ہمارے
 فوج (یعنی ہمارے) اور ہری پیش قیامت اور سب سے بہتر زمینوں کو سب کے آخر
 میں کرتا ہے۔ پھر کا دستور یا عقائد کا رختہ کھام پر وہ چیزیں پیش کرنا ہوتے
 تھے یا پڑھنے والا اور ادا کے منظم کر دینے بھی ایسا ہی کیا۔ ایٹم ہم موت ایک پھولے
 کے برابر ہوتا ہے لیکن اس چھوٹی سی چیز میں بے پناہ انقلابی طاقت ہوتی ہے۔ جبکہ
 نیرو انصار وہ بہ شہادت پر قائم ہو چکے تو مصیبت اپنے دامن کو سایہ کر کے ایک آخری ہدیہ
 کے شامی سپاہی جو مصیبت میں قرآن کے ادا کرنے پر بلند کر کے اپنی جانیں بچا چکے تھے
 کچھ از صحن قرآن یاد ہے جہاں آپ ایک ہمدی پر تشریف لائے اور اپنے دونوں
 ہاتھوں پر حضرت علیؓ کو بٹھو کر فرما کر کہا: "یہ دو تین دن سے بھوکا اور پیاسا ہوں۔"
 اور جسے اسکی ماں کا دودھ خشک ہو گیا ہے۔ اس کی حالت غیر معمولی ہے۔ اس کو عقوبت
 پانا چاہیے۔ تم اگر یہ سمجھتے ہو کہ میں نے کچھ پلانے کی بات کی تو اس صلیبی ہوئی اور
 اس سے بڑا ہے دینا ہوں تم خود آؤ اور اس کے عقوبت پانی پیاؤ۔ پھر شیر خوار کی جانب نظر کرنا
 یا تو اس رحمت خدا کا نذرانہ ہے اپنی محبت ان اشیا پر تمام کر اسے۔ یہ سنتے ہی بچے نے
 اپنی انھیں سی زبان سوکھے ہاتھوں پر پھیرا شروع کر دی۔ فوج غریب میں مل رہی تھی۔ شامی اور
 اسی سب ہی کہنے لگے کہ مصیبت پر تو کہتے ہیں یا قرآن مصر ہونے کے کیا تصور کیا ہے۔ اسے پانی
 میں نہیں دیا جاتا۔ کچھ اپنی بے بسی پر رونے لگے کچھ نے پانی پلانے کا ارادہ کیا۔ فوج کی یہ
 حالت دیکھ کر عمر ابن سعد پریشان ہو گیا۔ اس نے حرم کو حکم دیا۔ عین کے کلام کو قطع کر دے
 حکم اپنے ہی طرف سے ترکش سے زہر آؤ زمین بھال کا تیر نکالو اور دوش پر سے کمان اتاری۔ تیر

جنگوں میں جو کہ لڑا کرتا کار اس کا ہاتھ قلم آیا اور تیرہ میں پہنچ گیا، اتنے دنوں کے بعد
ہمارے چوتھے بڑے بھائی علی شہزادہ خاں کا چھوٹا بھائی کے بارے میں خبر آئی، یہ حسین کے
بھائیوں کا لڑکا تھا۔

علی کے تیرہ سو چھوٹے بھائی تھے حضرت علی رضوی کے لئے اس لئے کہ ان کو تھا تو کیا یہ
حقیقت میں حیرت انگیز منافقت کا گواہ ہیں، ان کے بھائیوں کی بناؤں اور عملی منافقت میں وہ تو
پرست ہو گیا، غرض یہ کہ ہر سپاہی کے اس بارے میں یہی حکم کی قابل غور تھی کہ
عوام مخالفین کے لئے منافقت، حضرت علی رضوی کی شہادت کے ذریعہ انقلاب پیدا کرنے
کیلئے اور منافقت کے قتل کو صورت دینے کے لئے انہی کا کام آیا، شہادت کے بعد ہی
امویوں کی سیاست کا دعوا شروع ہو گیا، مگر غرض ان کی اپنی مہم میں کامیاب ہو گئے۔

شہداء کی تاریخ تھانے کا کام جو کہ سب کے شکل اور معیار تھے	حضرت علی کی میت
مقام کے لئے بڑے صاحبزادے کی ضرورت تھی اس لئے سب کی	پڑنا کیوں کی

وہیں غرض میں غلام غلام سے آغاز کرتے اور گلی شہداء میں لڑائیں، کسی کے دفن کی آپ کو نظر نہ
فرز نہ رہا، علی شہزادہ کیوں دفن کر دیا؟ آپ امویوں کی بربریت سے واقف تھے، یہی وہی وہی
ہی تھے تو حضرت امیر حمزہ کا جگر ٹکڑا کر چاہا تھا، آپ یہ بھی جانتے تھے کہ مرنیکے بعد مستحق کیا تھا
اسیے کا سہاگہ کہتے ہیں، انہوں نے کھڑے کھسوتے ہاتھ تھے، ان کو گھبراہٹ کے سہاگہ پاواں
کیا جاتے تھے، سردیوں کو تھیں سے ہوا کر کے نیزوں کی نوکوں پر شہر شہر تشہیر کرایا جاتے تھے، پس اگر
علی شہزادہ کو فرزند رسول دفن نہ کرتے تو ان کا پھر ہمارا سہاگہ سے جدا کیا جاتا، ان کو کئی نوک پر بند کر کے
تشہیر کرایا جاتا، سعادت یزید میں بعد منافقت تھے ان کی کثرت اور ان کو ہمارے پروردگار نے ان
میں ذہنی انقلاب اور حق و باطل میں امتیاز و یافت کرنے کی فکر پیدا کرنے کی غرض سے حضرت
علی شہزادہ کی شہادت ہو چکی تھی اب اگر ان کا تھا سہاگہ شہر شہر تشہیر کرایا تو مسلمانوں میں سخت

حضرت فیض القلوب پیدا ہوا جس کے کئی بیٹے تھے یہ بڑے اور غریبوں کے مکانات سے
اس لئے ان کی خوش کو پہنچا کر کیا اور یہ میرا۔

حضرت اسلام ... مسلمان وہ ہیں جس کے ہاتھ زبان سے کسی انصاف نہ ہو چکا ہے
وہ خود وہ بڑے ہیں اور ان کی اس عالم پر کیا جاتا ہے جو ان کو ... امام خلیفہ دو ہے جو ہر مسلمان کو
اور کسی اور سے انسان کو (تقریباً) ان سے نصرت پہنچانے سے منع کرے اور اس کے ...
کے کئی اہل مثال پیش کی اس عالم کے لئے یہ آپ کی ایک زبان سے میں اور ای خدمت تھی۔

ذوال عصر کا وقت ہے اور اس کو اس کا نام رکھ کر رکھ دوں پست زین
پست زمین پر گرسے انعام کے پانی آپ کا سر قائم کرنے کے لئے اور اسے مگر جو قریب آیا اور فرمایا
اٹنے پر وہ بھاگا۔ چالیس آدمی ایک ایک کر کے آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے بڑے
مقدمہ کر کے بیت سے لڑ کر رہ گئے۔ آخر میں شرایا، آپ نے ثمر سے فرمایا۔ میں چنے کے
کا اور مہان ہوں میں خود مرہاں گا۔ بہرہ خون سے اپنے اہل حق کو مت رنگ۔ کہو کہ میں
بے مہین ہا ہوتا کروں یا میں؟ مشورہ ہو کہ جس کی قاتل ایک مسلمان تھا۔ اس طرح حسین ابن علی کا
سوکھا کھا جلیخ اسلام کہنے کی حالت میں گندہ غرے کا آیا۔ حضرت عمر غیاث کہتے تھے کہ
اگر میرے بعد حضرت علی کو خلیفہ منتخب کیا جائے گا تو وہ سب کو مسلمان ہی بنا کر دم لیں گے
اسی طرح اگر حضرت علی کے بعد حضرت حسن اور ان کے بعد حضرت حسین خلیفہ بنائے جاتے تو
یقیناً کسی مسلمان کے ہاتھ زبان سے کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچتا۔ اور آج دنیا میں اس طرح
پر امن اور غیر رسوائی مسلمان گنتی عزت کی نگرے دیکھے جاتے۔

بعد شہادت ... انقلاب ... انقلاب ... انقلاب ... زمین پر انقلاب ... آسمان پر انقلاب ...
فرز عمر کے یمنوں میں شہداء نماں آگ سے انقلاب ... شہداء کی واثوں کی پانی سے گھوڑوں کے
سروں میں غرق انقلاب ... کوئی اور شامی سپاہیوں کے دلوں میں انقلاب ... بعد عصر اہل کربلا

ہر سانس لینے والا اپنے دل سے پوچھتا ہے

یہ کیا ہوا ہے؟ یہ کیوں ہوا ہے؟ — اب کیا ہونا چاہیے؟

دشمنانِ اہلبیت، قاتلانِ مصیبت، اور پیرِ پیدِ پرست اور چھارہ ہونے سے ہٹنے کی
یہی کہ حقیقت ہے تعاقب ہوئی، فرزندِ رسول کی معرفت سب کر ہوئی۔

آغا خانِ نظام | عن کی زبان مصیبت کے پتے ہوتے سخت کی، ان کے دل کی رہنمائی دے
میں ہندو لکھنے قبل سامنے کے سامنے سینے کے خون کے اپنے تھے اب سزا پانچوں کی نفرت کے
قابل ہوئے، بندہ اپنے کھل گئی اور سب غلام ہیں اُس نے ہانپنے لگے اور تھک کر چلے گئے، اہلبیت
کے اپنے شوہر کے ساتھ بڑی ہی فوج میں موجود تھے اس نے ایک کھواہی اور دنیا میں جنت کی جنت
اور کتنا شروع کیا، کھنڈ لے کر بن دانی کی اور آریا رسد شہر علی شہر و دہان کی بیٹیاں
رہی ہائیں گئی؟ حکم تو صرف اشری کا ہے رسولِ خدا کے خون کا عرض لینے والا تھا، ہوشیار
ابن زیاد کو اس کے جوتے دار میں عہدِ شہرین صلیف نے صلیف دست کہا اور دست
دست کی۔

کوزیں گئے رہا | علی مرتضیٰ کی زبان دست رسول کہ قیام کی بیاں جنابِ اہلبیت
تر حکم سب بالا کو تو میرا دسی بہت ہو تھیں تو انھوں نے اپنے منہ میں گھونٹ لیا، اہلبیت
لے بہرہ کو غالب کر کے گیا۔

”بہرہ و شاکہ کے“ اے علی، فریب کے تلو اکبر، دے جو اندر کے کرم
بیشہ اور سیدہ ابو کو تم نے بھی سنا ہے، اور قمار کی پہنچ اچھا اور گریہ کہیں نہ تھے
لے کو تو، تو تم نے ایمان کو دھوکہ اور فریب کا فریب بنا رکھا ہے۔ نہیں معلوم ہونا چاہیے
تمہاری جماعت میں سے جس قدر افراد میں سب کے سب دشمنانِ دین اور مخالفینِ حق ہیں، بھڑا
لوت اور بھڑکے ساتھ اس قدر گستاخ ہیں کہ ان کے سامنے شیطان جیسا شکر بھی نہ ملے گا ہے

وہی اہل بیت میں گناہ بہت ہے گا۔ اور جو توہان کا کہہ رہے ہیں کہ انہیں انصاف ہے ہرگز
کوئی سے شام تک۔ اپنے وہی فوج کے سرداروں نے یہ کہہ دیا ہے اپنی فوج کے
بھائیوں کے انتقام کے آثار پائے بنیاد کے نیچے کے نیچے کو ستر گز میں اور ان
روئے رکھا اور کہے کہ ہوا کا بیج پلٹ گیا۔ اب وہ انہیں کو ان کے شام کے نیچے
استادان اہل بیت کی کوئی آبادی دہی اور یہ مشورہ کیا کہ ایک خارجی کے غیور وقت کے یہ
فوج کیا تھا اس کا سر زید کی طرف بھیجا جا رہا ہے۔ یہاں کی عورتوں کو قید کیا ہے۔

کوئی سے وہی اہل بیت کے کناست کناست کے قافلہ رواں ہوا۔ مگر یہ میں ایک حضرات
سراقدن کو پہچان کر اپنی قوم سے کہاتے تو سب سے رسول فرزند تو ان میں ابن علی کا سر ہے۔
انصار علیؑ شہر اکبر آباد میں سے اور کہا کہ یہاں تو ہم سے بیزار ہیں مجھوں نے اپنے رسول کے فرزند
کو ظلم و ستم قتل کر ڈالا ہے۔ غیر چار لاکھین ہجرت کر چکے ہیں وہاں کے مردوں اور
عورتوں نے نفرین کی اور کہا کہ اے اولاد ایٹھیا کے قتل کرنے والوں ہاں سے شہرے گل ہاؤ۔
جب شہر متصل میں لگا ہوا ہے تو وہاں پر بھی ایک شخص نے کہا کہ یہ غلام رسول کا
کام ہے نہ سننے ہی تو اس اور غزوان کے چالیس ہزار شاہ عادل نے میں ہر قسم کھائی کہ میں
کو قتل کر کے ہر قسم کو بھین لیا جائے۔ جیسے ہی اسکی اطلاع یزیدوں کوئی انصاف نے شہر میں
داخل ہونے کا ارادہ ترک کیا اور رجز چاہنے۔ یہاں ایک گروہ نے مظلومیت کی رسول پر
وہاں شروع کر دیا۔ غلامان نے یہاں سے بھی جلدی کر لی اور قسرت چاہنے۔ اہل قسرت
نے شہر کے اور اواز بند کر ڈئے اور ان پر صحت و طاقت کر کے پھر برسائے اور کہا کہ اے اہل قسرت
اولاد نبی اکو قتل کرنے والے بغداد میں ہمارے شہر میں داخل ہرگز نہ ہو سکو گے۔ پھر جب یہ غلامان
ستور چوہے تو وہاں بھی ان پر نفرین کی گئی۔ باوجود ان کے قاتل کی انتہائی کوشش کے ان
غلامان پر ہر جگہ صحت کی گئی اور شکل و صورت پر پانچ سکے۔

نتیجہ کی جوتی میں یزید کا روبرو ہوا تھا اور اسے بھانسنے کے بعد
 تھا۔ یہ جیسے ایک مشت عمامہ رکھا تھا۔ اور سامنے منہ کی صحت
 و عمارت دیکھ کر میں ہلکے ہلکے ہوتے تھے۔ نضرانی سفیر روم نے سر جھین کر یزید سے
 پوچھا کہ یہ کس کا سر ہے؟ یزید نے جواب دیا کہ یہ سر حضرت محمدؐ کے نواسے حسینؑ ابن علیؑ کا ہے
 جس نے ان کو اسلئے قتل کرا دیا کہ یہ دینی مخالفت تھے۔ نضرانی نے کہا اسے یزید صلیت کو تجھ پر
 اور تیرے ہمارے اہل کی کہ تو نے اپنے نبی کے نواسے کو قتل کیا۔ اس نے یہ سزا دے خلافت عطا یا تو؟
 اور پھر وہ نبی جو خاتم المرسلین ہو اس کا نواسہ..... خدا تمہارے دین کا پرکھے۔ تمہارا
 دین کیسا ہے۔

نضرانی کے مکالمہ سے معاذیہ کے پرہیزگاروں نے کاپول کھل گیا۔ شامیوں کو معاذیہ ہو گیا
 کہ یزید نہ انحضرت کا عزیز و قریب ہے اور نہ مقداد خلافت ہو۔ مگر جو مقداد خلافت عطا اسے
 اس ملعون نے قتل کر دیا اسلئے نضرانی پر یزید کو غصہ آ گیا اور اسے قتل کرا دیا۔
 وہ یہ وہیں پر یزیدیت کی عمارت کو معاذیہ نے کام کیا تھا وہ ڈھانچا چکی تھی۔ یزید
 اہل لہوت اور غرور کے نشے میں سرشار تھا اس نے اسی مستی میں چند شرطیں پڑھیں۔ جس کا مطلب
 یہ تھا کہ آج میرے آباد اہل و انس میں خوش ہو رہی ہو گی اسلئے کہ میں نے آج ہاشم سے بددلیلیا
 اور اب جو کہ ہجرت کا خاتمہ ہو چکا ہے اسلئے اس نے نہایت آواز دی سے اپنے آبائی مذہب اور
 اعتقاد کا بھرے دربار میں اعلان کر دیا۔ اور وہی کہہ بیٹھا جو اس کا دادا ابو سفیانؓ کہا کرتا تھا
 محمدؐ پر نہ دیتی آئی اٹھتی اور نہ وہ رسول تھے۔ انھوں نے تو بنی ہاشم کا امتداد بڑھانے کے
 لئے اسلام کا ایک ڈھونگ رچایا تھا۔ بھرے دربار میں یزید نے اپنے اس اعلان سے
 سیاست آگے امیہ کے تابوت میں آخری کیلیں ٹھونک دیں۔ منافق نے اپنے مذہب کا
 اعلان کر دیا۔

سب جناب از سب عالم اسد علیا نے لکھا ہے ہرگز یہ تعبیر شد فرمایا۔
 اسے بڑے صفا اسد عالمی کیا تو نے اعلان عالم کو ہاں ہے اور تنگ کر لیا
 اور مصائب اکام الال کر کے اسیر بنانے کے باعث یہ ظن قائم کر دیا کہ اسد کے
 نزدیک اقرب ہے اور ہم ذیل و خوار ہیں ایسا ہرگز نہیں بلکہ حق ہے اس بے محل خوشی ظنی
 کے باعث اعتقاد تیرا کبیر اور حماقت ہے۔۔۔۔۔ اس خوشی اور غریبہ اشیا سے کیسوی بہر
 کر کے کیا تو نے خداوند عالم کے اسد رشاد با صواب کو نہیں سنا کہ کفار کو جو ملت دہی گئی
 ہے ان کی بتری اور بیہوشی کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ سرکشی اور عصیت کی طینہ
 میں نہ کا حق طری ہو لیں۔۔۔۔۔ کیا تجھے شرم نہیں آئی کہ اختراع رسول کو اس منظر عام
 کا خوشی مناتا ہے۔۔۔۔۔ ایسے غیث الاصل سے رقت تعجب اور دم کی کیا امید
 ہے جو ابتدا ہی سے اس دنیا کے جگر چبانے کے عادی ہیں اور جس کا گوشت خون شد اہل
 ساتھ پیدا ہوا ہے اور ہادی طرف بعض دگیز کی نگاہ سے دیکھنے والا ہادی عداوت میں
 کو ابھی کر سکتا ہے۔ ہر آئے ابن غیث بیچ بدی کے استعارہ پڑھ کر یہ غلبہ بیان کرتا ہے
 اگر میرے گزشتہ آباء اجداد موجود ہوتے تو میرے اس فعل پر سر جہا کے لئے کوئے ہوتے
 دیتے کوئے یہ بڑے ترے دونوں ہاتھ کبھی بھی شامل ہوں مالا مال نے غیث اس مقام پر چھڑا
 اور اسے جہاں رسول پورے دیتے ہوتے تھکتے تھے۔۔۔۔۔ لئے طوں آئے اپنے
 اجداد کو خوشی کے باعث پکار رہے یقیناً تو بھی انکی طرح جہنم میں جاگزیں ہو گا اس لئے
 یہ خواہش کہ گاہ کہ دنیا میں میرے ہاتھ پاؤں شل ہوتے تاکہ کسی پر ظلم نہ کر سکتا اور اگر
 ہی ہوتا کہ کسی کو رسائی تکلیف نہ دیتا اور جو کچھ عالم دنیا میں کیا ہے نہ کیا ہوتا
 لئے خواہی رسول بڑے کے بھروسہ دار میں یہ غیث وہ دہی کی کہ مستحق وہ ہے ہر
 ہاتھ یا زبان سے کسی کو نقصان نہ پہنچے۔

تجربہ کی بات ہے کہ شکر شیطان نے شکر خدا اور خدا عالم کو قتل کر دیا اور ان خبیثوں کے
 ہاتھوں سے خون کے قطرات گرتے ہیں اور شدائی لٹھیں بگیوڑا کھنچتے ہوئے
 پاکستان میں موجود ہیں۔ اسے ملعون، آج تو نے ہمارے مردوں کو قتل کرنا، اور احوال
 کو برباد کرنا، اگرچہ قیمت سمجھ رکھا ہے لیکن عنقریب تجھے اس کے حوصلے مذاہب کا سامنا
 کرنا پڑے گا تب تجھے پتہ چلے گا۔ بس ہم اللہ کی طرف شکایت کہتے ہیں اور اسی پر
 بھروسہ ہے۔ تجھے جتنی کوشش اور فکر کرنا ہے کر لے۔ اللہ ہمارے ذکر خیر اور وحی
 الہی کو آخر تک پال دے گا اور قریب اس عجب اور اسل فیج کے باعث تجھ پر نعمت
 ہوتی رہے گی۔ اور تجھے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ عنقریب تیری زندگی کے
 دن شرم برباہیں گے۔ "تیرا یہ لشکر کام نہیں آئے گا۔"

عام بغاوت | انقلاب کی لہر مگر قبا کے ایک قبا سے لہرائی ہوئی نہیں اور
 قیامت تک اٹھتی ہوئی چلی جائے گی۔ ایک فرد ہو یا پوری قوم، ایک شہر ہو یا پورا ملک
 ایک ملک ہو یا پورا براعظم، مستبد حکومت ہو یا مستبد نظام، جمہوریت ہو یا اشتراکیت
 ہم نے ہمہ جہتی انقلاب کی لہر کو روکنے، ٹکڑے بنانے یا دبانے کی کوشش کی اسکا
 انجام عجزناک ہوا۔ اسکی تفصیل ایک ضخیم کتاب چاہتی ہے۔

ہر طرف ہاں ڈارۃ المحبین کے نعرے بلند ہونے لگے۔ کوہ و حجاز میں انقلاب
 نے کروٹیں لیں خود شام میں ایسے افراد پیدا ہو گئے جو قتل حسین کو بدترین فعل سمجھ کر یزید اور
 بنی امیہ پر لعن کرنے لگے اس وقت جو بھی خلافت کا دعویٰ دار بن جاتا دنیا اس کا ساتھ دیتی
 عبداللہ ابن زبیر نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا۔ خون حسین کا انتقام لینے کے لئے اپنی خلافت
 کا اعلان کیا۔ حجاز، یمن، عراق اور مصر نے عبداللہ ابن زبیر کی خلافت کو تسلیم کر لیا۔ اگرچہ
 اس وقت حجاز، یمن، عراق کی فوجیں لیکر مشرق مغرب اور جنوب کی جانب سے شام پر

ملا کر دینے اور سلطنت بنی اُسی کا اسی وقت خاتمہ ہو جاتا اور یہ سلطنت اسلامیہ کے خاتمہ پر
 مبنی ہو کر خاتمہ ہو کر اب لغویہ میں اپنی کتاب خیر بن معاویہ کے صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہیں کہ
 "ثبات حسین سے ایک یہ بھی اثر ہوا کہ شیعیت ان اہل فاریں میں بھی عام ہو کر پھیل
 گئی جن کا قلعہ امام حسینؑ کے بطور ولادہ کے قائم ہوا تھا اہل فاریں امام حسینؑ اور ان کی
 اولاد کو اس نے لیا کہ سخن ملکات سمجھتے تھے کہ امام حسینؑ کی اولاد میں خالص عربی خون اور
 خالص فارسی خون کی آمیزش ہو گئی تھی۔

اب حسینؑ کا نام انقلاب تھا۔ سلیمان ابن جندبہ نے کوفہ میں انقلاب پیدا کر دیا
 حضرت حسینؑ ابن علیؑ نے مدعا شور اپنے آخری غلبہ میں یہ تشناکی تھی کہ امیر فخریہ یوں کہ
 موت کے جام پلائے وہ پوری ہوئی اور فخریہ نے قاتلان شہداء کو چھین کر موت
 کے جام پلائے۔ عمر ابن سعد کی بیوی امیر فخریہ کی حقیقی بہن تھی اس موت نے بجائے اپنے
 نموس شوہر کی مبالغہ آمیزی کی سفارش کو نہ کہ اپنے بھائی فخریہ سے کہا کہ اپنے بھائی کی
 موت کی مذہبیت سے نجات دلائے۔

بزرگ بے نقاب | مدبر کی وفات کہنے ہی پر یہ آگ بجولا ہو گیا مسلم بن عقبہ
 مدنی لجزی ایک جابر شیطانی کہتا ہے کہ انا مقرر کیا۔ یہ ایک منادی نے دمشق کی گلیوں
 میں یہ آواز لگائی "لوگو! ہمارے عطا یمن ہوں تو جنگ کے لئے جہاز کا رخ کرو۔ ہر شخص
 کو سو تو دینار تو اسی وقت لینے ہائیں گے۔ اس خبر کو سنتے ہی بارہ ہزار آدمی تو اسی وقت
 تیار ہو گئے۔ مدینہ پر حملہ کیا جسکی روک تھام اسی مہینے میں جزیہ خط یزید کو روانہ کی جس
 نے ایک ہزار سات سو تو صرف صحابی رسول قریش انصار۔ معاہدین قتل کر لئے اور دس ہزار
 عوام نہایت بیدردی سے موت کے گھاٹ اتارے۔ مساجد کی بھیرستی کی اودھ کو گھوڑوں کا
 پھیل بنایا اور مقدس مقامات کو تباہ کر کے ان کو لوٹا جو کچھ قتل ہونے سے بچے ان کو

بیک کا غلام بنایا، چھاپے کے پریس کی غلامی سے انکار کیا ان کو روکے سے لایا گیا۔ مگر
پہلے علمی اور سنگا ہی، پھر وٹھائے دانشورین کے زمانہ میں قلم کی گتیں تھیں ان میں سے
بعد کو منہدم کیا اور باقی کو بند کر دیا گیا۔ سسر اپنے منہ میں لکھا ہوا:

ہم نے غریب تلوار میں پلائی، ان کے برے مٹے آدمیوں کو قتل کیا، اور سارے
کو قتل کیا، یہاں تک کہ شہر کو پاک و صاف کر دیا اور ان کی لاشوں پر کھوڑے دوڑائے تھے
نہ تک ایسا موضعین کی حمایت کے مطابق فوج اسٹ کھسٹ کی، پس اس اسٹ کا شہر ہے
اس کے میرے دل کی پیاس کو بجھایا اب میں بیمار ہوں اور موت کا انتظار کر رہا ہوں۔

جب رخصت ہوئے یہ خط اپنے بیٹے سے لکھ کر دیا تو وہ زار و قطار پیچھے جمع کر دئے گئے
پھر دئے گئے کا سبب پوچھا تو اس نے کہا "جو لوگ اپنی دین سے اڑے گئے ان کے
قتل پر دور رہا ہوں ان کو قتل کر کے ہم لے آئے آپ کو قتل کر لیا ہے۔" اس پر پڑ پڑے کہا
میں نے بھی انکو قتل کر کے اپنی پیاس بجھائی ہے۔

میر کے مظالم کی طویل داستان میں سے صرف ایک جو معشر کی کہانی سن لیجئے
میر بدی فوج کے ایک سپاہی نے ایک زچہ سے کہا کہ جو کچھ تیرے پاس ہے وہ میر سے
سامنے لا کر رکھ دے وہ خدا کی قسم میں تیرے اس بچے کو قتل کر دوں گا۔ اس پر چھٹے جواب دیا
تیرا بڑا بھو۔ یہاں ابی گیشہ انسانی سماجی رسول کا چہرہ ہے۔ پھر اپنے بچے کی طرف مخاطب
ہوئی اور کہا "میرے یہ بچے یہاں سے خدا کی قسم اگر میر سے پاس کوئی چیز ہوتی تو تیری جان
بچانے کے لئے میں اسے موقع میں دیدیتی۔ اس نوبی نے ان کا درد دھینے کی حالت میں اسکی
کامنگ پکڑی اور ان کی گود سے ٹھیسٹ کر اس کو دیوار پر اس زور سے پٹھا کر پٹھے کا
پھینکا پھٹ کر زمین پر کھج گیا۔ یہ فوجی بے اس کے گھر سے نکلا تو اسکی آدھا منہ کالا ہو چکا تھا۔
میر کی تارا ہی کے بعد کو پڑ چڑھائی کی۔ وہ میں مسلم بن عتبہ مرا۔ اسے دفن کر کے فوج

نوح کی عذاب پر بھی لڑکچہ لڑکوں نے جو کچھ دیکھا اس قوم کی لاش نکال اور اسے
بلا کر ملک میں ادا کیا۔

سنو کی نوح اب حسیں کی سرکار کی میں تھی میں نے فریاد پہنچے ہی سن ہی ادا کر
کر انصافوں کے فریاد بیت اللہ پہ تیر کی بارش شروع کر دی، اس طرح کبریا مہم ہو کر
اور اہل بنیادیں تک میں گیلیں اہل کو یہ سوچ کر ہم کر رہے تھے کہ اگر اہل شام کی نوح
پر عذاب ہو گئی تو ان کا انجام بھی دیکھا ہی ہو گا جو اہل مدینہ کا ہوا تھا۔ مہر ربیع الاول
کو زید مرگیا، شامیوں نے گڑ کا حصار و ختم کیا اور شام کی طرف پٹے ٹیکیں اس میں سے ہر
اہل عباد اور اہل مدینہ کے ہاتھوں قتل کر دئے گئے۔

حسین ابن علیؑ اپنی نوح کو بچانے کی غرض سے غیر معروف
رہن کو امداد کیا۔

ساتھوں سے مکر رہیں اور ہاتھ کر ایک ایسے مقام پہنچیں کہ
مہاں پانی آیا اب نوح نے شہت پر اس کی وجہ سے اپنے قریب سے نکال دیے اور کہا کہ
اپنا منہ کا ہم آگے رہیں گے۔ رات کا وقت تھا حسیں پانی کی کماش میں غلام کا شکر
کرتے یہ مدینہ کے قریب پہنچے یہاں بات ختم ہو رہی تھی اور اسے یہ چہ دشوار کو وہاں جو
پریشانی کی حالت میں اسے بیت دو دریا ایک اونٹ اور ایک آدمی ملتے ہوئے نظر آیا۔
اپنا گھمڑا دوڑا کر اسکے قریب ہو پوچھا تو دیکھا کہ اونٹ پر پانی سے بھری ہوئی مشکیں لٹائی
ہوئی ہیں حسیں نے ہر گز پوچھا۔ "کے شمع، پانی ہمارے ہاتھ بیچے گا۔" اس نے جی بھر
کیا پانی جس نے پچنے کی چیز ہے۔" تجھے اگر ضرورت ہے تو یہ سب پانی بلا قیمت سے لے
حسین کو یہ سن کر حیرت ہوئی، گھبرا کر پوچھنے لگا۔ "کیا آپ علی ابن حسین ہیں؟" فرما
ہاں میں حسین ابن علی کا فرزند ہوں۔ حسیں نے کہا کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ جناب یہ سہا
نے جواب دیا۔ "ہاں تو وہی حسین ابن زید ہے جس نے روز عاشور کو ہلاک کر دیا میرے والد حسین

رسول کے ہاتھ پہ نیرا ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ رسولوں کی تاکیدوں و ہدایتیں سب
 کو ملحوظ رکھنا۔ میں آپ کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ یہ میرا بہت شام فانی ہے۔ ہاتھ
 چاہیے کہ میں بیعت کروں اور آپ کو قنوت شام پہ بجا دوں۔ ایوبؑ کو بلائے جواب دیا
 جا اور ہو ایسے ملک و بادشاہت کی خواہش نہیں ہے۔ کریم النفس بنی ہاشم کے اس چچ و چارے
 حسینؑ اور اعلیٰ علیؑ کی پیروی کو مسلمانوں سے اور ایلی و یاسرؑ کی شامی فوج سے جسے
 یہ ان کو دیا۔ سارا میں مدینہ اور کوفہ میں بڑا کشت و خون کیا تھا اور جو خون اہل حق حسینؑ کا استحکام
 تھا وہوں سے چھپتی ہوئی شام کو واپس مبارہی تھی۔ دشمن کے ساتھ نیکل کرنا بنی ہاشم کی
 اس صفت تھی۔ حسین بن زبیرؓ حسین بن علیؑ سے یہ خبر کے حق میں بیعت لینے کی فکر میں تھا
 یہ وہ حضرت علیؑ ابن حسینؑ کی بیعت کیوں کرنا چاہتا تھا۔ یہ انقلاب ذہنیت کیوں ہوا؟
 شہادت حسینؑ ابن علیؑ کو اثر عالمگیر ہوا۔ خود زبیرؓ بھی اس سے متاثر ہوا
 اشک تنگ | سب کو سنی سرخ عورتا نظر نہی تھتے ہیں۔ جب تھوڑے ہی دنوں
 بعد وہ زبیرؓ پر بیعت بھیجے گئے۔ اسکو محسوس ہوا کہ امام حسینؑ کو قتل کر کے اس نے کچا بچا کام
 کر لیا۔ پناہ لینے لگا۔ مجھے کیا ہو گیا تھا میں کلکتہ برداشت کر لیتا اور امام حسینؑ کو بلا کر اپنے
 کان میں بھڑائی کرتا اور جودہ چاہتے ویسا ہی ان کے ساتھ سمجھوتہ کرتا اسکے علاوہ رسول کے حقوق
 کی مخالفت کو نہ نظر رکھتے ہوئے مجھے ویسا ہی کرنا چاہیئے تھا لیکن ابن مرجانہؓ پر اشر کی لعنت ہو
 کی اسے اس انجام کو پہنچایا۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ امام حسینؑ کو پھوڑے اور ان کو دیشیں نہ
 سے گراس نے ایسا نہیں کرے دیا۔ میں نے اس سے یہ بھی کہا تھا کہ امام حسینؑ کو میرے ہاتھ نہ
 دیت کر لینے سے یا ان کو کسی سرحد پر چلا جائے جسے جہان وہ اپنی تمام زندگی گزار دینا
 فرما ابن مرجانہؓ نے اس کو نہ مانا اور امام حسینؑ کو قتل کر دیا اور مسلمانوں کا ہنسنے سے نے
 پیدا کر دیا اور ان کے دلوں میں عداوت کا بیج بو دیا۔

[illegible]

نتیجہ بحث | تقدیر کا حاصل ہونا ہے۔ تقدیر میں کوئی گمراہی نہیں

شکست ہے۔ تمام ان باتوں پر اور ہر اور باتوں پر شکست سے بھی ہوجیت، اسکی ہوتی ہے جسے اپنا ستر
 حاصل ہو گیا اور ہر اسکی ہوتی ہے جو اس مقصد سے محروم رہتا ہے۔ بڑے کام مقصد نام جیتنے سے
 جیت حاصل کرنا تھا اسے وہ ایک لاکھ نہیں ہزار ہوتا۔ اپنی ہند کرنے اور ہزاروں جیتیں نہیں کیے
 بعد بھی حاصل نہ کر سکا۔ اسے اسکی اس طرح شکست ہوتی ہے تو مقصد میں کامیابی کی شکست ہوتی
 اس شکست کے ساتھ اور بہت سی شکستیں ہوتی ہیں اور ہر گیلیں۔ اس پر شکست اس کو بنادیں خود کے
 گھر میں اس کے لئے معاویہ دوم کی بنیاد۔ خاندان کی قریب گادریوں کا پرن کھلنا حملہ زور
 اور ہنگاموں کے ہال کا آنا۔ ہانا ٹوٹنا۔ بنو اسیر کے سلطنت کے زوال کا آغاز۔ بنو اسیر کے غارت
 کی دلائل زکا۔ خود زید کا مذکور احمد اعزاز اور اسکی صفائی۔ یہ باتیں کیا ان پر اسے کھوں اور
 نظر نہیں آتیں جو زید کی ظاہری فتح کا اپنے بیانات اور مقالات میں تذکرہ کرتے ہیں۔ ہوت
 کا نام شکست نہیں ہو۔ مار نیواسے با قاتق کا نام فاتح نہیں ہوتا جنگ کا فیصلہ جیکے حق میں ہو
 پس فتح اسکی ہوتی ہے۔ بہت سے ظاہر امتحان کا تجربہ آنے سے پہلے مرحلے ہیں اور وہ ہونے لگے
 پر کامیاب اللہ کی فرست میں انکا نام شائع ہو گیا ہے ان اردو طالب علموں کو کون نہیں کہہ سکتا ہو
 حکم سنائے جانے سے پہلے اگر جیسا ہو انرجی مر جائے تب بھی فیصلہ اسی کے حق میں ہے گا

کردہ کی جنگ میں نہ یہاں اسکی فوج کو کسی حیثیت سے بھی فاتح کہنا تاریخ۔ ادب منطق بلکہ نصیحت
 کے لحاظ سے گناہ کیہ ہو ہے۔ یہی وہ اسکی مڑی دل فوج جو کہ۔ پیاس۔ گرمی۔ ہزاروں اور
 کاموں کی قربانیاں۔ عورتوں اور بچوں کی پریشانیوں ان سب نے مل کر حسیں بن علی پر حمل کیا
 قرآن کے منہ سے بیعت کے لئے آیا دیکھو اسکے تو پھر فتح کس چیز پر پائی۔ ایک خدا کی
 ریاست۔ حضرت نے اللہ کے آواز کے لئے پھر دی تھی۔ اس پر ضرور فتح پائی تھی ہاتھوں کی
 جہادوں پر ضرور فتح پائی تھی۔ سکینے کے ان سرداروں پر بیشک فتح پائی۔ لاش فرزند رسول پر
 پڑنے پڑنے کیڑے مارنے میں غیر اشراف فتح پائی۔ مظلوموں کی لاشوں کے بال کرتے میں ضرور
 کامیاب ہوئے۔ اللہ اور رسول کو شہر بھر تشہیر کرنے میں عورتوں کا سیانہ جاری چھپے ضرور حاصل
 کر لی۔ ان فتوحات کو بھی ہم قابو کر سکتے اگر امیر مختار کی تمہارا ان کا انتقام نہ ملتی۔ اس نے
 کتنا بڑا ہے کہ یہ یہیوں کہ یہ فتوحات ان کی غیر اشراف شکست کا پیش خیمہ بن گئے۔ اب
 وہی آخرت کی سزا تو اسے خدا جانے۔ لیکن سیدانیاں ہی بڑی کو اپنا عیاذ مان لیتیں تب
 بھی یہ کہا جاسکتا تھا کہ یہی نے بعد شہادت حسیں فتح پائی۔ حسیں بن علی کے گونے مبارک سے
 عورت نامہ کا گرا تھا کہ انقلاب آگیا۔ اور ایسا انقلاب آیا کہ یہی کو مقتید جناب سید سجاد سے
 بیعت لینے کا خیال تک نہ پیدا ہو سکا۔

حسیں کی شہادت کی زوہیت کسی چیز پر پردہ نہیں
 ہمارا وہ جس پر حسیں کے بولے

پڑنے رہتی۔ اب بنی امیہ کی بد فعلیاں۔ فسق و
 فہر۔ شراب نوشی۔ زنا کاری۔ عیش پرستیاں۔ غریب خلاق بد اعمالیاں غلام مبر و تشدد داخل
 اسلام نہیں ہو سکتے۔ تو انہیں آگاہی۔ ہندو۔ مسلمان۔ نصاریٰ۔ بودھ۔ سکھ۔ پارسی نہیں ہوتے
 حسیں کی شہادت سے ج کرا خلاق اور معاشرتی قوانین آگاہی کی بے لاگ اور کمری شائیں ملتی
 ہیں اسلئے ہر ایک فرقہ اور قبت کو اپیل کرتی ہیں حسیں کی شہادت مرثیہ انکی با عزت مروت

یہاں نہیں ہے بلکہ اسلام کی عزت اور حیثیت ابدی ہے اور یہی وہ کی زلت کی زلف کی زلت کی موت
اور تمام قیامت کی زلت کی یاد ہے۔ قریب تیس سال بعد جب حج یہاں اور اس کو اپنی قوت و عظمت
پر بھیجا تو اس نے یہ خطبہ دیا :-

وگو ! میں تم پر حکومت کرنے کا خواہش نہیں ہوں تمہارے ان عظیم امور کی وجہ سے
مجھے شک نہیں ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم بھی مجھ کو اپنا دوست کہتے ہو کیونکہ تمہارے اختیار
میں وہ تمہارے اختیار میں۔ آگاہ ہو کر میرے دادا سے کہیں گے اس پر حکومت کے
لئے اس سے مجھے کیا کیا ہے ان سے اس کے علاوہ ہر ایک سے اس اور کے زیادہ حق دار تھے
کیونکہ انہیں قربت رسول کا شرف حاصل تھا۔ ان کا فضل عظیم تھا۔ وہ تمام ممالک میں سے قدر
منازل میں بزرگ تھے۔ ان کے سب سے زیادہ شجاع اور علم میں سب زیادہ تھے۔ ایمان میں
سب اول۔ منازات میں سب سے زیادہ با شرف۔ صحبت رسول میں سب زیادہ قدم رسول شرف
صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور بھائی ان کے دادا تھے۔ بچے ساتھ رسول نے اپنی دستر کا نکاح
کر دیا تھا۔ رسول کی پسند سے ان کو فاطمہ کا شوہر بنا دیا تھا اور فاطمہ کی مرضی سے انہیں علی کی
نہجہ بنا دیا تھا۔ وہ بھی ان کے داداؤں کی اسیوں کے باپ تھے جو وہ فاطمہ کی جنت کے سرکار تھے
رسول کے فرزند تھے اور حسین کا تعلق خور و سب کے طبعی عار و ست تھا۔ — — — میرے
دادا نے علی کے ساتھ جو سلوک کیا متنبی معلوم ہے اور خود تم کے ان کے ساتھ کیا کیا اس سے
میں تم کو ادب نہیں ہو۔ یہاں تک کہ میرے دادا کے امور منظم ہو گئے۔ جب انہیں موت آنی
تو وہ اپنی قبر میں تنہا اپنے اعمال کے انہوں رہیں ہو گئے انہیں نے وہ سب اپنا جو وہ اپنے
کے بھائی کے تھے اور وہ سب ان کے آگے آگیا جس کے وہ مرتکب تھے تھے اور جو کچھ
انہوں نے زیادتیاں کی تھیں وہ سب کچھ میں۔ — — — پھر میرے باپ زید کی طرف
خلافت منتقل ہوئی اور اس نے ہماری حکومت اختیار کی۔ اسی کی قضا کے باپ کو بھی

معتق، عیال پرانے اپنی جائیدادوں اور عیال و تہوں کی وجہ سے خلافت کا حق نہ تھا۔ اور اپنی خواہشوں
 میں پڑ گیا۔ اپنی عیبوں اور دست بکھنے لگا۔ اس نے بڑے بڑے اقدامات کئے۔ خدا پر عداوت کی۔ اس
 پر غم کیا۔ اس کی اسے بھرتیاں کیں یعنی ادا و رسوں۔ جس کے نتیجے میں اسکی موت حیات کم ہو گئی
 اور اسکا اثر ٹھیکہ ٹھیکہ گیا اور اب اپنے عیال کے ساتھ بیٹھا ہے۔ اپنے گڑھے میں پڑا ہے۔ اب اس
 تھاؤں کے باعث رہا نہیں ہے اس کے گناہوں کا بوجھ اور انجام بد بابتی رو گیا ہے جیسا اس نے
 کیا دیکھا پایا۔ وہ اب نادوم بوجھ کی مانند ہے کوئی قائلہ یہ ہو چکا ہے کہ ہم کی اسے مرنے پر بھی
 لڑنے کا موقع نہیں دیا کیونکہ ہم اس کو روکنا نہیں چاہتے کہ اس کا انجام کیا ہو گا؟ کاش
 بھی معلوم ہو جاتا کہ اس سے کیا کیا سوالات کئے گئے اور اس نے جواب میں کیا کیا کہا؟ کیا
 اس پر اسکی بن عیالوں کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہو گا؟ کیا وہ اپنے گناہ کی سزا پا رہا ہو گا؟

موانع تک تحریر کرنے پایا تھا کہ اس پر قتل طاری ہو گئی وہ بہت دیر تک چھین مارا کر
 دیا۔ پھر اس نے کہا اب میں قوم کا قیصر بنا ہوں پہلا معاویہ۔ دوسرا زید اور
 قیس معاویہ ابن زید۔ مجھ سے جو لوگ نادان ہیں وہ زیادہ ہیں اور جو راضی ہیں وہ کم ہیں
 میں تمہارے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ خدا مجھے اس حالت میں نہ دیکھے کہ میں تمہارے
 اعمال بد کا ذمہ دار ہوں اور ان کے انجام بد کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوں اور
 تم جاننا اور تمہارے معاملات۔ اس حکومت کو دیکھو اور جسے پسند کرو اسے اپنا مالک بنا لو
 میں نے تمہاری گردنوں سے اپنی ہیبت اتار لی۔ والسلام

مروان زید میرا بیٹا تھا اس نے آباد دینہ کہا کیا عمری سنت میں تھی۔ یہ سکر معاویہ
 ابن زید نے کہا "اور ہو جا" کیا تو مجھے میرے ورثہ کے معاملہ میں دھوکا دینا چاہتا ہے
 خدا کی قسم میں نے تمہاری خلافت کی شیرینی کھا کر نہیں چھوڑا۔ چھلایا اسکی تلخی کیسے گوارا کر
 سکتا ہوں۔ اگر خلافت کوئی نفع کی چیز ہے تو ہو میرے باپ کے تو صرف گھانا ہی گھانا ملتا

تھا۔ اور انہی کو کام بھرا، اور اگر شرافت ہو تو چیز ہے تب بھی یہ باپ کے لئے
اتنا ہی کافی ہے جتنا وہ پائیگا۔ — تو ہر ایک کے معاملہ پر میرے آؤ کر گھر میں
گیا، اسکی اس خبر کی بیوی نے اس سے طغلی کا اقرار کرتے ہوئے کہا تو پیدا ہو گیا تھا اور
میں نے تیرا ذکر کیا۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں بھی یہی چاہتا تھا۔

علماء بن یزید کے اسی اقدام کے بعد بنی امیہ نے اس کے استاد حضرت قسطلیہ کو
 گھیر لیا اور کہنے لگے تو ہی نے اسکو یہ سب سمجھایا اور پوچھایا ہو گا۔ اللہ کے ولی ہیں علیؑ
 اور لا علیؑ کی نسبت بٹھادی۔ ————— حضرت قسطلیہ نے جواب دیا: خدا کی قسم میں نے
 کچھ نہیں کیا، وہ خود ہی فطرت علیؑ اور لا علیؑ سے نبوت رکھتا تھا لوگوں نے اس کے حذر
 و سذرت کو قبول نہ کیا بلکہ اسے پکڑے گئے اور یوں ہی زندہ و زین کر دیا اسی عالم میں وہ دنیا
 سے بے رغبت ہو گیا۔ بنی امیہ کی شقاوت اس حد تک پہنچی تھی۔

مذیبت کے تو بھرے دربار میں اسلام کو آنحضرت کا اٹھنا تک بتایا تھا اب اس شخص
میں خود بڑھ کے بیٹھے سنا یہ وہم نے اپنے باپ اور دادا کے اٹھنا تک کا پول پرستہ منہ
سلاخوں کے ایک بڑے مجمع میں کھول کر رکھ دیا۔ بیشک یہ اہل ہندو کے مانے گا پر ہندو
کی طرح ظالم اور گنہگار باپ کا خدا ترس بیٹا تھا۔

مقدم کی شہادت سے متاثر ہو کر معاویہ دوم نے اپنے خیمہ کی آواز اسلام آباد کے
بڑے مجمع کو سنا دی۔ یہ سہلانہ مقصد میں حسین کی کامیابی، کہ دشمن اسلام ابو سفیان پروتا
دشمن علی معاویہ کا پرہیزگار دشمن حسین بن علی کا بیٹا یعنی خود معاویہ دوم دشمن کے اموی دور میں
سبز پرے منافقین اسلام کو ایمان اور اسلام حقیقی کی تیسرے پہنے لگا۔

حق کا بول بالا

ظلم کسی کو بھی پسند نہیں۔ ایک زبردست ظالم بھی وہ سروکار منظرِ عالم پر نفرت کا انکار کرتا ہے اسوقت جب ملکِ ایران تہذیب اور تمدن کا

گوارہ بنا ہوا تھا۔ عظیم سقراط اور سقراط میں جو ہم پر کردہ وہ دنیا کو انسانی گروہوں پر اخلاقی اور بد اخلاقی کے متعلق کرنا تھا اور ان کو نیک و بد ایت سے باہر کرنا اور ان کے دل و احساسات کی عدالت میں اس کا مقدمہ پیش کیا گیا۔ یہ ایت کو اس مقدمہ کے نوٹس پر سمجھتے تھے اسلئے کوڑیوں سے اس مقدمہ قرار دیا گیا۔ عدالت نے موت کی سزا دی۔ اور پھر ایت کی سزا دو ہزار برس گوارہ سے بڑھانے پر آئی تو گوارہ کی سزا کی سزا کی موت پر انہوں نے عدالت پر ایک نہایت بد نظارہ جڑ سے اس لئے اس کا تدارک کرنا چاہیئے سقراط کو گوارہ سے دو ہزار برس سے زیادہ گوارہ چلے گیا اب یہ سکتا ہو مہفت ملا جوں نے کہا کہ ہاں وہ تو زعمہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم اعتراض گناہ کو کر ہی سکتے ہیں۔ چنانچہ سقراط کے مقدمہ کی پھر سے سماعت شروع ہوئی۔ گوارہوں نے اسکی سفالی پیش کی اور عدالت نے سقراط کو بری کیا۔ بیشک یہ یونانی عادل تھے اور سقراط کو زہر پلانے والا ظالم تھے۔

شہادت حسین نے ایسا ہی کیا۔ پٹ بنی امیر کے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز میں کیا۔ آپ ستر برس کی عمر میں تخت نشین ہوئے۔ آپ نے ولایت مدین اور سادگی میں شہرت پائی۔ آپ نے یودیوں اور عیسائیوں کی بھی مہربانی کی۔ آپ نے مذہب کی ریاست کو جس سے خود ان کی والدہ کے اور اسنے رتوں کی بیٹی عذاب فاضلہ کو محروم کر دیا تھا۔ اہمیت کو محال کر دی۔ حضرت علی پر تبرہ جسے ان کے سکندریہ معاویہ نے رائج کیا تھا اس کو ٹکنا بند کر دیا۔ معمول سے قلم پر یہ سکت سزا میں دیتے تھے۔ ان کا سر جس امیر علی سے سنئے۔ وہ کھتے تھے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی عام پسند حکمران سے اموی امیر بڑے نالوں تھے انھیں انہیں تھا کہ اس طرح سے سیاسی اقتدار ان کے ہاتھوں سے نکل جائے گا۔ چنانچہ انھوں نے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے نفوذ سازش کی۔ آپ کو زہر دیا گیا۔

یہ قیام کر نیوٹن اور بنو امیہ کے درمیان خاندانی عداوت تھی ایک گمراہ کن حماقت ہے

نہو اہم کو بنیامیر سے کوئی دشمنی نہ تھی۔ بنیامیر کو سیاہی آتی اور حاصل کرنے کے لئے ہر اس
 شخص سے دشمنی تھی جس سے ان کو اپنے اقتدار کے خلاف ہونے کا اندازہ بھی لگتا تھا۔ ہذا ہوا
 تھا پلٹ وہ بنی اہم میں سے کوئی فرد ہوا جو ان کے خاندان میں امیر میں سے کوئی فرد ہوا۔ اسی
 فرد سے انھوں نے اپنے خاندان کے شخص راج خلیفہ معاویہ دوم اور خلیفہ عمر ابن عبدالعزیز
 کو ہر گز کرنا والا۔

تفویق اور اقتدار کے دوا کے بجاری بنوا اپنے اسٹی مساجد
اسلام محمد سے پیدا کیا کے ماحول میں اسلام کو اپنے ایک حکمگیر میں بنایا

حالت کفر میں بنی اقتدار کے لئے بنو امیہ نے خاندانی خیرات کی جڑیں سب میں بنی اہم سے متاثر کیا
 گھار کا سرخسہ بنایا، مسلمانان مدینہ پر اپنے اپنے کے گرانے انصاف سے آہدہ بد و خدق وغیرہ
 کی لڑائیاں لڑوائیں وہی اقتدار اسلام کو قبول کرنے سے حاصل ہو گیا۔ اب وہ اسلام کے نام پر
 قتل نہ کرنے کے شام کا ملک فتح کر کے معاویہ دوم کا گورنر بنا۔ اور عثمان کے اہل سفیان
 کے مشورے سے بنیامیر کو اپنی خلافت کی نہیں بنایا۔ قتل عثمان کے بعد معاویہ نے خلیفہ وقت
 حضرت علی سے بغاوت کی آخر میں مشہور مول کاواٹ اور حضرت عمر کا عزم قریب اور جانشین
 بن بیٹا۔ پھر حسین کے انکار بیعت سے یزید نے ہمتیں کا خاکہ کیا۔ ابغ بنی کو تاراج کرنے
 کے بعد ہجرت دربار میں حکمان کر دیا کہ اسلام ایک دشمن کا تھا بنیامیر سابقین اسلام اور
 ایمان لوگوں کے دشمن تھے۔ مسجدوں کے منبر پر حضرت علی پر تبرقہ کے لئے مخصوص کر دیئے
 تھے اور عظمت کی آمدنی سے رعایا کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی قابل ذکر نظام عام کے کام
 کئے اور دھرم و قانون کی اور سکا میں قائم نہیں جس سے ذرا بھی خطرہ کا اندیشہ ہوا سکا زہر اور
 غیر کے خاتمہ کیا۔ ان دشمنان عدل و انصاف مخالفین دھرم و رواداری نے خود اپنے
 خاندان کے دینک سیرت خلیفہ معاویہ دوم اور عبدالعزیز کو زہر سے مار ڈالا۔ اور منک
 ظلمت اسلام مٹانے آیا تھا اسی کو اسلام کا طرہ امتیاز بنا دیا۔ تلوار سے بنیامیر نے

اپنے اقتدار کو بڑھایا اور تمام دنیا میں اسلام کا۔ اسلام کی تعلیم اخوت، رواداری، مساوات، عدل و انصاف کو طاق سنیاں پر رکھ کر جو بریت اور سفاکی کے مظاہرے کئے تھے ان کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسری قوموں کی نظر میں آج اسلام تمام ہے ظلم و تشدد، جنگ اور خون ریزی کا۔ عیسائی مونیخین، مسیحیوں اور مسلمانوں نے غضب کیا کہ اسلام کو بدنام کرنے کی غرض سے منافقین ہی کو مسلمانوں کی حیثیت سے پیش کر دیا جس سے غلط فہمی اور زیادہ ہو گئی۔ اب اسلام کو تھوار کا مذہب کہا جانے لگا۔

اسلام کا مشن | طاقت مند میں دنیا کی ہر قوم اور ملت کو متحد کرنا، کرۂ الارض کو امن کا گہوارہ بنانا، جویا اور بچنے والے مسلمانوں کی حفاظت، عدل و انصاف، مساوات، رواداری اور اخوت و محبت اسلام کا مشن ہے۔ اس مذہب کی تبلیغ بکرم خدا حضرت محمدؐ نے ملک عرب سے شروع کی جہاں مندرجات زندگی تھی اور ہزاروں بتوں کی پرستش تھی۔ عیسائیت سے بھی مسلمان وہ جس کے ائمہ یا زبان سے کسی کو عقائد مان دیے ہوئے اس بھول کا پابند بنا کر وحشی عربوں کو مسلمان اور مذہب بنایا۔ خود آنحضرتؐ نے بھی ابتداً جنگ و زک کی حد کے مسلمانوں پر پورش کرنے والوں کا کبھی تعاقب نہ کیا۔ مدینہ میں جب کہ صلح کی فتح کے بعد تمام اہل دار سائنوں کو بھلا دیا۔ یہودیوں، عیسائیوں وغیرہ کو مساوی حقوق دیئے ان کی ممال و مال، عورتوں اور عبادت گاہوں کی حفاظت کا مسلمانوں کو پورا ذمہ دار بنایا۔ اسی سیرت کی پابندی حضرت علیؑ نے بھی کی، ہر سیانہ نے جب حق خلافت کے لئے آپ کو دھمکے دیئے اٹھارے آپ نے اسے دھتکار دیا۔ قسری مرتبہ جہت نہیں کی بلکہ گیری کی سیرت پر عمل کرنے کی شرط پر آپ کو خلافت دیکھانے لگی تو آپ نے اس پر عمل کرنے سے انکار کیا۔ اور خلافت اپنے منصب جلیلہ پر بٹھو کر ہادی کیونکہ آپ ذاتی مفاد کی ترابا نگاہ پر دنیا کو جھینٹ چڑھانا نہیں چاہتے تھے حضرت علیؑ کی وہی ذہانت جس نے زمانہ رسول میں تمام دنیا میں رٹائیوں کو سرکایا تھا وہ ملک گیری کے

مولوں میں کبھی بھی یہ خیام نہ ہوئی۔ بلکہ آپ اسکا نام نہ لیا۔ یہاں تک کہ آپ نے اس علم کے دریا
 بہا کے لیے۔ شہادت کے وقت اپنے قافلے کو اپنے شریعت پہنچایا۔ آپ کے بعد حضرت امام حسن نے صلح نہ
 کے پہلوں پر معاویہ سے صلح کر لی۔ جب حضرت امام حسن نے ہمدانیہ کے شہید کرانے کے تو حضرت حسین
 ابن علی نے دیکھا کہ معاویہ اور یزید نے ان کی تعلیم کو باطل کیا۔ علم نبوت کا دوا کر دیا۔ اور یہ کیا
 کی آئینہ اور تصدیق کے لئے مجھے یہودی کے حق میں بیعت حاصل کی جا رہی ہو۔ سو وقت آپ
 ابن یزید کی جانبوں کو میں صاحبوں کی خون ریزی اور کونڈ کو تاراجی سے محفوظ رکھنے کی غرض سے
 ارض کر دیا۔ پھر تشریف لائے آپ نے سفر کی ہر مشعل پر اپنے ہمارے بیوں کو اپنی موت کا تعین دلایا
 ہوا کہ ہمارے مقصد کو صاف الفاظ میں واضح کیا کہ یزید کو مار کر اس سے لکھا و حق کو بھیننا نہیں
 ہو۔ بلکہ اپنی شہادت کے کیمیائی اثر سے منافقین کو سون۔ گلاہوں کو صراحت تم پر اور میدانوں کو
 افسوس دہنا ہے۔ فرزند رسول اپنی مہم میں کامیاب نہیں ہوئے۔ مگر منافقت ختم ہو گیا۔ خود یزید
 نے اشک بہک برساتے اور خدا کے بیٹے معاویہ کو دم نے بہرہ رسے حق کا اعلان کیا۔ اور
 اس خلافت پر غور کرادی جو سیرت شیعین پر عالم کی گئی تھی خجہ خیم کا مسکاسہ۔ عمار زید کا دیار
 نامہ و زار آدھ لوگوں کو پہنچے انہوں نے اپنے دشمنوں اور قاتلوں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کیا
 جنگ صفین میں معاویہ نے حضرت علی کے لشکر پر اپنی بند کیا۔ لیکن حضرت علی نے گھاٹ پر قبضہ کر کے
 معاویہ کی فوج پر اپنی بند کر کے فرزند رسول کے فرزند رسول کے ہمسایہ تھیں کو تمہیں زکا بھوکا
 پیاسا شہید کیا لیکن اس شامی فوج کو جو نہ کے قریب پیاسی سے ڈاک بگنے والی تھی علی ابن حسین
 نے پانی اور رسد پہنچائی کہ اعلیٰ تربیت کرو اور انس و نہاد اور قیام امن کی اس بنیاد پر تعلیم کو خدا
 اور یوں نے سلام میں داخل ہو کر اگلے مسخ کر دیا۔

ترجمہ ابن علی بیعت کر رہے تو کہا ہوتا یزید کا یہ کہنا کہ اسلام حضرت محمد کا دشمن تھا۔
 اگلے سچ ہو کر رہتا۔ حضرت علی پر تبرہ ہوئی اور عمار اور سب سے نکلنے والے سُن بھی ہے تھے

یزید کی وہ چار پشتوں کے بعد جب ولاد صحابہ انصار رسول کا بھی خاتمہ ہو جاتا تو سب قسم میں حضرت علیؑ کے
 حضرت محمدؐ بھی شریک کرنے جاتے دشیدہ ہوتے اور دشمنی یزیدی مذہب ہوتا اور اسکے دُور فرتے ہوتے
 ایک یزید کو مجبوراً وہ دوسرا سے نبی مانتا۔ اور مطلقاً نہیں پرہیزتے اور انکی حکمرانیات اور
 بنجاتے۔ اور قرآن کی جگہ کجاء اور مصحف رش آسانی صحیفے عام طور سے سمجھے جاتے۔ انھیں کے
 حافظ اور مفسر ہوتے۔ آج تیس سو پندرہ برس بعد باوجود یزید پر لعنت کے قصہ شیخیاں میں قیس
 ہزار آدمی یزید بن معاویہ کی پرستش کر رہے ہیں حسینؑ ابن علیؑ کی بیعت کے بعد تو سب یزیدی با
 ہوتے۔ بیشک حضرت حسینؑ ابن علیؑ نے انسانیت پر بالعموم اور مسلمانوں کے بہتر فرقوں پر بالخصوص
 بڑا احسان کیا۔ پس نامی وہ مبارک بندہ جو فرزند رسولؐ کو اپنا رہبر بنائے ہے جو

امن و سلام | اگر خلافت کے معنی ملک گیر می اور بادشاہت کے تھے تو
 خلافت شیخین کامیاب ہوتی۔ اگر خلافت کے معنی تبلیغ اسلام میں رسولؐ کا ہاتھ بٹانیکے تھے تو
 حضرت علیؑ نے دعوت ذوالنہیر کے موقع پر جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا اور اسکی تصدیق میں حضرت
 عمرؓ فرماتے ہیں کہ اگر علیؑ نہ ہوتے تو عمرؓ ملک ہو جاتا۔ اگر جانشینی رسولؐ کے معنی اذیکہ کو قتل کرنا اور
 اسلام کو رسولؐ کا دشمن بنانا تھا تو بیشک یزید کامیاب ہو گیا۔ اور اگر نیابت رسولؐ اور امامت کے
 معنی گمراہوں کو صراطِ مستقیم پر لگانا تھے تو فی حقیقت حضرت حسینؑ ابن علیؑ کامیاب ہوئے اور اسکی پہلی
 تصدیق حضرت حُرنے اپنی شہادت سے پیش کی اور خود یزید کے بیٹے نے بھرے دربار میں منبرِ یزید
 پر سے اعلانِ حق کیا۔ دنیا والو! اولادِ رسولؐ کے سروں کو تاج شاہی ہے خالی دیکھ کر انکو
 ناکام نہ کہو ان کا فریضہ ہدایت خلق تھا کسی تخت شاہی پر بیٹھ کر جلوہ نہائی نہ تھی۔ انھوں نے اپنا
 عرضِ خلعت کو بہادری سے پورا کیا۔ اسی لئے انکے سروں پر شادشکے آج ہیں۔ حضرت محمدؐ دنیا میں
 امن و شانتی اور معاشرتی نظام انھیں اصول پر قائم کرنا چاہتے تھے جن کے اساس پر ریگ و شنس
 قائم ہوئی تھی آنحضرتؐ کی محنت کو نبی امیہ کی اقتدار پسندی کی سیاست نے تباہ و برباد کیا اور ریگ

جنگ منشیس کی قیام امن کی کوششوں کو ہزاروں مسوینی وغیرہ کی اقتدار پسندی نے تباہ
 کر کے دوسری ہولناک جنگ کے شعلے بھڑکا دیئے۔ اگر انحضرت کے ہول برائے قیام امن
 کا راکھ نہیں تھے تو پھر انجیل مسوینوں پر آج حفاظتی کونسل کیوں قائم کی گئی ہے۔ بے شک
 یہ بھی بس ہوتی تک حدود پرار ہے گی جب تک کہ دنیا کی میڈری کا جنون جوش میں نہیں
 آتا ہے۔ اب اگر آپ دنیا کو تیسری ہولناک جنگ سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو حسین ابن
 علی کی طرح دنیا کی میڈری کے مجنوں کی سمیت کسی قیمت پر نہ کریں۔ دنیا یقیناً اب بھی کر بلا
 ہے اس وقت اسلو کی جنگ سے زیادہ ملک اقتصاد کی جنگ کے شعلے بھڑکے ہوئے ہیں
 ان سب فسادات کے انسداد کی بس ایک ہی صورت ہے جسے ذبح ہوتے وقت حسین ابن
 علی نے سترے کما تھا یعنی جس وقت دنیا کی ہر فرد میں یہ احساس پیدا ہو جائے گا کہ میرے
 ہاتھ پاؤں سے کسی کو نقصان نہ پہنچے تو اسی وقت بین الاقوامیت کا خواب شرمندہ
 تبسیر ہو گا۔ یقیناً حضرت حسین ابن علی کے نقش قدم پر چل کر اس بلند اور اعلیٰ کردار کی
 تربیت ممکن ہو سکتی ہے جسے اہلسا کہا جاتا ہے۔ یہی کمال انسانیت ہے تکمیل انسانیت
 کے بعد ایمان کی منزلیں اور مدارج شروع ہوتے ہیں جس کی راہ میں سارے ہدایت
 واقعات کر جاتے ہیں۔ بے شک حسین کی محبت سے ایمان پختہ ہوتا ہے جسکی
 ظاہری علامت گریہ و بکا ہے۔

کو ہزاروں اردو داں حضرات از خود بغیر کسی پنڈت کی مدد کے
آسان ہندی ایک گھنٹہ روز پڑھ لکھ کر صرف دس ہی دن میں ہندی داں
 ہو گئے آپ بھی فائدہ اٹھائیں۔ قیمت صرف دو آنے ۲/- کنٹر کنواں لکھنؤ
 لئے کا پتہ..... سید علی اکبر شمیم

